صوبائی اسمبلی شمال مغربی سرحدی صوبہ

مباحثات

بروز بدھ مورخہ 24 دسمبر 1997

(بمطابق 23 شعبان 1418، ہجری)

جلد 9 — شمارہ 9

PROVINCIAL ASSEMBLY

N.W.F.P

سرکاری رپورٹ

مندرجات — صفحہ نمبر

مندرجات	صفحہ نمبر
1۔ تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ	1
2 ۔نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات	2
3 ۔ معزز اراکین اسمبلی کی رخصت	46
4۔ تحاریک التواہائے	58
5۔ توجہ دلاؤ نوٹس ہا	62

صوبائی اسمبلی شمالی مغربی سرحدی صوبہ

اسمبلی کا اجلاس اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز بدھ 24 دسمبر 1997 بمطابق 23 شعبان 1418ھ صبح گیارہ بجکر تیس منٹ پر منعقد ہوا۔

قائم مقام سپیکر حاجی محمد عدیل مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيطَانِ الرَّجِيمِ ہ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ہ

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ط مَا هُمْ مِّنْكُمْ وَلَا مِنْهُمْ وَيَحْلِفُوْنَ عَلَى الْكَذِبِ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ہ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ط اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ہ اِتَّخَذُوْآ اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ہ لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْئًا اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ط هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ہ يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا فَيَحْلِفُوْنَ لَهٗ كَمَا يَحْلِفُوْنَ لَكُمْ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ عَلٰى شَيْءٍ ط اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ہ اِسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطٰنُ فَاَنْسٰىهُمْ ذِكْرَ اللّٰهِ ط اُولٰٓئِكَ حِزْبُ الشَّيْطٰنِ ط اَلَآ اِنَّ حِزْبَ الشَّيْطٰنِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ہ (سورۃ المجادلۃ آیت ۱۴-۱۹)

ترجمہ: کیا تم نے دیکھا نہیں ان لوگوں کو جنہوں نے دوست بنا رکھا ہے ایک ایسے گروہ کو جن کے اوپر اللہ کا غضب نازل ہوا ہے، وہ نہ تمھارے ہیں اور نہ ان کے، وہ جان بوجھ کر جھوٹی بات پر قسمیں کھاتے ہیں، اللہ نے انکے لئے سخت عذاب مہیا کر رکھا ہے، بڑے ہی برے کرتوت ہیں جو وہ کر رہے ہیں، انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنا رکھا ہے جس کی آڑ میں وہ لوگوں کو اللہ کی راہ سے روکتے ہیں، اس پر ان کے لئے ذلت کا عذاب ہے۔ اللہ سے بچانے کے لئے نہ ان کے مال کام آئیں گے اور نہ ان کی اولاد، وہ دوزخی ہیں اور اسی میں ہمیشہ رہیں گے۔ جس روز اللہ ان سب کو اٹھائے گا وہ اس کے سامنے بھی اسی طرح قسمیں کھائیں گے جس طرح تمھارے سامنے قسمیں کھاتے ہیں، وہ اپنے نزدیک یہ سمجھیں گے کہ اس سے ان کا کچھ کام بن جائے گا، خوب جان لو کہ وہ پرلے درجے کے جھوٹے ہیں، شیطان ان کے اوپر مسلط ہو چکا ہے اور اس نے خدا کی یاد ان کے دلوں سے بھلا دی ہے، وہ شیطان کے گروہ کے لوگ ہیں، خبردار رہو کہ شیطان کے گروہ والے ہی خسارے میں رہنے والے ہیں۔

نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

Mr. Speaker: Mr. Pir Muhammad Khan, please ask your Question No. 177.

جناب نجم الدین: پوائنٹ آف آرڈر سر۔

Mr. Speaker: After the Question please.

جناب نجم الدین: پوائنٹ آف آرڈر سر۔

Mr.Speaker: Please ask your Question No.177.

جناب پیر محمد خان: کیا وزیر صحت از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:۔

الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبہ سرحد میں تھرڈ ہیلتھ پراجیکٹ کے نام سے ایک پراجیکٹ منظور ہوا تھا اور اس پراجیکٹ نے کچھ کام بھی کیا تھا۔

ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ پراجیکٹ میں تقرریاں بھی کی گئیں اور اب یہ پراجیکٹ بند ہو چکا ہے۔

ج) اگر الف اور ب کے جوابات اثبات میں ہوں تو ----

i) مذکورہ پراجیکٹ کس ملک کی امداد سے چل رہا تھا؟

ii) مذکورہ پراجیکٹ کب منظور کیا گیا تھا اور اس کے لئے کل کتنی رقم امداد کے طور پر لی گئی تھی؟

iii) تاحال کتنی رقم کس کس مد میں خرچ ہو چکی ہے؟

iv) مذکورہ پراجیکٹ میں کل کتنے ملازمین بھرتی کئے گئے تھے اور تاحال کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟

v) مذکورہ ملازمین کی تنخواہیں پہلے کتنی تھیں اور اب کتنی ہیں؟

vi) مذکورہ پراجیکٹ کے ذمہ کتنا قرضہ اور سود ہے اور کتنی رقم واپس کی جا چکی ہے؟

vii) مذکورہ پراجیکٹ میں کتنی گاڑیاں ہیں اور ہر گاڑی کا کتنا خرچہ ہے؟ تفصیل فراہم کی جائے۔

جناب ثناء اللہ خان میانخیل، (وزیر صحت) (الف) جی ہاں۔

ب) جی ہاں۔

ج) (ا) تھرڈ ہیلتھ پراجیکٹ ایشین ڈیویلپمنٹ بنک کے تعاون سے چل رہا تھا۔

اا) یہ پراجیکٹ 1986 میں شروع ہوا ۔ مارچ 1996 میں مکمل ہوا ۔ اس پراجیکٹ میں امدادی رقم کی مقدار 265.152 ملین روپے تھی ۔

ااا) مندرجہ ذیل مدوں میں خرچہ اس حساب سے کیا گیا ہے ۔

اے) سول ورک	247.167 ملین روپے ۔
بی) میڈیکل سامان	106.010 "
سی) لینڈ	16.034 "
ڈی) پراجیکٹ کا خرچ	10.183 "
کل خرچہ	379.394 "

iv) پراجیکٹ میں کل نو افراد بھرتی کئے گئے تھے جو کہ اب ہیلتھ کیئر ڈیویلپمنٹ پراجیکٹ میں کام کر رہے ہیں ۔

v) عہدہ	پرانی تنخواہ	موجودہ تنخواہ ۔
سٹینو ٹائپسٹ	1559/-	3449/-
جونیئر کلرک	1261/-	2220/-
ڈرائیور	1123/-	2682/-
نائب قاصد	1013/-	2377/-
نائب قاصد	1013/-	2002/-
نائب قاصد	1013/-	2040/-
چوکیدار	1013/-	2077/-
سویپر	1013/-	2377/-

مذکورہ پراجیکٹ کے ذمہ 327.470 ملین روپے ہیں جو ابھی واپس نہیں کئے گئے ہیں اس کی واپسی 35 سالوں میں ہوگی جو کہ یکم مارچ 1998ء سے شروع ہو گی ۔ یہ قرضہ سافٹ قرضہ ہے جس پر ایک فیصد سروس چارجز دینے ہونگے ۔

vii) مذکورہ پراجیکٹ میں کل تین گاڑیاں ہیں (۱) نشان موٹر ' (۲) سوزکی سوفٹ (۳) سوزکی جیپ ۔

ہر گاڑی کا خرچہ مہینے میں تقریباً -/8000 روپے تھا ۔

جناب پیر محمد خان: شکریہ سپیکر صاحب! جناب سپیکر صاحب، دا سوال ما

د تهرډ هیلته پراجیکټ باره کښې کړے دے ـد دے ډیر وخت اوشو اوس راغلو ـ تهرډ هیلته پراجیکټ،ما ته چه څومره اطلاع ده نو باون تهرپن کروړ د دے د پاره قرضه راغلے وه د بهر نه او په هغے کښې څه پیسے په یو څو هسپتالونو باندے خرچ شوے او باقی د یو دریو محکمو مینځ کښې جهګړه پیدا شوه ـنو د هغے په وجه باندے هغه پنځه شپږ کاله Pending وےـ پی اینډ ډی وے چه ایکسئین به خمونږه ماتحت وی،د پی اینډ ډی دا خیال وو چه ایکسئین به خمونږه ماتحت وی ډائریکټ ـده سیکرټیریټ هیلته دا شوق وو چه نه XEN به خمونږه ماتحت وی ـتهرډ هیلته ډائریکټوریټ شوق وو چه ایکسئین به خمونږ ماتحت وی ـ یعنی دا مطلب چه ډائریکټ به چیک خما نه اخلی او واضحه خبره وه چه چیک به خما نه اخلی په دے کښې دلچسپی، څه وجه کیدے شی ،هغے باندے تاسو ټول پوهه یئ ـ جناب سپیکر صاحب! د دے په وجه پنځه شپږ کاله ،ماته دا اطلاع ده،چه دا پیسے پرتے وی او واپس تلی دی ـ دلته دوی Utilization ښودلے هم دے خو وزیر صاحب د یو څو مونږه ته اوښائی، چه دا تهرډ هیلته پراجیکټ د پاره ټولے پیسے د بهر نه څومره راغلی وی ـ لکه دوئی چه په اعداد وشمارکښې چه دلته کوم دغه ورکړے دے ، نو هغه صحیح فیګرز نے هم نه دے ښودلے ـ خو فرق پکښې هم دے هغه به زه بیا اوښایم ـ خو چه ټولے پیسے څو راغلی وی او دوی څومره خرچ کړی دی دلته کښې ـ او واپس بیا څومره پیسے تلی دی ـ

<u>**Mr Speaker:**</u> **Honourable Minister for Health.**

<u>جناب ثنا اللہ خان میانخیل</u> (وزیرصحت) : جناب سپیکر! میرے خیال میں یہ اسمبلی کی تاریخ میں سب سے لمبا سوال ہو گا جس میں پتہ نہیں کوئی بیس مدیں شائع کی گئی ہیں ـ جہانتک معزز ممبر کے اس نقطے کا جواب ہے وہ شاید اسی میں موجود تھا لیکن اگر وہ چاہیں تو میں ان کو پڑھ کر بھی دیتا ہوں کہ مذکورہ پراجیکٹ کے ذمے 327.47 ملین روپے جو ابھی واپس نہیں کیا گیا ـ اور اس کی واپسی 35 سالوں میں ہوگی جو کہ یکم مارچ 1998 سے شروع ہوگی یہ قرضہ سافٹ قرضہ ہے جس پر ایک فیصد سروس چارجز دینے ہونگے ـ اس میں جو محکمے کی طرف جواب ملا ہے وہ شاید ممبر صاحب کے اس سوال کی مد کو کہ واپس کی جا چکی ہے ان کا مقصد یہ تھا کہ قرضہ کس طرح لٹایا جا چکا ہے تو اس کی مد میں جواب آیا

ہے جہانتک ان کا یہ سوال ہے کہ اس پراجیکٹ میں کل کتنے پیسے آئے تھے اور شاید یہ کہتے ہیں کہ اس پراجیکٹ میں یہ پیسے یہ Lapse کا ذکر کر رہے ہیں یا مجھے نہیں پتہ ہے کہ ان کا مقصد یہ ہے کہ اس قرضے کو واپس کیا جا چکا ہے تو ان دونوں میں سے اگر خود وہ وضاحت کر دیں تو پھر --- (قطع کلامی)

جناب پیر محمد خان: تاته پته نشته۔تاته دا پته نشته چه څو پیسے تولے راغلی وے او واپس څومره تلی دی۔ دا خو ډیره معمولی خبره ده۔

وزیر صحت: I am not computer کہ مجھے ہر ایک کا پتہ ہو کہ مجھ سے پہلے کتنے آئے تھے اور کہاں چلے۔

جناب پیر محمد خان، ته د محکمے منسٹر ئے، پکار دا ده question چه راځی هغه د پاره خو سپیکر صاحب منسٹر خان تیاروی اول ۔محکمه تیاره وی --

وزیر صحت: نہیں، آپ اس پر فریش سوال ،جناب ایم پی ایز---

جناب پیر محمد خان: دا یو معمولی د یو پراجیکټ خبره ده۔ په دے یو پراجیکټ چه ده تیاری نه ده کړی، دا ډیرے ورځے اوشوے، کله چه دده ورځ راشی نو دے تیار نه وی۔ مونږه وایو چه ښه شریف سړے دے، خیر دے بیا به شی نو اوس که مونږه متواتر وایو چه خیر دے شریف سړے دے بیا به شی ،متواتر شریف سړے دے بیا به شی ،نو ټهیک ده شرافت په خپل ځائے ،ښه سړے دے خومونږه وروړ دے خو نه هغه جواب به کوی په اسمبلئ کښ چه ممبران مطمئن کړی۔ اوس سپیکر صاحب دا تاسو په Page 1 باندے اوګورئی---

وزیر صحت: نہیں ،جناب سپیکر یہ میرے خیال میں------

جناب سپیکر: پیر محمد خان صاحب - What is your supplementary question exact?

جناب پیر محمد خان: په دے Page 1 باندے جناب سپیکرصاحب د ج جز II په جواب کښ،دوی وائی چه 265 ملین روپئی،تاسو اوګورئی، رقم کی مقدار 265.152 ملین روپے تھی تو یہ 26 کروڑ روپے بنتا ہے۔ اچھا صفحہ نمبر ۲ پر جز ۶ میں لکھتے ہیں کہ مذکورہ پراجیکٹ کے ذمہ 327.470 ملین روپے ہیں جو ابھی واپس نہیں کئے ۔ ادھر 327 ملین روپے کا اقرار کرتا ہے کہ واپس نہیں کیا گیا اور پہلے صفحے پر کہتے ہیں کہ یہ

265 ملین روپے ہیں تو یہ کونسا جواب درست ہے وزیر صاحب بتائے۔

جناب سپیکر : محترم وزیر صاحب ! آپ کے جواب میں یہ ہے کہ امدادی رقم اتنی تھی لیکن خرچہ زیادہ ہوا ہے ۔ مطلب ہے کچھ امداد تھی اور کچھ خرچہ اپنے ذرائع سے ہوا ہے شاید یہ ۔

وزیر صحت : جناب سپیکر ! اس میں میرے خیال میں جو کہ واپسی کے لئے سود کی رقم ہے وہ بھی شامل کی گئی ہو تو غالباً وہ واپسی کی رقم ادھر شو کی ہے اور جہاں پر جو Original amount show کیا گیا ہے ۔

جناب پیر محمد خان : یہ غلط ہے جناب سپیکر صاحب ' سود ون پرسنٹ ہے جس سے تیس لاکھ روپے بنتے ہیں ۔ یہ کہتے ہیں کہ یہ سود بھی معمولی ہے ۔ معمولی حساب سے بھی ساڑھے تیس لاکھ روپے بنتے ہیں لیکن جناب سپیکر صاحب یہ رقم خود کہتے ہیں کہ 1985-86 سے ہے 1985-86 میں ڈالر کا جو ریٹ تھا آج 55 percent سے زیادہ اس کا آیا ہے ہمارے ذمے اس کی ادائیگی ' 55 percent سے زیادہ ہم دینگے تو یہ 327 نہیں بلکہ یہ سات سو ملین روپ کے لگ بھگ بنے گا تو اس لئے اس سوال کا جواب پورا تسلی بخش نہیں ہے، لہذا مہربانی کر کے اسے کمیٹی کے حوالے کریں ۔

جناب سپیکر : ایسا ہو سکتا ہے کہ اسے Differ کر دیں ۔

وزیر صحت : میرا خیال میں ممبر صاحب کا جو نالج ہے کہ ڈالر اتنا Devalue ہوا ہے اور ضرب تقسیم بھی کر چکے ہیں تو پھر میرے خیال میں اس سوال کو کرنے کی ضرورت ہی نہیں تھی ۔

جناب پیر محمد خان : کیوں نہیں تھی ۔ میں تو کہتا ہوں کہ پیسے صحیح خرچ نہیں ہوئے ۔ مجھے یہ اطلاع ہے کہ پیسے واپس گئے ہیں ۔ ادھر انہوں نے جو اقرار کیا ہے ایک صفحے پر 265 ملین اور دوسرے صفحے پر 327 ملین اس میں واضح فرق ہے۔ اس لئے اس کو آپ اپنی نگرانی میں کمیٹی بنا کر اس کے حوالے کریں سپیکر صاحب ۔ میں یہ ریکوئسٹ کرتا ہوں تاکہ یہ پورا -------

وزیر صحت : جناب سپیکر ! جہانتک ممبر صاحب کے سوال کا تعلق ہے اس کے متعلق جو جواب دیا گیا ہے اس میں کوئی غلطی ہے تو بالکل اس کے لئے محکمہ ذمہ دار ہوگا ' یا اگر یہ کل پراجیکٹ کی رقم پوچھنا چاہتے ہیں کیونکہ یہ صرف اس جز میں انہوں نے یہ کہا ہے کہ پراجیکٹ کے ذمے کتنے پیسے ہیں اور کتنے واپس جا چکے ہیں؛ تو وہ فریش کوئسچن کریں

انشاء اللہ ان کو مطمئن کرنے کے لئے جواب دیا جائے گا۔

جناب پیر محمد خان : جناب سپیکر صاحب! میں نے جو سوال دیا تھا اس کا جواب بھی غلط آیا ہے۔ ایک صفحہ پر خود انہوں نے اقرار کیا ہے کہ 265 ملین روپے تھے دوسرے پر کہتا ہے کہ یہ 327 ملین روپے بقایا ہے ان کے ذمے۔ تو خود اپنے جواب کی تردید کرتے ہیں جو 265 ملین روپے کا انہوں نے پہلے صفحے پر ذکر کیا اور دوسرے پر اس کا خود تردید کیا اس لئے یہ ضروری ہے کہ اس کو کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔

جناب سپیکر : نہیں ' اس میں یہ ہے پیر محمد خان صاحب کہ انہوں نے جواب دیا ہے کہ اس پراجیکٹ میں امدادی رقم 265 ملین روپے کے لگ بھگ ہے اور اس پر خرچہ 379 ملین سے کچھ زیادہ ہوا ہے۔ تو اس میں امدادی رقم اور جو اپنے ذرائع سے خرچ کی گئی ہے وہ دونوں شامل کئے گئے ہیں اب اس پراجیکٹ کے ذمے جو رقم آتی ہے وہ اس میں امدادی رقم ہے اور جو حکومت نے اپنے ذرائع سے بندوبست کیا ہے وہ دونوں کو شامل کرکے وہ فگرز بنتی ہے تو چونکہ جو حکومت کی رقم تھی وہ تو واپس نہیں جائے گی حکومت نے جو دی ہے اور جو باہر سے امدادی رقم ہے وہ بمع سود کے یا منافع کے واپس دی جائے گی تو یقیناً 265 سے بڑھ جائے گی کیونکہ جس وقت امداد دی جاتی ہے اس وقت جو ڈالر کی قیمت ہوگی اور جس وقت رقم واپس دی جائے گی اس وقت جو ڈالر کی قیمت ' تو میرا خیال یہ ہے اگر آپ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ غلط جواب دیا ہے تو آپ اس سوال پر کسی وقت بھی پریویلج نوٹس دے سکتے ہیں۔

جناب پیر محمد خان : ٹھیک ہے جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر : میرے خیال میں اب دوسرے سوال کی طرف جائیں ورنہ پھر یہ تمام ' آپ اگر سمجھتے ہیں کہ اس سوال کا جواب ڈیپارٹمنٹ نے صحیح نہیں دیا تو آپ ایک پریویلج موشن Move کر سکتے ہیں۔

جناب پیر محمد خان ، جناب سپیکر! زما ضمني سوال دا دے يو ،چه دوی دِ دا اوښائي چه څومره د خپل ملک څومره پيسه په دے پراجيکټ باندے خرچ شوے ده، دا د بهر پيسه راغلے ده، 265 ملين، دوی دِ خپله اوښاتي څومره د صوبے پرے څومره خرچ شوے دے۔ ده سره شته تفصيل،

جناب سپیکر : اس کے لئے آپ ایک فریش کوئسچن دیں۔

<u>جناب پیر محمد خان</u>: نہیں جی، جناب سپیکر، یہ ضمنی سوال ہے۔

<u>وزیرصحت</u>: سر، میرے خیال میں یہ کوئی لال بجھکڑ کا یہ وہ Idea رکھتے ہیں کہ منسٹر جو ہیں وہ لال بجھکڑ ہوتے ہیں کہ اپنے خود سے سوال بنائیں گے، یہ فریش سوال ہے اور یہ فریش سوال کریں۔

<u>جناب پیر محمد خان</u>: یہ فریش سوال نہیں ہے، یہ ضمنی سوال ہے منسٹر صاحب کو مجھے جواب دینا پڑیگا۔ ان کو یہ پتہ نہیں ہے کہ میرے صوبے کا کتنا پیسہ اس پر خرچ ہوا ہے۔

<u>حاجی عبدالرحمان خان</u>: دا لال بجھکڑ لفظ ډیرخراب شے دے۔ لال بجھکڑ دا لفاظ دِ واپس کړی۔ دا لال بجھکړ مونږه به په جلسو کښ ،او دا د څه شے، ته په خپله هم په دے گواه نے۔

<u>جناب سپیکر</u>: چونکہ خود محترم وزیر صاحب نے یہ لفظ استعمال کیا ہے تو ضرورت نہیں ہے کہ اسے Expunge کیا جائے۔ Next question.

<u>میاں مظفر شاہ</u>: سپلیمنٹری سر! جناب سپیکر!--------

<u>جناب پیر محمد خان</u>: جناب سپیکرصاحب، دا کمیټۍ ته حواله کړنی، دا ډیر اهم سوال دے، تاسو نے کمیټئی ته حواله کړنی، هلته کښ به د دے پته،خما اوس هم دا یقین دے جناب سپیکرصاحب چه په دے کښ خما د صوبے پیسه نه ده خرچ شوے او دا رپورټ نے غلط راکړے دے۔ جواب ورله تاسو جوړ کړو چه د صوبے پیسه، ده ته اوس هم پته نشته چه د صوبے پیسه پرے خرچ شوے ده او که نه؟ د محکمے وزیر دے او ده ته د خپل فنډ پته نشته، دلته په دے هاؤس کښ ده خما نه پیسے غوښتلی دی بجټ کښ، ده له ما پیسے ورکړی دی۔ اوس ده ته پته نشته چه ده سره څومره پیسے دی---

<u>وزیرصحت</u>، جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ ایم پی اے صاحب فریش کوئسچن کریں اور ان کو اگر جواب نہ ملے یا غلط جواب ملے، اگر محکمہ غلط جواب دیگا تو بے شک یہ پریویلج موشن لے آئیں اور میں بھی ان کے ساتھ تعاون کرونگا۔ محکمے کا کوئی حق نہیں ہے کہ غلط جواب دے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ یہاں پر جو سوال کیا گیا ہے ان کا جواب جو ملا ہے ان میں اگر کوئی غلطی ہے تو بے شک وہ پریویلج موشن لے آئیں۔

<u>جناب پیر محمد خان</u>: بجټ ده خما نه په دے هاؤس کښې غوښتلے دے۔ ما ورله منظور کړے دے، ده ته د خپل بجټ دا پته شته چه ده له څومره بجټ منظور شوے دے۔ بیا ده ته دا پته نشته تراوسه پورے چه ده څومره خرچ کړو، عجیبه خبره ده منسټر ته د خپلے محکمے دا پته نشته چه ما سره څه وو او څه خرچ شوے دی۔۔۔

<u>میاں مظفر شاہ</u>، جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر ۔۔۔۔

<u>جناب غفور خان جدون</u>، پوائنٹ آف آرڈر، ضمنی سوال دِ کوی خو دے دِ دوباره بل سوال راوړی۔ د هغے تپوس دِ اوکړی چه ته اووایه، دے خو هغه غیر ضروری چه کوم ضمنی سوالونه کوی۔۔۔

<u>جناب پیر محمد خان</u>: ضروری، ما ضمنی سوال کړے دے، ما دا کړے دے ته په یو Page باندے 265 ملین ښائی او په بل Page باندے 327 ښائی، دے دِ ماته دا جواب راکړی چه کوم یو صحیح دے۔ (شور)

<u>جناب فتح محمد خان</u>: جناب سپیکر! تاسو چه کومه خبره اوکړه جی دا د قاعدے مطابق صحیح خبره ده، هر یو ممبر چه یو سوال کوی، د هغے مطلب دا دے چه ممبر ته به صحیح جواب ملاویدے شی۔ که ممبر ته محکمه غلط جواب ورکړی دا د محکمے بالکل ذمه واری ده چه هغه سړے د هغوی نه دا تپوس اوکړی چه دا ولے تا ورکړے دے، خو د هغے دا طریقه نه کوم چه دا بحث شروع دے۔ دا خو که د دوی پړے اعتراض وی نو دے دِ Privilege Motion Move کړی که غلط ورته کړے وی محکمے، بالکل د هغے تپوس پکار دے۔ که نه وی نو دا طریقه خو د بحث نه ده جی۔ د کوئسچن چه غلط جواب ورکړی نو بیا به د هغے جوابده وی، نو د هغے طریقه بیا په Privilege کښې کیدے شی۔

<u>جناب پیر محمد خان</u>: جناب سپیکر، ما چه څومره ضمنی اوکړو په هغے کښې کوم صحیح جواب دوی ماله راکړے شو، ما ضمنی سوالونه اوکړل، د یو جواب ماته چا رانه کړو۔ ما ته دِ دوی اووائی چه د فلانی ضمنی سوال مونږه جواب درکړو۔ ما ته خو که فارسټ منسټر جواب راکوی نو هغه دِ راکړی۔

میاں مظفر شاہ: هغه خو جی غلے شو۔

جناب پیر محمد خان: ما ته یتول منظور دی خو نه صحیح جواب هغوی راکوی او نه دوی راکوی۔

جناب سپیکر: میاں مظفر شاہ صاحب !

میاں مظفر شاہ: جناب سپیکر صاحب ! پیر محمد خان صاحب بہت عرصے سے ہمارے وزیر صحت کے پیچھے لگے ہوئے ہیں اور خواہ مخواہ ان کو تنگ کرتے ہیں جی۔ پیر محمد خان صاحب کو چاہیے کہ بس جو سوال ہو وہی ہو' ان بیچاروں کو ویسے نہ تنگ کریں۔

جناب پیر محمد خان: وہ ہمارے بھائی ہیں کوئی ایسی بات نہیں ہے۔

وزیر صحت: سر' میں یہ تصحیح کرنا چاہتا ہوں' نہ تو میں بیچارہ ہوں' میں بالکل اپنے محکمے پر عبور رکھتا ہوں اور میرے خیال میں یہ جو ضمنی سوالات ابھی کر رہے ہیں اگر ان کے ذہن میں اس قسم کے نئے کوئسچن ہوں تو انہوں نے جتنی جزیں دی ہیں میرے خیال میں یہ پیپر کو بھر دینا چاہیے تھا۔ میں نے کہا ہے کہ اپنی ہسٹری کا یہ لمبا ترین سوال جو ہے اس میں ان کو اور یہ نئی باتیں بھی اس میں شامل کر دینی چاہیئے تھیں اور اگر ان کا صحیح جواب نہ ملتا تو بےشک اور اس میں بھی اگر کوئی بات غلط ان کو دی گئی ہے تو بےشک وہ پریویلج موشن لائیں' میں نے کہا ہے کہ میں ان کے ساتھ ہوں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے Yes now I will ask honourable Hamidullah Khan sahib to ask his questionNo.180.

وزیر صحت: میں نے کہا کہ میں ان کے ساتھ ہوں۔

جناب سپیکر: او ۔ کے' یہ ٹھیک ہے ۔ Now I will ask honourable Hameedullah Khan Sahib to ask his question No.180.

جناب پیر محمد خان: میرا ایک ضمنی سوال ہے سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: حمید اللہ خان صاحب سوال نمبر 180'

*180۔جناب حمید اللہ خان: کیا وزیر صحت از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ :۔

الف) آیا یہ درست ہے کہ رورل ہیلتھ سنٹر لعل قلعہ ضلع دیر کو گزشتہ سال ماڈل رورل ہیلتھ سنٹر قرار دیا گیا تھا؟

ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سنٹر میں تاحال سٹاف اور سامان نامکمل ہے۔

ج) اگر الف و ب کے جوابات اثبات میں ہوں تو حکومت مذکورہ ہیلتھ سنٹر کو کب تک عملہ اور سامان مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟۔

جناب ثناء اللہ خان میانخیل :(وزیرصحت) الف) جی ہاں ۔

ب) جی نہیں۔ مذکورہ سنٹر میں لیڈی ڈاکٹر کے علاوہ تمام سٹاف اور سامان مکمل ہے ۔

ج) وضاحت جز الف و ب (بالا)میں دی گئی ہے ۔

جناب پیر محمد خان : جناب سپیکر صاحب، خما په دے **Question** باندے زه استحقاق خکه ورکوم، سپیکر صاحب، منسټر صاحب ما ته دهمکیانے راکوی په دے هاؤس کښ وائی چه لاس دِ آزاد (شور)

جناب حمید اللہ خان: لږ کینه ته چه زه دا خپله خبره خلاصه کړم۔

جناب پیر محمد خان : زه خو د چا په پرزولو پسے نه یم راغلے۔ زه د اسمبلئی ممبر یم او دلته کښ به زه راځم او نمائندگی به کوم۔ دوی وائی چه ستا لاس دِ آزاد چه رازه، ولے زه او دے په پرزولو ورخو چه لاس دِآزاد دے رازه ما خو د پرزولو خبره نه ده کړے۔ ضمنی **Question** مے کړے دے۔

جناب سپیکر : **Honourable member** چاہئے تو ایک اور **Previlige Motion** لا سکتے ہیں ۔

وزیرصحت : یہ بالکل تجاوز کر رہے ہیں۔ میں نے ان کو کہا ہے کہ آپ کا حق بنتا ہے آپ جو مرضی ہے پوچھیں۔ (قہقہہ)

جناب جان محمد خان خٹک : جناب سپیکر صاحب، دے پیرمحمد خان صاحب ته لږ غوندے ریکوئسټ کومه، **Over acting** دِ نه کوی، خوند نه کوی ،

جناب سپیکر : حمیداللہ خان صاحب پلیز ، **Honourable member is on his question.**

جناب حمید اللہ خان : په دے کښ سر دوی وائی چه دا لعل قلعه دا **RHC** چه کومه ده نو دے ته **Model RHC** درجه ورکړے شوے ده سر او بیا پکښ دا هم لیکی سر چه په دے کښ ټول سټاف موجود دے۔ بغیر د یو لیډی ډاکټر ، نو زه عرض کومه چه په دے **Model RHC** او په دے عام **RHC** کښ څه فرق دے سر،

Mr. Speaker: Minister for Health.

وزیر صحت: ممبر صاحب نے ماڈل ہیلتھ سنٹر کے بارے میں جوضمنی سوال کیا ہے، سر اس میں جو کہ ابھی ان کو ہم Emphasise کر رہے ہیں تو اس میں بعض سنٹر وہ جن کی سب چیز کو نوٹ کیا جا رہا ہے اور اس کی جو بی ایچ یوز ہیں آس پاس کے ' ان کے ساتھ ان کو Attach کرکے اس کو ماڈل کے طور پر ' تاکہ اس میں آئندہ کے لئے اس جگہ کو منتخب کرکے اس کو اپ گریڈ کیا جائے اور اس میں مزید کنسٹرکشن کرکے اس میں جو بھی ہاسپیٹل کی ضروریات ہیں اس میں پوری کی جائیں۔ اس لحاظ سے اس کو ماڈل بنایا گیا ہے۔ تو اس میں جواب یہ آیا ہے کہ تمام عملہ اور ساز و سامان موجود ہے Only lady doctor نہیں ہیں۔ اور جو ہیں وہ جناب آنرایبل ممبر صاحب کو پتہ ہے کہ بہت سی ہسپتالیں بھی لیڈی ڈاکٹرز کی چونکہ ہمارے پاس عملے کی کمی ہے تو اس میں دوسرا فیمیل ڈاکٹر جو ہے وہ Rurals میں جانے کے لئے زیادہ پسند نہیں کرتی ہیں۔

نواب زادہ محسن علی خان: جناب سپیکر صاحب'

Mr . Speaker : Are you on point of order or supplementary question.

نواب زادہ محسن علی خان: نہیں سر ! I am on supplementary question.

Mr. Speaker: Supplementary Question.

نوابزادہ محسن علی خان: سر شاید آپ کو وزیر صاحب کا جواب سمجھ آیا ہو۔ ہم لوگ تو ابھی بھی نہیں سمجھ سکے کہ ماڈل کا مطلب کیا ہے؟ چونکہ انہوں نے جواب تو دیا ہے۔ میں تو یہ سمجھ رہا تھا کہ کوئی پلاسٹک انہوں نے ماڈل بنایا ہے اور ادھر رکھ دیا ہے

Because he is not told that what is the difference between "sada" BHU and modal BHU.

جناب نجم الدین: ضمنی سوال۔

جناب سپیکر: جناب نجم الدین صاحب'

جناب نجم الدین: سر په دے کښې ضمنی سوال دے۔ په دے کښې دا لیکلی دی چه لعل قلعه له د ممبر ورکړی دی (تالیاں)

جناب احمد حسن خان: پوائنٹ آف آرڈر' ہمیں سمجھایا جائے کہ کیا طارق سواتی صاحب

منسٹر بن کر آئیں گے ، کیا بات ہے یا ہو رہے ہیں۔ سر اگر متوقع ہیں تب بھی ہمیں خوشی ہو گی۔

میاں مظفر شاہ ، طارق سواتی صاحب ہمارے Beloved ہیں ۔

جناب نجم الدین ، داBenches دوی طارق سواتی صاحب ته ډزول که ما ته جی (قہقہے)

جناب سپیکر ، اگر میاں مظفر شاہ صاحب کے الفاظ سواتی صاحب اعتراض نہ کریں تو پھر میں Expunge نہیں کروں گا۔

جناب طارق خان سواتی ،مجھے تو کوئی اعتراض نہیں ہے ،

جناب سپیکر ، پھر میں نہیں Expunge کروں گا۔

جناب نجم الدین ، سر یو خو خوشحاله بدقسمتی راغلے ده سر ، بنه عرض کومه،یو ورخ اخبار راخلو په هغے کښ یو لسټ شائع وی چه بهائی په دو تاریخ باندےاو په پانچ تاریخ باندے۔۔۔

جناب سپیکر ، جناب نجم الدین صاحب، مهربانی اوکړئی خپل Supplimentary question اوکړئی،

جناب نجم الدین، سرBenches اوډزولے شو ، دهغے جواب ورکوم جی ،

Mr.Speaker: Supplimentary question please.

جناب نجم الدین ، بنه سر ، دا بیا اورئی جی۔ دا Model BHU RHC ته لیکلے دے۔

جناب سپیکر ، جی جی،

جناب نجم الدین ، په دے کښ ته دا لیکلی دی چه بهائی یو RHC دے او بل Model RHC دے۔ په دے کښ هغه سټاف دے چه کوم یو په عامRHC کښ هغه سټاف وی۔ ورسره لیډی ډاکټر نشته دے، ورسره نور خوک پکښ نشته دے دایم پی اے صاحب هم دا سوال خما هم دا غرض دے چه کم ازکم د دے خبرے وضاحت دِ منسټر صاحب اوکړی چه پهModel RHC کښ د ډاکټرانو څومره تعداد وی ۔ د Model RHC پروګرام څه وی ، د هغے د پاره څه طریقه کار وی او آیا چه کوم لعل قلعه دویModel declare کړے ده په دے کښ او په

عامRHC کښې د هغې نه ډاکټرانو ځومره زیات سټاف دے۔ ځومره beds په هغې کښې د نورو نه زیات دی۔ د دوائینی څه پوزیشن دے، د بجټ ئے څه پوزیشن دے، د دے دِ وضاحت اوکړی جی، Clear دِ نے کړی۔

جناب سپیکر: آنرایبل ممبر صاحب نے جو فرمایا ہے آنرایبل وزیر صاحب اگر جواب دینا چاہیں تو دیں ورنہ اس کے لئے تو ایک فریش کوئسچن کی بھی ضرورت پڑتی ہے۔

جناب نجم الدین: نه جی دا Fresh question نه دے، دا بالکل د دے سره Relative question دے او دا یو ضمنی سوال دے جی،

جناب سپیکر: تاسو کینئی پلیز،

وزیر صحت: سر، یہ انہوں نے دوائیوں کی تفصیل اور Beds کی تفصیل جو مانگی ہے یہ تو میرا خیال ہے ------

جناب سپیکر: نہیں، ان کا Simple یہ کوئسچن ہے کہ رورل ہیلتھ سنٹر اور ماڈل رورل ہیلتھ سنٹر میں کیا فرق ہے؟ اگر اس کے آپ فریش کوئسچن چاہتے ہیں تو آپ کی مرضی ہے اور اگر آپ جواب دینا چاہتے ہیں تو .You are wel come۔

وزیر صحت: جناب، Sir I think کہ اس کے لئے یہ فریش کوئسچن کر دیں اور ----

جناب نجم الدین: سر دا خو Frseh question نه دے۔ زه وایم چه Model RHC څه ته وائی، او په عام او په ماډل آر-ایچ-سی کښې څه فرق دے؟

جناب سپیکر: نجم الدین خان! جس معزز ممبر صاحب نے یہ کوئسچن کیا ہے اس کو پتہ ہے کہ رورل ہیلتھ سنٹر اور ماڈل رورل ہیلتھ سنٹر میں فرق کیا ہے۔ کیونکہ انہوں نے کوئسچن کیا ہے تو وہ فرق کو جانتے ہیں۔

نواب زادہ محسن علی خان: جناب سپیکر صاحب----

جناب سپیکر: حمید الله خان تاسو Satified یئی،

جناب حمید الله خان: زه جی د دے نه یم Satified ماته دِ وزیر صاحب اوښائی سر چه Model RHC څه دے او Rural Health Center څه څیز دے؟

جناب نجم الدین: Model RHC څه پوزیشن دے۔ مونږه خو دا سوال کړے دے۔

نواب زادہ محسن علی خان: جواب تو محکمے نے دیا ہے کہ .This is the model RHC

اب جو جواب انہوں نے دیا ہے .... I am sure that the Minister will ۔ اگر آپ کو سمجھ آئی ہے آپ ہمیں بتا دیں۔

جناب سپیکر ؛ اصل میں جو سوال ہے وہ صرف اس حد تک ہے کہ آیا یہ رورل ہیلتھ سنٹر جو ہے اسے ماڈل رورل ہیلتھ سنٹر Declare کیا ہے؟ اس کے بعد سٹاف مہیا کیا گیا ہے صرف ایک لیڈی ڈاکٹر کی کمی ہے اور اس کا جواب جناب محترم وزیر صاحب نے یہ دیا ہے کہ جب لیڈی ڈاکٹرز Available ہونگی وہ دیا جائے گا۔ آپ کے سوال میں یہ نہیں ہے کہ ان دونوں میں فرق کیا ہے۔

جناب احمدحسن خان ؛ جناب سپیکر ! پہ دے کښں زہ مختصر ضمنی سوال کومہ او د هغے پہ حوالہ سرہ انشاﷲ تعالٰی د حمیداﷲ خان مسئلہ حل شی۔ ټکہ ټولو مشرانو تہ پتہ دہ چہ لعل قلعہ دا آر۔ایچ۔ سی د یو وسیع علاقہ میدان مرکزی مقام دے۔ څہ کم ازکم دو لاکھ آبادی دہ د ماډل آر۔ایچ۔سی مطلب دا دے چہ هغہ بطور نمونہ پیش کړی او پہ هغے تمام تر سهولیات د عام آر۔ایچ۔سی نہ زیات وی او پکښں Available وی۔ خونړہ دا وینا دہ چہ جناب منسټر صاحب تہ چہ کوم رپورټ د محکمے نہ راغلے دے هغہ د ماډل آر۔ایچ۔سی پہ معیار باندے نہ دے۔ آیا جناب منسټر صاحب بہ پہ دے کښں تحقیقات اوکړی او دا بہ یقیناً ماډل آر۔ایچ۔سی جوړ کړی کہ نہ؟

جناب سپیکر ؛ انشاء اﷲ، محترم وزیر صاحب تسلی دے دیں'

وزیرصحت ؛ یقیناً ' احمدحسن خان نے جو بات کی ہے اس میں مَیں نے جو جواب دیا تھا جناب سپیکر صاحب' وہ یہی تھا کہ اس میں جو کہ Central place ہے اور یقیناً اس سے اتفاق ہے اس کو Model RHC declare کیا گیا ہے اور اس میں Facilities کے لحاظ سے ان کو اپ گریڈ کرنا اس Upgradation کے لئے جسطرح انہوں نے کہا ہے انشاء اﷲمیں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ اگر اس میں کوئی کوتاہی کی گئی ہے تو اس پر ضرور ایکشن لیا جائے گا۔

Mr.Speaker: **O.K.thank you, Now I will request Mr. Akram Khan Durrani MPA to ask his question No.193.**

*193 ۔جناب اکرم خان درانی ؛ کیا وزیرصحت ارشاد فرمائیں گے کہ'

الف) صوبہ سرحد میں کل کتنے ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال ہیں؟
ب) آیا حکومت مذکورہ ہسپتالوں کو سالانہ مفت ادویات فراہم کرتی ہے۔
ج) اگر (ب) کا جواب اثبات میں ہو تو:
ا) آیا مذکورہ ادویات آبادی کے لحاظ سے تقسیم کی جاتی ہیں۔
اا) اگر ادویات آبادی کے لحاظ سے تقسیم کی جاتی ہیں تو 1995-96 میں تمام اضلاع کی آبادی اور سالانہ تقسیم ہونے والی ادویات کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے۔

وزیر صحت: (الف) صوبہ سرحد میں کل سولہ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال ہیں۔

ب) جی ہاں۔

ج) مذکورہ ادویات محکمہ خزانہ کے یارڈ سٹک کے حساب سے فراہم کی جاتی ہیں تفصیل یوں ہے۔

ہسپتال کا نام	فنڈ برائے ۹۶-۹۵	فنڈز برائے ۹۷-۹۶	فنڈز برائے ۹۸-۹۷
۱۔ چارسدہ	450000	200000	20,00,000 -
۲۔ نوشہرہ	25,00,000	18,00,000	9,00,000 -
۳۔ مردان	35,00,000	28,00,000	22,00,000 -
۴۔ صوابی	30,00,000	30,00,000	6,60,000 -
۵۔ کوہاٹ	16,00,000	26,00,000	14,00,000 -
۶۔ کرک	9,00,000	9,00,000	6,60,000
۷۔ بنوں	30,00,000	25,00,000	15,00,000 -
۸۔ لکی مروت	18,00,000	35,00,000	8,00,000 -
۹۔ ڈی آئی خان	15,00,000	12,00,000	15,00,000 -
۱۰۔ ہری پور	18,00,000	15,00,000	7,22,000 -
۱۱۔ مانسہرہ۔	17,00,000	14,00,000	22,00,000 -
۱۲۔ بٹگرام۔	3,00,000	6,00,000	2,86,000 -
۱۳۔ دیر	10,55,000	13,00,000	11,37,500 -
۱۴۔ سوات	25,00,000	18,00,000	24,55,500 -
۱۵۔ بونیر	18,00,000	15,75,000	16,53,750 -
۱۶۔ چترال	20,00,000	13,00,000	12,07,500 -

۱۷۔ ملاکنڈ	30,00,000	25,00,000	9,70,200 -

جناب اکرم خان درانی: په دے کښې ما داغوتنه کړے وه چه په دے صوبه کښې ټول تعداد Head Quarter Hospitals څو دے؟ هغه دوی وئیلی دی چه سوله، بیا مے دا وئیلی وو چه ادویات چه دی دا دآبادئی په لحاظ باندے تقیسم کیږی او که د دے د پاره څه طریقه کار دے نو دوی په دے، ج، کښې دا وئیلی دی چه دا محکمه خزانه "Yed step" باندے تقسیموی۔ زه د منسټر صاحب نه دا معلومات کومه چه دا "yed step" څه ته وائی او د دے مقصد څه دے چه لږ اول ما په دے باندے پوهه کړی بیا به روستو زه بیا خپله خبره اوکړم۔

Mr.Speaker: Honourable Minister for health.

وزیر صحت: میرے خیال میں یہ چونکہ ------

جناب عاشق رضا سواتی: سپیکر صاحب، پوائنٹ آف آرڈر۔ سر! پہلے بھی میں نے کھڑا ہونے کی کوشش کی اور میں نے اس سوال میں جو یہاں پر پرنٹنگ میں غلطیاں ہیں اس کی -----

جناب سپیکر: آپ کس سوال کی بات کر رہے ہیں؟

جناب عاشق رضا سواتی: میں اسی سوال کی جانب جو اکرم درانی صاحب نے کیا ہے اس کے بارے میں کہ یہ جو انہوں نے ہسپتال کے نام اور فنڈز اور 'یہ لکھے ہوئے ہیں۔ اس میں آپ دیکھیں کسی جگہ پر انہوں نے اردو میں لکھا ہے اور کسی جگہ میں انہوں نے انگلش میں لکھا ہے اور پرنٹ اتنا کمزور ہے کہ اگر آپ مانسہرہ کو دیکھیں تو بارہ لاکھ چودہ لاکھ اور پھر آخر میں ہم تو اس کو دو لاکھ پڑھ رہے ہیں سر اور ہمیں تشویش ہوگئی ہے کہ کیا ہم چودہ لاکھ سے دو لاکھ پر آ گئے ہیں اور اسی طرح ایک سوال پیچھے بھی ایسا کیا گیا تھا سر اس پر میں اب نہیں جانا چاہتا لیکن میں یہ کہتا ہوں کہ ہمیں جو کاپیاں ملتی ہیں یہ بالکل ہی -----

جناب سپیکر: ٹھیک ہے اس میں اور بہت ساری غلطیاں بھی ہیں۔ الف میں کہ سولہ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہاسپیٹل ہیں جو لسٹ دی ہے اس میں سترہ ہیں۔ یہ بھی ایک غلطی ہے بہرحال جناب آنرایبل منسٹر فار ہیلتھ، میرے خیال میں ڈیپارٹمنٹ کو چاہیے کہ وہ صحیح جواب دیں یا وہ اردو میں جواب دیں یا انگریزی میں جواب دیں یا پشتو میں جواب دیں۔

وزیر صحت: سر' یہ Clerical mistake ہے۔

جناب عاشق رضا سواتی: سر یہاں میں ایک اور نشان دہی کرتا چلوں کہ پیر محمد خان کے سوال نمبر 177 کے صفحہ دو پر جز v میں انہوں نے یہ بتایا ہے کہ کل نو افراد بھرتی کئے گئے اور نیچے جو Detail دی گئی ہے وہ آٹھ آدمیوں کی دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: وہ تو اب ہو گیا ناں' جناب آنرایبل منسٹر فار ہیلتھ۔

وزیر صحت: سر' جہاںتک جناب نے نشاندہی کی ہے یقیناً یہ اس کو Clerical mistake کہیں۔ اس میں جہاںتک تعداد کا تعلق ہے ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال جو کہ Declare ہوئے ہیں یا ہیں تو وہ سترہ یہاں پر وضاحت سے لکھے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر: اوپر انہوں نے سولہ لکھے ہوئے ہیں۔

وزیر صحت: اوپر یقیناً سولہ لکھے ہوئے ہیں۔ میں ابھی دیکھ رہا ہوں سر' بلکہ میں نے اپنے اس میں اس کو اگر دیکھنا چاہیں تو Correct کیا ہوا ہے سر ---(قہقہہ) جو کہ کافی ابھی تقسیم نہیں کر سکے ہیں اس میں ہم نے Correction کی تھی۔

جناب سپیکر: آنرایبل منسٹر! ایک اور بھی' اس سوال کا محکمے نے صحیح جواب بھی نہیں دیا ہے انہوں نے پوچھا ہے کہ یہ تقسیم کس لحاظ سے کی جاتی ہے آبادی کے لحاظ سے کی جاتی ہے۔ محکمے کا جواب ہے کہ "Yard stick" ' تو چاہیے تھا کہ وہ "Yard stick" کیا ہے؟ آبادی ہے غربت ہے رقبہ ہے؟ اس سوال کا جواب صحیح نہیں آیا ہے۔

جناب اکرم خان درانی: وہ مجھے یہ بتائیں کہ اس کا مقصد کیا ہے؟

جناب سپیکر: یہ "Yard stick" سے مراد کیا ہے؟ کیونکہ کوئسچن یہ تھا کہ آیا مذکورہ ادویات آبادی کے لحاظ سے تقسیم کی جاتی ہیں۔

وزیر صحت: سر' میرے خیال میں آبادی کے لحاظ سے میں نہیں سمجھتا ہوں کہ یہاں پر آبادی کے لحاظ سے تقسیم ہے۔ یہاں پر ضرورت Need basis پر محکمہ خزانہ نے اپنا "Yard stick" کیونکہ وہ Releases فنانس ڈیپارٹمنٹ کرتا ہے۔ ڈسٹرکٹس کو اور اس کی بنیاد پر یہ جو Releases ہیں یہ شامل کی گئی ہیں۔

جناب پیر محمد خان: جناب سپیکر! د دے سوال خو دوی وضاحت اونکړو۔ میرے خیال میں' میرے خیال میں'

وزیر صحت: جی یہ Allocation ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ نہیں کرتا ہے' محکمہ خزانہ کرتا ہے۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں پیر محمد خان صاحب انہوں نے وضاحت کی ہے کہ ضرورت کے مطابق----

جناب پیر محمد خان: ابھی خزانے کے منسٹر بیٹھے ہیں میرا خیال ہے کہ وہ سمجھائیں کہ اس کا مطلب کیا ہے۔

جناب محمد ایوب خان آفریدی: میرا بھی ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: آپ کا ضمنی سوال اسی سوال کے حوالے سے ہے، اس سے ہٹ کر نہ ہو۔

جناب محمد ایوب خان آفریدی: اسی ۱۹۲ کے حوالے سے ہے سر میرا ضمنی سوال بھی ہے اور میرے خیال میں اور میں تو کہتا ہوں کہ میں تحریک استحقاق بھی موو کروں کہ انہوں نے اوپر لکھا ہے جی کہ سولہ ہے نیچے سترہ ہے اور وہ تو کہتے ہیں جی کہ Clerical mistake ہے اور میں کہتا ہوں کہ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہاسپٹل ایبٹ آباد کا نام ہی نہیں ہے۔ کیا مطلب ہے ایبٹ آباد میں کوئی ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہاسپٹل نہیں ہے۔ اگر ہے تو وہ اس میں کیوں نہیں لکھا گیا؟

جناب سپیکر: جناب آنرایبل منسٹر فار ہیلتھ! کہ ایبٹ آباد آپ کا ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہاسپٹل ہے کہ نہیں؟ میں سمجھتا ہوں محترم وزیر صاحب کہ آپ کے محکمے نے آپ کے ساتھ تعاون نہیں کیا ہے اور اس سوال کا صحیح جواب نہیں دیا ہے میں اس سوال کو Defer کرتا ہوں اور آئندہ جب بھی ہیلتھ پر کوسچن ہو گا یہ دوبارہ پیش کیا جائے گا۔

نوابزادہ محسن علی خان: جناب سپیکر صاحب! We wel come your decision.

جناب محمد ایوب خان افریدی: جناب سپیکر صاحب! انہوں نے ----

Mr.Speaker: Thank you . He is just wel coming my decision.

نوابزادہ محسن علی خان: ہم تو ویلکم کر رہے ہیں۔

Mr Speaker: Thank you very much. Now I request Mr Abdul Subhan Khan to ask his question No. 201. Please.

*201- جناب عبدالسبحان خان: کیا وزیر صحت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

الف) آیا یہ درست ہے کہ بی ایچ یو چار گلی مردان کی پوری چار دیواری گر چکی ہے۔

ب) اگر الف کا جواب اثبات میں ہو تو حکومت مذکورہ چار دیواری کو تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

وزیر صحت: الف) ہاں ۔ کچھ حصہ گر چکا ہے ۔
ب) ضلع مردان کے محکمہ تعمیرات مردان کو چھٹی نمبر ۱۰ مورخہ ۹۶-۱-۱ کو برائے تخمینہ لکھا گیا ہے تاہم محکمہ خزانہ کے لئے احکامات کے مطابق مبلغ ایک لاکھ روپیہ کا پی سی ون برائے مرمت و دیکھ بھال تیار کرکے پی اینڈ ڈی کے پی ڈی ڈبلیو پی سے منظور کیا جائے گا کیونکہ ایسی نوعیت کے ہزاروں مرمت کے کام صوبے بھر میں موجود ہیں ان کاموں کی منظوری میں مزید وقت درکار ہو گا ۔

جناب عبدالسبحان خان: شکریہ سپیکر صاحب

حاجی محمد عدیل (قائم مقام سپیکر): بسم اللہ

جناب عبدالسبحان خان: سوال نمبر 201۔

کیا وزیر صحت از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ

(ا) آیا یہ درست ہے کہ بی ایچ یو چارگلی مردان کی پوری چار دیواری گر چکی ہے ۔

(ب) اگر (ا) کا جواب اثبات میں ہو تو حکومت مذکورہ چار دیواری کو تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

وزیر صحت: (ا) ہاں کچھ حصہ گر چکی ہے۔

(ب) ضلع مردان کے محکمہ تعمیرات مردان کو چھٹی نمبر 10 مورخہ 1/1/96 کو برائے تخمینہ لکھا گیا ہے۔ تاہم محکمہ خزانہ کے لیے احکامات کے مطابق مبلغ ایک لاکھ روپیہ کا PCI برائے مرمت و دیکھ بھال تیار کرکے PE&D کے PDWP سے منظور کیا جائیگا۔ کیونکہ ایسی نوعیت کے ہزاروں مرمت کے کام صوبے بھر میں موجود ہیں۔ ان کاموں کی منظوری میں مزید وقت درکار ہو گا۔

جناب عبدالسبحان خان: قابل احترام سپیکرصاحب! زه د معزز وزیر صحت صاحب د ډیپارټمنټ د طرفه چه کوم جواب ماته ملاؤ شوے دے۔ چه ما سوال کړے دے چه د بی ایچ یو چارګلئی چار دیواری پریوتے ده او هغوی جواب لیکلے دے۔ چه "ہاں" کچھ حصہ گر چکا ہے۔ د دے سره خما اتفاق نشته دے چه دا خما Constituency ده او زه هلته اکثر خم۔ دا خما د ډسټرکټ کونسل حلقه هم پاتے شوے ده۔ دا هغوی د غلط بیانئی نه کار اغستے دے او زه به چرے صاحب د خاورو کنډولی ته جرمنے اونه وایم۔ نو زه قابل احترام

منسٹرصاحب چه خما رورد ے او ډیر قدر دان دے هغه ته به زه دا اووایم چه چونکه دا چاردیواری مکمل پریوتے ده او نن خو د ډویژنل په سطح باندے د مردان پشاور هیلتھ میټنګ چه کوم دلته کښې راغوښتلے شوے وو۔ خو هغه هم نن خما په خیال باندے او نه شو۔ کیدے شی چه بل ټائم ورله بیا مقرر کړی خو وزیر صحت صاحب ته وائم چه بیا دا خلق انغرو لے خښتے چلوی نو دلته خو ټرانسفارمرے هغه بله ورخ برآمد شوے دی او د ټرانسفارمرو غلا کیږی نو دا خښتے خو بیا ټولے اوچلیږی که چرے تر هغے پورے دے له دوی Top priority ورنه کړی۔ ځکه چه دوی وائی چه یره مونږه پی اینډ ډی ته او فلانے ډیپارټمنټ د ورله دا پیسے منظورے کړے دی۔ زه د هیلتھ منسٹر صاحب ته وائم چه تاسو مهربانی اوکړئی او په دے کښې ذاتی دلچسپی واخلئ او ستاسو په وساطت ورته گزارش کوم۔

<u>Mr.Speaker:</u> Honourable Minister for Health.

<u>جناب محمد ایوب خان آفریدی</u>: جناب! میرا ایک ضمنی ہے۔ مختصر سوال جواب دیدیں گے

<u>جناب سپیکر</u>: آپ کا ضمنی کیا ہے؟

<u>جناب محمد ایوب خان آفریدی</u>: اسی سلسلے میں ہے سر! جیساکہ سوال انہوں نے کی ہے کہ پوری چار دیواری گری ہوئی ہے۔ وہ کہتا ہے کہ نہیں جی۔ ایک لاکھ کا Estimate بنایا گیا ہے اگر ایک لاکھ کا Estimate بنایا گیا ہے تو یقیناً کوئی سی اینڈ ڈبلیو ڈیپارٹمنٹ کا آدمی گیا ہوگا اور موقع پر فزیکل، تو Honourable member کی پوری گری ہوئی ہے۔ یہ کہتا ہے ایک لاکھ اور پھر وہ ایک لاکھ بھی PDWP میں جائے گا

<u>جناب سپیکر</u>: آپ کا ضمنی سوال کیا ہے؟

<u>جناب محمد ایوب خان آفریدی</u>: ضمنی ہے سر! کہ وہ ایک لاکھ اگر Estimate بنا ہے تو کیا وہ Early جس نے بنایا ہے، موقع پر جاکر بنایا ہے یا دفتر میں بنایا ہے؟ کیونکہ کہ Honourable member کہتا ہے کہ پوری چار دیواری گری ہوئی ہے وہ کہتا ہے کہ ایک لاکھ کا Estimate ہے سر۔

<u>جناب سپیکر</u>: اچھا جی، جناب محسن علی خان صاحب،

جناب محسن علی خان: جناب سپیکر صاحب! میری یہ گزارش ہے کہ اس سوال کو بھی آپ واپس بھیجے یہ جواب بالکل غلط ہے۔

جناب سپیکر: Reason فرمائیں۔

نوابزادہ محسن علی خان: سر! Reason یہ ہے کہ جناب ایک لاکھ Estimate اس کا بنا ہے یہ This does not go to PDWP, the reply is totally wrong.

جناب پیر محمد خان: غلط دے بالکل۔

جناب عبد السجان خان: سپیکر صاحب! یو گزارش دے۔۔۔

نوابزادہ محسن علی خان: جناب سپیکر صاحب One Lac rupees sanction It is within the competence of the Secretary himself. It does not go to PDWP at all.

Mr. Speaker: Honourable Minister for Health.

جناب عبد السجان خان: سپیکر صاحب! یو منٹ جی۔۔۔

جناب سپیکر: پلیز۔

وزیر صحت: جناب سپیکر! میں تھوڑا سا سجان خان کے ' انہوں نے کہا ہے کہیں کنفیوژن نہ ہو جائے تو یہ میٹنگ اسی چائے کے وقفے میں، جس وقت بھی Question Hour ختم ہوتا ہے وہ میٹنگ برقرار ہے اور اسی سلسلے میں کہ بجائے ہم چھوٹے چھوٹے سوالات کریں تو اس کے لیے ان کو بلایا ہوا ہے اور ابھی کمیٹی روم میں ان کے ساتھ میٹنگ کی جائے گی۔

جناب سپیکر: آنر ایبل منسٹر ' آپ کو پتہ ہے کہ یہ سوالات تقریباً دو دو چار چار مہینے پہلے اسمبلی کے سیکرٹریٹ میں جمع کرائے جاتے ہیں۔ اس کے بعد آپ کے پاس جاتے ہیں اگر یہ میٹنگ ان سوالات کے حوالے سے ہو تو یہ سیشن sitting سے پہلے ہونے چاہئے۔

وزیر صحت: نہیں جی نہیں ' اس کے حوالے سے نہیں ہیں وہ ممبران کے ساتھ Commitment اب بھی وہ ایک دوسرے۔۔۔۔

جناب سپیکر: اچھا وہ الگ بات ہے آپ یہ بتائیں کہ ان کا یہ اعتراض ہے اور آپ کا ڈیپارٹمنٹ یہ کہتا ہے کہ کچھ حصہ گر چکا ہے۔

وزیر صحت: جی۔

جناب سپیکر: معزز ممبر یہ فرماتے ہیں کہ پوری دیوار گر پڑی ہے اور دوسرا یہ اعتراض ہے کہ ایک لاکھ روپے جو ہے PDWP میں نہیں جاتا یہ خود سیکرٹری کی اپنی Discretion ہے۔

جناب محمد ایوب خان آفریدی: پوائنٹ آف آرڈر سر!

جناب سپیکر: جی۔

جناب محمد ایوب خان آفریدی: سر! میں اسی سلسلے میں پوائنٹ آف آرڈر پر ہوں۔

جناب سپیکر: آپ منسٹر صاحب کی جگہ جواب دینا چاہتے ہیں؟

جناب محمد ایوب خان آفریدی: نہیں سر! میں پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہتا ہوں اور وہ کافی Relevant بنتا ہے سر! اس اسمبلی کی ریکارڈ کی درستگی کے لیے، کہ دو دن یا تین دن پہلے اسی قسم کا ایک سوال آیا تھا تو منسٹر سی اینڈ ڈبلیو نے اس کی Clarification کی تھی کہ اب ایک نیا نوٹیفکیشن ہوا ہے کہ اگر پچاس ہزار یا ایک لاکھ تک کی Amount کوئی Repair کے لیے بھی ہوگی تو وہ بھی PDWP اور P&D کے Through جائے گی کیونکہ ایسے Embezzlement ہوتی ہے تو میں نے ریکارڈ کی درستگی کے لیے یہ کہنا چاہتا تھا کہ انہوں نے کہا ہے یہ نیا نوٹیفکیشن ہو چکا ہے۔ اب ایک لاکھ روپے یا جو بھی ہوگا وہ PDWP میں جائے گا۔

جناب سپیکر: میرا خیال ہے کہ ہمیں اپنے محترم وزیر صاحب کی صلاحیتوں پر پورا یقین ہے کہ ان کے Knowledge میں تھا .Please sit۔

وزیر صحت: جناب سپیکر! افریدی صاحب کا مشکور ہوں۔

جناب سپیکر: شعیب خان تاسو لږ کیننی۔

جناب محمد شعیب خان: ښه جی---(قہقہہ)

وزیر صحت: انہوں نے جواب دے دیا یقیناً یہی جواب تھا کہ اس وقت Repair کے جو ایک لاکھ And above جوکہ Estimate ہے بلکہ پچاس ہزار تک تو وہ پی اینڈ ڈی سے ان کا پی سی ون جائیگا اور ان کی باقاعدہ منظوری دی جائے گی۔

جناب سپیکر: سید احمد خان آپ کچھ کہنا چاہتے تھے۔

جناب پیر محمد خان: سپیکر صاحب! آپ وزیر خزانہ رہے ہیں آپ کو پتہ ہے۔

جناب سید احمد خان: سپلیمنٹری سوال ہے سر!

جناب سپیکر: جی فرمائیں۔

جناب سید احمد خان: سر! میرے ضمنی سوال کا تعلق اسی سوال سے بھی ہے اور تھوڑا سا پیر محمد خان صاحب کے ہیلتھ پراجیکٹ کے question سے بھی ہے۔

جناب سپیکر: نہیں آپ کا ضمنی سوال اس سوال کے حوالے سے ہے؟

جناب سید احمد خان: اس سے نہیں ہے۔

جناب سپیکر: اس سے نہیں ہے تو پھر آپ نہیں کریں گے۔ پلیز بیٹھ جائیں۔Thank you.

جناب پیر محمد خان: جناب سپیکر صاحب! د دے سوال جواب۔۔۔۔

جناب سپیکر: جناب محسن علی خان!

نوابزادہ محسن علی خان: بلکہ آپ سے گلہ کرنا چاہتا ہوں آپ جب چیئرمین ہوتے ہیں کمیٹی کا آپ کا رویہ کچھ اور ہوتا ہے آج آپ صدر ہیں اس اسمبلی کی آپ کا رویہ کچھ اور ہے۔ جواب بالکل غلط دیا جارہا ہے آپ اس کے اوپر پوچھتے نہیں ہیں کمیٹی آپ کسی کو چھوڑتے نہیں ہیں۔ وجہ کیا ہے؟ جناب سپیکر صاحب، کہ آپ اتنا لحاظ کر رہے ہیں۔

(قہقہے)

جناب عبدالسبحان خان: پوائنٹ آف آرڈر سر! قابل احترام سپیکرصاحب! زه د دے رونړو ډیره شکریه ادا کوم چه خما په سپورټ کښې دوی پاسیدل خو که چرے بلفرض دا سوال تاسو بیا واپس اولیږئی نو بیا به درے میاشتے پس راځی۔ نو بیا لګه هډو خبره خلاصه وی۔ نو منسټر صاحب دِ ماله تسلی راکړی چه دے له Priority ورکړی خکه چه که دا سوال په Correction کښې او PDWP ته ځی۔

جناب سپیکر: میری تجویز یہ ہے۔

جناب عبدالسبحان خان: ہاں جی۔

جناب سپیکر: کہ آپ محترم وزیر صاحب کو دعوت دیں اپنے حلقے میں بلائیں اور یہ آکر Physically وہاں چیک کریں گے کہ یہ پوری دیوار گری ہے یا کچھ حصہ گرا ہے۔

Mr. Abd-ul-Subhan Khan: Most welcome sir,

جناب سپیکر: وزیر صاحب آپ Agree ہیں۔

جناب پیر محمد خان: سپیکر صاحب! میرا اس پر ضمنی سوال ہے۔ سوال یہ ہے محسن صاحب نے جو بات کی، اصل بات وہی ہے۔ٹھیک ده د سبحان خان خانے ته به خو دے لارشی او دیوال به اوگوری چه د یو لاکھ قابل دے او که د پانچ لاکھ قابل دے یا د چار لاکھ قابل دے خو بنیادی خبره په دے سوال کښ داده چه ددے سوال دا جواب نے غلط ورکړے دے۔ د یو لاکھ روپو پورے د قانون مطابق دا دِے متعلقه سیکرټری سره پاور دے۔ *PDWP* تاسو خو ډیر ښه پوهیږئی په دے څیز باندے او د فنانس منسټر هم بیا پاتے شوے یئی۔ *PDWP* له ډیر غټ کیس ځی چه د پچتهر لاکھ او د هغے نه اوچت وی او دا هله *PDWP* ته ځی د یو لاکھ روپو سکیم هغوی له نه ځی او نه دایک لاکھ پی سی ون جوړیږی۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ Insist کرتے ہیں کہ اب طریقہ کار میں تبدیلی ہوئی ہے؟

وزیر صحت: جی بالکل Insist کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے اگر آپ محسوس کرتے ہیں کہ ایسا نہیں ہوا ہے تو پریویلج موشن لا سکتے ہیں اس مسئلے پر بھی' **Thank you. Now I ask Mr. Ashiq Raza Swati, to ask his question No.30**

جناب احمد حسن خان: پوائنٹ آف آرڈر!

بیگم نسیم ولی خان: زه په یو پوائنټ آف آرډر باندے ولاړه یم۔ وزیر صاحب د خبرو په دوران کښ دا اوونیل چه د چایو په وقفه کښ خما میټنګ دے او زه به ورته دا Request اوکړم که د چائیو په وقفه کښ هغه میټنګ کوی نو بیا به داسے صورتحال جوړ شی لکه پرون او هغه بله ورځ چه Quorum مات شوے وو۔ نو پکار داده چه دوی دا خپل میټنګ د اسمبلئی نه پس کیږدی او د چایٔو په وقفه کښ دِ نه کیږدی۔ ځکه چه بیا ممبران نه وی او Quorum مات شی نو بیا به د اسمبلئی ټوله کارروائی پاتے شی۔ دا ستاسو په وساطت دوی ته یو Request د۔

Mr. Speaker: **Thank you, I will request Mr. Ashiq Raza Swati to ask his question No.307.**

Mr. Ahmad Hasan Khan: Mr. Speaker Sir, point of order.

Mr. Speaker: After this.

جناب احمد حسن خان: اس سے پھر یہ بات ختم ہو جائے گی۔

جناب سپیکر: اچھا۔

جناب احمد حسن خان: بی بی چه څنګه اوفرمائیل زه هم په پوائنټ آف آرډر باندے پاسیدم او دغه خبره هغوی اوکړه خما دا پوائنټ آف آرډر ددے متعلق دے چه مخکښ منسټر صاحب اوفرمائیل چه دوی به په ګیاره بجے باندے میټنګ راوغوښتو۔ جناب سپیکر! په دے وقفه کښ دا میټنګ نشی کیدے۔ خکه چه تاسو ته پته ده چه مونږه د اسمبلئی د باقی کارکردګئی د پاره په دے وقفه کښ هم څه کار کول غواړو۔ خما ستاسو په وساطت باندے جناب منسټر صاحب په خدمت کښ دا عرض دے او خمونږ ډیر څه مسائل دی۔ د دے محکمے متعلق، زه مشکور یم د بی بی صاحبے چه هغوی دغه خبره اوکړه کومه چه ما کول غوښتل۔ ددے سیشن نه دِ پس یوه پوره ورځ میټنګ راوغواړی چه مونږ په تفصیل سره خپله خبره اوکړو۔

جناب سپیکر: ٹھیک ده جی۔عاشق رضا صاحب!

*307۔جناب عاشق رضا سواتی: کیا وزیر صحت از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ۔

ا) ڈاڈرسینی ٹوریم کب اور کس جگہ بنایا گیا؟

ب) آیا یہ درست ہے کہ مذکورہ ہسپتال اس صوبے کا واحد ہسپتال ہے جس میں ٹی بی جیسے مہلک مرض کا علاج کیا جاتا ہے؟

ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ 1980 سے 1988 ء تک ایک عدد ایمبولینس اور ایک سٹاف کار اس ہسپتال کے زیر استعمال رہی؟

د) اگر (ا) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو مذکورہ ایمبولینس اور سٹاف کار اب کہاں ہیں۔ اگر سٹاف کار ہسپتال میں ناکارہ کھڑی ہے۔ تو حکومت مذکورہ ہسپتال کو ایمبولینس اور سٹاف کار کب تک فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر صحت: ا) ڈاڈرسینی ٹوریم 1939 ء میں موجودہ ضلع مانسہرہ کے دور افتادہ صحت افزاء مقام پر بنایا گیا ہے۔

ب) جی ہاں۔

ج) مذکورہ ایمبولینس گاڑی جوکہ ناکارہ تھی۔ یونیسیف اتھارٹی اسلام آباد نے نیلام کی ہے۔ سٹاف کار خراب حالت میں ہسپتال میں موجود ہے۔ اور اس کی مرمت کیلئے میڈیکل سپرنٹنڈنٹ ٹی بی سینیٹوریم ڈاڈر نے کوشش شروع کردی ہے اور انشاء اللہ فنڈز کی دستیابی پر بہت جلد اس کی مرمت کرکے قابل استعمال بنایا جائے گا۔

جناب عاشق رضا سواتی: شکریہ سپیکر صاحب! سر! اس سوال میں آپ نے دیکھا کہ ایمبولینس گاڑی جوکہ (د) کے جواب میں انہوں نے دی ہے کہ وہ یونیسیف اتھارٹی اسلام آباد نے نیلام کر دی ہے۔ سر! ٹی بی سینیٹوریم ڈاڈر دور اُفتادہ صحت افزا مقام پر واقع ہے اور یہ بڑے دکھ سے میں کہہ رہا ہوں کہ ٹی بی صرف ان لوگوں کو لگتی ہے۔ جن کو کھانے کے لیے اچھا نہ ملیں اچھی رہائش نہ ہو اچھی خوراک نہ ہو اور غریب لوگ ہوتے ہیں۔ اگر پورے صوبے' یہ واحد Hospital ہے اور اس میں یہاں دور دراز سے لوگ جب وہاں جاتے ہیں اگر وہاں ایمبولینس نہیں ہے اور خاص کر میں نے دیکھا کہ جب وہاں میت ہو جاتی ہے تو ان لوگوں کو بہت تکلیف ہوتی ہے۔ انہوں نے اگر یہ ایمبولینس نیلام کر دی ہے اور اب یہاں ہماری حکومت دوسری گاڑیاں بھی نیلام کر رہی ہیں۔ 1980 ماڈل کی گاڑی جوکہ 1980 سے 1988 تک استعمال ہوئی اور 1988 سے لیکر 1997 تک وہ کھڑی رہی تو دس سال میں اس میں کیا بچا ہوگا۔ جس کو ایم ایس صاحب اب وہ Repair کر رہے ہیں۔ یہاں پر جب کہ 1986, 1987, 1990,1988 ماڈل کی گاڑیاں نیلام ہو رہی ہے۔ کیا ایسا بھی ہو سکتا ہے؟ کہ وہ جو پرانی گاڑیاں ہیں اس کو نیلام کر دیں اور یہ جو یہاں پر کوئی اچھی کنڈیشن والی گاڑی ہیں۔ اگر نہیں دے سکتے۔ تو اس میں سے کوئی ایک گاڑی ہمیں وہاں اس کے لیے دیدیں اور ایمبولینس جو ہے میں تو کہوں گا کہ چونکہ واحد ہسپتال ہے اور پورے صوبے میں ایک ہے اس میں کم از کم دو ایمبولینس ہونی چاہئے۔ اگر نہیں تو دو ہونی چاہئے' دو نہیں تو ایک تو فی الفور یہ وعدہ کریں کہ ہمیں اسی وقت دیں۔ اور میں آپ کی وساطت سے اپنے منسٹر صاحب سے یہ گزارش کروں گا کہ انہوں نے میرے ساتھ وعدہ بھی کیا ہے اور آپ کی وساطت سے میں ان کو دوبارہ یہ دعوت دیتا ہوں کہ وہ برائے کرم ڈاڈر سینیٹوریم کے لیے وقت نکالیں اور وہاں کا دورہ کرے جی۔ شکریہ۔

Mr. Speaker: Honourable Minister for Health.

جناب محمد ایوب خان آفریدی: میرا ایک ضمنی ہے اس پر جی۔

جناب سپیکر: آپ کا اس سوال میں بھی ضمنی ہے؟

جناب محمد ایوب خان آفریدی: جی اس پر میرا ضمنی ہے۔ سر! ڈاڈر ہسپتال جو ہے واقعی یہ پورے صوبے کے مریض وہاں جاتے ہیں۔ پچھلے دنوں خود میرا ایک مریض تھا اس کو دیکھنے کے لیے گیا تو وہاں ہسپتال میں یہ حالت تھی کہ کوئی ایمبولینس مل نہیں رہی تھی اور تڑپ تڑپ کر ایک مریض، بعد میں وہ مرگیا ہوگا۔ یا اس کو نہیں دوسری ہسپتال میں شفٹ کیا گیا تو میں یہ سپورٹ کرتا ہوں کہ یہ جو گاڑیاں نیلام کی جارہی ہیں ان گاڑیوں میں سے ایک گاڑی وہاں ضرور دی جائے شکریہ جی۔

Mr. Speaker: Honourable Minister for Health.

جناب محمد طارق خان سواتی: میرا بھی ایک ضمنی سوال ہے جی۔

جناب سپیکر: جناب سواتی صاحب!

جناب محمد طارق خان سواتی: میں نے اور عاشق رضا صاحب نے میرے خیال میں وزیر صاحب سے یہ درخواست کی ہے کہ آپ ضلع مانسہرہ کا دورہ کریں کیونکہ ایک ڈاڈر ہسپتال ہی نہیں ہمارا مانسہرہ ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال جو ہے، اس کی حالت بھی ناگفتہ بہ ہے تو انہوں نے ہم سے وعدہ فرمایا ہے کہ میں ہزارہ کا دورہ کروں گا اور مانسہرہ جاؤں گا تو یہ ہمیں اس بات کی Assurance دیں کہ یہ کب جا رہے ہیں؟ سر! وہاں جلدی جانا پڑے گا۔ تو جناب اس میں ہمیں یہ Assurance دیں اور یہاں بھی بات ہے کہ 1988 میں انہوں نے نیلام کی ہیں گاڑی، کسی محکمہ نے یونیسف نے 1988 کے بعد نو سال تک وہاں پر ایمبولینس نہیں ہے اور وہاں پر اکثر Death ہوتی ہے اور یہ بڑا دور اسٹیشن ہے یہاں پر ٹیکسی گاڑی نہیں ملتی اور جو میت ہو جاتا ہے دو دو تین دن وہ میت وہاں پڑے رہتے ہیں تو اس میں جناب یہ وزیر صاحب آج بالکل وضاحت سے یہ بات کریں اور ہمیں اس بات کی تسلی دیں ۔ کہ ایک ہفتے کے اندر اندر یہ ہمیں ایمبولینس دیں ۔

Mr. Speaker: Honourable Minister for Health.

وزیر صحت: جناب سپیکر! جہاں تک ہمارے معزز رکن اور ممبر بھائی نے یہ میت کے لیے بات کی ہے تو میرے خیال میں ایمبولینس میت کے لیے قانونی طور پر استعمال نہیں ہوتی ہے۔ Dead body کے لیے ایمبولینس کسی Circumstances کے علاوہ استعمال

نہیں ہوتی ہے۔ البتہ جہاں تک سوال کا تعلق ہے اس سے میں اتفاق کرتا ہوں اور انشاء اللہ میں اپنے بھائیوں کو یہ یقین دلانا چاہتا ہوں کہ اس ہسپتال کو ایمبولینس دلانے کے سلسلے میں نہ صرف کوشش کروں گا بلکہ انشاء اللہ دلاؤں گا۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔

جناب عاشق رضا خان سواتی: شکریہ۔ میں آپ کی توسط سے ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔۔۔

(تالیاں)

Mr. Speaker: Now I request Mr. Zahir Shah to ask his question No.324(Not present, it lapses). Mr. Abdur Rehman Khan, to ask his question No.326.

*326۔ حاجی عبدالرحمان خان: کیا وزیر صحت از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ

ا) آیا یہ درست ہے کہ بی ایچ یو متھرا اور بی ایچ یو شگئی سال 1991ء میں تعمیر ہوئے تھے؟

ب) اگر (ا) کا جواب اثبات میں ہو تو گزشتہ چھ سالوں سے مذکورہ بی ایچ یوز کیوں بند پڑے ہیں۔ نیز حکومت انہیں شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے یا نہیں؟

وزیر صحت: (ا) جی ہاں۔

ب) بی ایچ یو متھرا 92-1991ء اور 93-1992ء میں تعمیر ہوئی ہے۔ لیکن بوجہ عدم ترسیل برقی رو (ٹرانسفارمر کی عدم موجودگی) اور دیگر کمی کے تا حال جوں کا توں ہے۔ اس ضمن میں ڈی ایچ او پشاور، حاجی محمد نواز سابقہ ایم پی اے اور محکمہ تعمیرات عامہ کے افسران کی موجودگی میں مشترکہ معائنہ کیا تھا۔ متعلقہ ایکسین کو ضروری کمی کو پورا کرنے کے لیے کہا گیا۔ بعد ازاں مورخہ 25/4/94 کو مذکورہ ایکسین کے ساتھ بلڈنگ کا دوبارہ معائنہ کیا جنہوں نے چیئرمین DDAC کے آرڈر کے مطابق DCE برائے مبلغ 159000/- روپے بنایا۔ جسے محکمہ نے ڈسٹرکٹ کونسل پشاور کو فنڈز مہیا کرنے کیلئے بھیجا ہے۔ لیکن تاحال کوئی کارروائی نہیں ہوئی ہے۔ ڈی ایچ او پشاور اور ایکسین نے پہلے 6/11/92 اور پھر 10/12/92 کو معائنے کا پروگرام بنایا۔ لیکن معزز رکن کی عدم دستیابی کی وجہ سے معائنہ نہیں ہو سکا۔

بی ایچ یو شگئی بالا مورخہ (28/11/95) کو محکمہ صحت کے حوالے کیا گیا جو کہ محکمہ خزانہ

کے زیر غور ہے۔ منظوری کے بعد سٹاف دیا جائے گا۔

حاجی عبدالرحمان خان: جناب سپیکر! ما وزیر صحت صاحب ته ونیلی دی چه خمونږه درے بی ایچ یوز دی، متهرا، شګئی او تلانی۔ په 1991 که جوړے دی، وانی "ہاں"۔ بیا مو ورته اووئیل چه دا راته اووایئی چه په دے شپږ کالو کښ دا چالو ولے نه شو؟ نو هغوی دا چه کوم جواب کړے دے۔ نو تاسو دا جواب اوګورئی۔ آیا زه په دے باندے نه پوهیږم جناب سپیکرصاحب چه دا بی ایچ یوز څله جوړیدلے او په دے دا په لکهونو روپئی لګیدلے۔ د دے د جوړیدلو مطلب څه وو ؟ دا د څه مقصد د پاره جوړے شوے وے۔ او تالہٖم داسے بندے پرتے دی۔ د وزیر موصوف نه زه په دے کښ دا تپوس کوم چه آیا دے له تاسو یو څوکیدار نیولے دے؟ چه هغه ګوری او هغه ئے دیکھ بھال کوی؟ آیا هغه مریضان چه په دے شپږ کاله کښ چه په کوم ځائے کښ ضرورت وو خو بی ایچ یو جوړیده۔ شپږ کاله دا BHU جوړے شوے دی او د هغه ځائے نه یو عمله نه ده تلے۔ تاحاله یعنی هغوی پخپله وانی چه کوم خرچه اوشوه۔ هغه ورانیږی، دیوالونه هر څه وران شو، نه پکښ څوکیدار شته، نه پکښ بل څه شته۔ دا تاسو دا اوګورئی، پخپله وائی چه متعلقہ ایکسئین کو ضروری کمی پوری کرنے کو کہا گیا بعد ازاں مورخہ 25-4-94 کو مذکورہ XEN کے ساتھ بلڈنگ کا دورہ کیا۔ انہوں نے چیئرمین کے آرڈر کے مطابق ڈی سی ای برائے مبلغ =/159000 روپے بنائے۔ جسے محکمہ نے ڈسٹرکٹ کونسل پشاور کو فنڈ مہیا کرنے کے لئے بھیجا ہے۔ لیکن تاحال کوئی کاروائی 10-11-97 کو، بیا وانی 10-11-97 کو معائنے کا پروگرام بنایا لیکن معزز رکن، بیا بنانی نو ما سره د دے څه کار دے۔ جناب سپیکرصاحب، دا ډیر د افسوس مقام دے تاسو اوس اوګورئی چه شپږ کاله دا په یونین کونسل کښ یو BHU جوړه ده۔ د هغه یونین کونسل خلقو هغه غریبانانو به څه کول۔ نو چه د دے مطلب دا وو چه جوړے ئے کړے د خلقو له او بیا شپږ کاله ئے اوشو چه پرته ده، څوکیدار پکښ نشته۔ معائنے کیږی او عملی طور هیڅ نه کیږی۔

Mr Speaker: Honourable Minister for Health.

وزیر صحت: سر، جو آخر میں کام کی بات تھی میرے خیال میں عبدالرحمان خان نے اسکو نہیں پڑھا ہے کہ اس کا جواب آیا ہوا ہے۔ اسمیں محکمہ ازخود نہ تو وہاں پر کوئی

Appointment کرسکتا ہے بغیر منظوری کے جب تک فنانس ڈیپارٹمنٹ محکمے کی S.N.E کو Sanction نہ کریں تو اس میں انکو میں یقین دلاتا ہوں کہ جس وقت بھی فنانس ڈیپارٹمنٹ سے S.N.E منظور ہو اسی وقت عملے کی تعیناتی کر دی جائیگی۔

حاجی عبد الرحمان خان: جناب سپیکر صاحب ! دوی نه تپوس کوم چه دوی S.N.E استولے ده فنانس ډیپارټمنټ ته ؟ کله نے استولے ده؟ په کوم تاریخ نے استولے ده ؟ دے وائی پخپله خما په 1991 کښ جوړے دی په شپږ کاله کښ د صحت محکمے نه S.N.E سیکرټیریټ ته او نه رسیده۔ آیا په راتلونکے په دولسو کالو کښ به دا رسی ؟۔

جناب سپیکر: محترم وزیر صاحب بات یہ ہے کہ جب آپ یہاں جواب دیتے ہیں تو آپ حکومت کی جانب سے دیتے ہیں۔

وزیر صحت: اپنے محکمے کی جانب سے۔

جناب سپیکر: یہ Inter departmental جو معاملات ہیں وہ محکمہ یہ کر دے گا۔

Minister for health: Yes sir I agree.

جناب سپیکر: تو ہم نہیں کرینگے۔ آپ کو پتہ ہونا چاہئے کہ وہ محکمہ یہ کیسے کرے گا۔

وزیر صحت: مجھے پتہ ہے سر - اس میں سر جو جواب دیا گیا ہے - اسمیں جو Deficiencies ہیں ان کو فنانس ڈیپارٹمنٹ کا جو قانون ہے اس کے مطابق جب کوئی بھی S.N.E بھیجی جائے یا PC1 اس کے لئے بھیجا جائے تو وہ واپس کرتے ہیں اس میں انہی کی نشاندہی جسکا ذکر کر دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: یہ Deficiencies کیا ہیں ؟

وزیر صحت: انکی پیسوں کے لئے جس میں Deficiencies کو دور کرنے کے لئے ---

جناب سپیکر: نہیں وہ Defecencies کیا ہیں ؟

وزیر صحت: اسمیں بجلی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: یہی تو Question ہے اور یہی جواب ہے کہ 1991,1993 سے لے کر ابھی تک اس کو بجلی نہیں مل رہی ہے تو یہ آخر بجلی نہ ملے گی۔ اور جب تک بجلی نہ ملے گی تو پھر آگے کام نہیں بڑھے گا تو بجلی کیوں نہیں مل رہی ہے ؟ بجلی کے لئے پیسے جمع کرادیئے گئے ۔

جناب اکرم خان درانی: جناب سپیکرصاحب! دے کښی خو خما ضمنی سوال دے۔

حاجی عبد الرحمان خان: جناب سپیکرصاحب! کمیټئ ته نے واستوئی نور به ورسره څه دغه کوم۔ کمیټئ ته نے واستوئی۔

جناب سپیکر: آپ کو کوئی اعتراض تو نہیں ہے جی۔

وزیرصحت: مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب سپیکر: کمیټئ ته نے ریفر کوو جی۔

جناب اکرم خان درانی: 1991-93 میں جب ہم ادھر ممبر تھے اس وقت میرے حلقے ہنجل یونین کونسل میں ایک بی ایچ یو بنا ہے اور وہاں ابھی تک بجلی کے کھمبے پڑے ہیں، بجلی نہ ہونے کی وجہ سے وہ ابھی تک چالو نہیں کئے گئے ہیں۔

Mr Speaker: Is it the desire of the House that the question No. 326 ......

جناب اکرم خان درانی: ہنجل کا مسئلہ بھی اس میں شامل کر لیں۔ یا پھر سارے صوبے کو اس میں کرلیں۔

جناب سپیکر: فی الحال تو اس Question کو کمیٹی میں بھیجتے ہیں، اس کے بعد آپ اگر کوئی موشن لے آئیں تو اس کو بھی اگر ہاؤس نے مانا تو وہ بھی کمیٹی کو ریفر کر دیا جائے گا، جنرل، پورے صوبے کے حوالے سے۔ Is it the desire of the House that Question No. 326 move by Haji Abdur Rehman Khan should be referred to the concern Committee for Health?

(The motion was carried).

Mr Speaker: Yes, the question is referred to the Committee. Now Mr Muhammad Ayub Khan Afridi, please ask your question No 344.

*344۔ جناب محمد ایوب خان آفریدی: کیا وزیرصحت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ۔

الف) ضلع ایبٹ آباد میں کل کتنے بنیادی صحت مراکز موجود ہیں۔

ب) مذکورہ مراکز اور ان میں تعینات ڈاکٹروں کے نام اور عملے کی مکمل تفصیل فراہم کی

جائے ۔

ج) آیا مذکورہ بنیادی مراکز صحت میں ادویات دستیاب ہیں تفصیل فراہم کی جائے۔

وزیر صحت: الف) ضلع ایبٹ آباد میں کل ۴۹ بنیادی صحت مراکز موجود ہیں ۔

ب) تفصیل جدول (الف) میں منسلک ہے ۔

ج) سال 1997 میں بنیادی مراکز صحت کو جو ادویات فراہم لئے گئے ہیں اس کی تفصیل منسلک ہے ۔

جناب محمد ایوب خان آفریدی: جناب سپیکر سر! اس میں پہلا ضمنی سوال تو میرا یہ ہے کہ میں نے یہ پوچھا تھا کہ ادویات کس کس طرح سے دی گئی ہیں ۔ تو انہوں نے ایک لسٹ دے دی ہے ۔ حالانکہ انکو چاہئے تھا کہ ہر بی ایچ یو کے لئے وہ علیحدہ علیحدہ دیتے ۔ اور اس میں بھی جو اس دن بی بی صاحبہ نے فرمایا تھا ۔ ویکسین کی بات ہوئی تو سر آپ دیکھ لیں کہ پورے ڈسٹرکٹ ایبٹ آباد میں کسی بھی بی ایچ یو میں ویکسین انہوں نے نہیں دی ہے اور وہ آیوڈین بھی ہے تو وہ ایک باٹل پورے ڈسٹرکٹ میں تقسیم کی ہے اور وہ انہوں نے اکٹھی لسٹ دی ہے' یہ تو دوائیوں کے حوالے سے تھا۔ دوسرا سر ڈاکٹر کے حوالے سے ۔ جناب سپیکر! میرے حلقے میں ۹ بی ایچ یوز ہیں جو ڈسٹرکٹ ایبٹ آباد میں فال کرتے ہیں ۔ ایک ہاسپٹل ہے سر پہلے اس میں میرا سوال تھا شیروان کا کہ دس سال سے وہاں لیڈی ڈاکٹر نہیں ہے تو وہ اس دن Lapse ہو گیا اور آ نہیں سکا ۔ تو پورے حلقے میں کوئی ڈاکٹر نہیں ہے ۔ اب میں نے جو اس میں علیحدہ کیا ہے اس میں "کوکل' بروال'' گھوڑی' ساتھی' پنڈ کالو خان' کوٹیالہ ' موچی گوٹ ' اور پانڈو تھانہ یہ جتنے میرے حلقے میں ہیں ایک میں بھی ڈاکٹر نہیں ہے ۔ اکثر ڈھائی تین لاکھ کی آبادی میں اگر ایک ڈاکٹر بھی نہیں ہو تو پھر ان لوگوں کے علاج کے لئے کیا کیا جائے گا۔ آپ کی وساطت سے میرا یہ ضمنی سوال ہے کہ وزیر موصوف یہ بتائیں کہ کب تک وہاں پر ڈاکٹروں کو پوسٹ کیا جائے گا اور جس بی ایچ یو میں پوسٹ Sanction نہیں ہے کب تک Sanction کی جائیگی ؟۔ اور یہ ادویات کی جو لسٹ ہے وہ علیحدہ علیحدہ مجھے کب یہ بتائیں گے ؟۔ شکریہ جی ۔

Mr. Speaker: The Honourable Minister .

جناب محمد طارق خان سواتی: سر! میرا ضمنی سوال ہے ۔

جناب سپیکر: آپ کا بھی ہے ۔

جناب محمد طارق خان سواتی: یہ جواب انہوں نے الف میں دیا ہے کہ ضلع ایبٹ آباد میں کل 49 بنیادی صحت مراکز موجود ہیں ۔ اور جناب جو اینکسچر لگایا ہے اس میں تعداد 50 ہے۔ ذرا آپ دیکھ لیں کہ بی ایچ یوز کا جو اینکسچر انہوں نے لگایا ہے اس میں تعداد 50 لکھی ہے۔ جواب میں لکھتے ہیں "49" ۔ اور پھر جناب 49 بی ایچ یوز میں صرف 27 میں ڈاکٹرز موجود ہیں اور 22 میں ڈاکٹر موجود نہیں ۔ تو جناب میں یہ سمجھتا ہوں کہ وزیر موصوف صاحب یہ فرمائیں کہ یہ جوابات آپ کے مرضی سے لکھے گئے ہیں یا محکمہ آپ کو صحیح معلومات فراہم نہیں کرتا؟

جناب سپیکر: جناب سردار غلام نبی صاحب ۔

سردار غلام نبی: اس بی ایچ یو میں کچھ میرے علاقے کے بھی بی ایچ یوز آتے ہیں ۔ نگری ٹوٹیال جو کہ بہت بڑی آبادی پر مشتمل ہے اور یہاں لکھا ہوا ہے کہ یہ Doctor not sanctioned تو بی ایچ یو With out doctor وہ تو کسی صورت میں کوئی فائدہ ہی نہیں ہے ۔ اسی طرح تاج وال میں ڈاکٹر نہیں ہے انہوں نے کہا ہے کہ ڈاکٹر ہے لیکن میرا خیال ہے غالباً یہ بات بھی غلط ہے ۔ پال کوٹ میں Vacant ہے، باغ بانڈی میں Vacant ہے اور سمندرکٹہ میں Not sanctioned یعنی سینکشن ہے ہی نہیں ہے اور اس کے علاوہ تاج وال کی پوزیشن یہ ہے کہ اس کی بلڈنگ مکمل گر چکی ہے اور ایک کمرہ صرف رہ گیا ہے وہ بھی لوکل لوگ وہاں چندہ جمع کرکے اس کو Repair وغیرہ کرکے وہ کام چلا رہے ہیں ۔ Completely یہ Demolish یعنی گر چکا ہے۔ تو میں جناب وزیر صحت سے یہ درخواست کروں گا کہ وہ یہ بتائیں کہ یہ ڈاکٹر جو Not sanctioned ہیں انکا کیا سلسلہ بنے گا اور یہ جو تاجوال کا بی ایچ یو گر چکا ہے اس کے دوبارہ بنانے کے لئے بار بار کہا ہے تو انکا کیا پروگرام ہوگا؟۔

Mr Speaker: Honourable Minister.

نوابزادہ محسن علی خان: پوائنٹ آف آرڈر سر۔

جناب عاشق رضا سواتی: پوائنٹ آف آرڈر سر۔

جناب سپیکر: محسن علی خان صاحب Suplementary question کررہے ہیں، اسکے بعد آپ پوائنٹ آف آرڈر کریں گے ۔

نوابزادہ محسن علی خان: جناب سپیکر صاحب ! یہ جو جواب انہوں نے دیا ہے

یہ اگر آپ لسٹ نکال کر دیکھ لیں اس میں لکھا ہے سر Regarding medicines

From the office of District Health Officer Abbottabad, indent of medicine etc to be issued by blank from Medicine Store DHQ office Abbott Abad . پھر یہ لکھا ہے اس میں Quantity issued, there is no mention of quantity recieved یعنی Actually how much is the quantity of medicine which have been given to the store?

جناب سپیکر: اس میں تو مطالبہ بھی کیا گیا کہ فراہم کی گئی ہیں Issued کی گئی ہیں - Question آپ دیکھیں نہ'

نوابزادہ محسن علی خان: پہلے تو فراہم کی گئی ہیں The question is that they are saying کہ اتنا Issue ہوا ہے On an indent you will have received and issue both

جناب سپیکر: نہ چونکہ Question یہ تھا کہ کتنی فراہم کرنے کے حوالے سے تھا اس لئے انہوں نے وہی جواب دیا ہے لیکن یہ آپ دیکھیں کہ یہ ڈاکومنٹ جو ہے اس میں کسی کا دستخط نہیں ہے -

نوابزادہ محسن علی خان: نہ دستخط ہے نہ کوئی رسید ہے -

جناب سپیکر: نمبر نہیں ہے - سب سے بڑی بات جو ہے -

نوابزادہ محسن علی خان: نہ سٹور کیپر کا نام ہے - نہ ڈی ایچ او آفس کا دستخط ہے -

جناب سپیکر: یہ ایسے لگتا ہے کہ پروفارما سا رکھ دیا گیا ہے جس کو جناب ہیلتھ منسٹر صاحب غور کرے کہ یہ صحیح ڈاکومنٹ نہیں ہے جو کہ جواب کے ساتھ Provide کیا گیا ہے -

Nawabzada Mohsin Ali Khan: Sir! even the document is not signed at the bottom by the District Health Officer. It is just applied to these paper.

Mr Speaker: Honourable Minister for Health.

وزیر صحت: جناب سپیکر! جو لسٹ دی گئی ہے اور اس میں جو پروفارما دیا گیا ہے - اسمیں میرے خیال میں کوئی انہوں نے جو اینکچر دیا کہ اس میں اسی قسم کا پروفارمے کے اوپر

ایشو ہوئی ہے اور اسی پر۔ تو یہ Received فائل میں کہیں پر سائن تو نہیں ہو رہے ہیں لیکن یہ ہے کہ یہ انڈنٹ کے سامنے اور یہی دوائی بی ایچ یوز کے لئے ایشو ہوئی ہے۔

Nawabzada Mohsin Ali Khan: Mr. Speaker Sahib! This is a certificate , this is a certificate being given to the Provincial Assembly unsigned . This can be tomorrow deny.

It's a blank piece of paper. کہ جناب یہ تو ہمارا ڈاکومنٹ ہے ہی نہیں۔

جناب سپیکر: اگر خالی انفارمیشن دے دیں تو پھر Formal paper دینی چاہئے تھی صرف انفارمیشن دینے چاہئے کہ یہ دوا ایشوز کی ہیں۔ چونکہ یہ Formate provide کیا گیا تو یہ Properly documentation اس کی ہونی چاہئے۔ سائن ہونا چاہئے تھا۔

وزیرصحت: ویسے سر Question میں تو انہوں نے Formate تو نہیں مانگا تھا۔

جناب سپیکر: آپ نے نہیں مانگا تھا Unnecessary دیا گیا ہے۔ یہی ہے اگر Unnecessary نہ دیا جاتا تو مسئلہ کوئی نہیں تھا۔ دوسرا انہوں نے جو Question کیا تھا کہ ضلع ایبٹ آباد میں کل ۴۹ بنیادی صحت کے مراکز موجود ہیں جبکہ لسٹ میں پچاس ہیں
۔

وزیرصحت: میرے خیال میں لسٹ جو ہے وہ درست دی گئی ہے۔ سر! اس میں ---

جناب سپیکر: جناب محترم وزیرصحت دونوں سوالات اور دونوں جوابات آپ کے محکمے نے دئے ہیں آپ خود ہی فیصلہ کریں کہ صحیح کیا ہے۔

وزیرصحت: پچاس۔

جناب سپیکر: تو پھر یہ جواب جو غلط دیا گیا ہے، آپ کا ڈیپارٹمنٹ میرے خیال میں جوابات دینے میں کوئی خاص دلچسپی نہیں رکھتی ہے۔ چونکہ یہ دوسرا تیسرا ایسا جواب مل رہا ہے کہ جو صحیح نہیں ہے۔ آپ کے لئے Embarrassing پوزیشن ہو رہی ہے۔

نوابزادہ محسن علی خان: یہ جو جواب واپس دیئے جاتے ہیں تو These are all approved by the Secratary Health, by the Minister Health یہ سارے واپس آتے ہیں انکے پاس تو کیا No body in the department read the reply?

جناب سپیکر: آئندہ ذرا اگر مہربانی کریں کہ یہ ڈیپارٹمنٹ پورا ---

جناب محمد ایوب خان آفریدی: جواب تو انہوں نے دیا ہی نہیں سر آپ تو اس کو ختم

کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: انہوں نے کر دیا نا کہ پچاس ہے۔

جناب محمد ایوب خان آفریدی: نہیں کب تک ڈاکٹر وہاں پر یہ دیں گے۔ دوسرا سر یہ سوال ہی Incomplete ہے۔ سر آپ اس کا سیریل نمبر دیکھیں سر 42,43 آپ نکالے سر 42,43-------۔

جناب سپیکر: جناب آفریدی صاحب۔

جناب محمد ایوب خان افریدی: سر! ایک سیکنڈ میری ریکوئسٹ ہے' آپ یہ دیکھ لیں۔ کہ 42,43 میں صرف ڈاکٹر لکھا ہوا ہے یہ نہیں لکھا ہوا ہے کہ ڈاکٹر ہے یا نہیں۔ صرف کچھ چیز بھی نہیں ہے۔ تو یہ سوال Incomplete ہے اس لئے اسے بھی کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔ اورہمیں بلائیں۔ دیکھیں تو سہی اس میں 42,43,47 میں ینسٹر صاحب خود بتائیں کہ ڈاکٹر کا مطلب کیا ہے۔

جناب سپیکر: آنریبل منسٹر صاحب' آپ کو کوئی اعتراض ہے کہ یہ سوال بھی چونکہ اس میں ڈیپارٹمنٹ نے صحیح انفارمیشن ہاؤس کو Provide نہیں کی ہے تو بہتر یہ ہے کہ یہ کمیٹی کو ریفر کیا جائے۔ آپ کو اعتراض تو نہیں ہے۔

وزیر صحت: جناب' مجھے تو انکے نام نہیں آتے کہ انکے ڈاکٹر انہوں نے نہیں بھیجے۔

جناب سپیکر: نہیں' نہیں آپ کو کوئی اعتراض تو نہیں ہے کہ کمیٹی میں ----

جناب محمد ایوب خان آفریدی: سر' اگر نام نہیں ہیں' یہ بتایا جائے ڈاکٹر ہے۔

Nawabzada Mohsin Ali Khan: Sir! the Minister is admitting.....

جناب محمد ایوب خان آفریدی: صرف ڈاکٹر کو ڈیال لکھا ہوا ہے۔

Nawabzada Mohsin Ali Khan: Sir, the Minister is admitted on the floor of the House that the Director, DG does not knows the name of the doctors.

Mr Speaker: Is it the desire of the House that the Question No. 344 by Mr Muhammad Ayub Khan Afridi should be referred to the Committee for Health?.

(The motion was carried).

Mr. Speaker: Yes, the question is referred to the Committee. Now I request to Haji Bahadur Khan to ask his question No 365. Only three minutes are left for question hour.

*365۔ حاجی بہادر خان: کیا وزیرصحت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ ۔

الف) آیا یہ درست ہے کہ پی ایف ۷۶ دیر ۵ جندول سب ڈویژن میں ایک زچہ بچہ سنٹر تعمیر کیا گیا ہے ۔

ب) آیا یہ درست ہے کہ مذکورہ سنٹر کو تاحال سٹاف مہیا نہیں کیا گیا ہے ۔

ج) اگر الف 'ب کے جوابات اثبات میں ہوں تو حکومت مذکورہ سنٹر کو سٹاف مہیا کرنے کاارادہ رکھتی ہے ۔ تفصیل فراہم کی جائے۔

وزیرصحت : الف) جی ہاں ۔

ب) جی ہاں ۔

ج) سٹاف کی منظوری کے لئے ایس این ای برائے سال ۹۸۔۱۹۹۷ غور اورمنظوری کے لئے محکمہ خزانہ کو بھیجی گئی تھی ۔ لیکن محکمہ خزانہ نے اس پر کچھ اعتراضات کرکے واپس کردیا ہے ۔ جیسے ہی محکمہ خزانہ منظوری دے گی سٹاف بھرتی کرکے سنٹر میں کام شروع کیا جائے گا۔

جناب سپیکر: د تی بریک نه پس بیا په پوائنٹ آف آرڈر با ندے خبره اوکړئی -

حاجی بہادر خان: په 94-1993یو زچه بچه سنټر جوړ شوے دے دے۔ جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی جی پلیز-

حاجی بہادر خان: دا یو زچه بچه سنټر جوړ شوے دے په 94-1993 کښې او تر دے وخته پورے پکښې نه کلاس فورشته دے او نه ئے څه منظوری شته دے۔ په لکھونه روپئی پرے لږیدلے دی- د هغے هغه شیشه او ورونه هر څه ختم شو- او دوی اوس لیکلی دی چه مونږه په 98-1997 کښې -------

جناب بہادر خان : پکښې نه کلاس فورشته دے نه ئے څه منظوری- په لکھونو روپئی په لږیدلے دی- د هغے هغه د شیشے ورونه هر څه ختم شواو دوی اوس لیکلی دی چه مونږه 98-1997ء کښې د ایس این ای اچولے ده او منظوری ۔

به ئے د وزیر خزانه نه آخلو او خبره دا ده چه بیا به پکښ سټاف بهرتی کوؤ۔ د دے وخته پورے، نو خما عرض دا دے چه د دے د پاره، دا یو بندوبست کړے دے یا اوس کولے شی؟

جناب محمد ایوب خان آفریدی، جناب سپیکر صاحب! پوائنٹ آف آرڈر سر! یہ ایک آخری سوال رہتا ہے میرا جناب۔

جناب سپیکر، اگر آپ پوائنٹ آف آرڈر پر بات کریں گے تو آپ کا-------

جناب محمد ایوب خان آفریدی، سر! یہ ضروری ہے' یہ بات کرنی-------

جناب سپیکر۔ آپ اگر پوائنٹ آف آرڈر پر بات کریں گے تو آپ کا سوال رہ جائے گا۔ آپ تشریف رکھیں وہ آتا ہے۔ آپ کا اگر ساتھی بھی پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرے گا تو آپ کا سوال رہ جائے گا

جناب احمد حسن خان، سپیکر صاحب! آپ ذرا تسلی دے دیں

جناب سپیکر۔ پھر آپ مہربانی کریں کہ پوائنٹ آف آرڈر نہ کریں۔ آپ آنریبل منسٹر کو اجازت دیں کہ وہ اس سوال کا جواب دے' پلیز ضمنی سوال کریں۔

ملک جہانزیب خان، بهادر خان ممبر صاحب چه کوم سوال اوکړو نو دا ډیر اهم سوال دے او دغه شان زچه بچه مراکز خمونږ په حلقه کښ هم دی او جناب وزیر صاحب ته درخواست دے چه هغے کښ سټاف نیشته او بلډنګونه ئے د ډیرو کلونو نه جوړ شوے دی۔ لکه مثال په طور باندے په خال سوخته کښ چه کوم زچه بچه سنټر جوړ شوے دے د هغے اووه اته کاله اوشو چه هغے کښ سټاف نیشته او بلډنګ ئے تباه حال شو۔

Mr. Speaker: Honourable Minister for Health.

وزیر صحت، جناب سپیکر! میرے خیال میں یہ وہی Related question ہے۔

جناب سپیکر، آپ اس کا جواب دیں۔

وزیر صحت۔ اس کا جواب تو آیا ہوا ہے

جناب سپیکر۔ نہیں انہوں نے جو ضمنی کوئسچن کیا ہے۔ You are busy actually with Mohsin Ali Khan.

Minister for Health: Sir, I will reply.

ملک جہانزیب خان :زه بیا عرض اوکړم که ستاسو اجازت وی، که وزیر صاحب نه وی اوریدلے ---

جناب سپیکر : مختصراً تاسو وضاحت اوکړئی جی۔

ملک جہانزیب خان ، دا بہادر صاحب چه کوم سوال کړے دے ۔ په هغے کښې خما ضمنی سوال دے۔ دغه شان مرکزی زچه بچه سنټرے چه کوم دی دا خما په حلقه پی ایف 77 کښی هم ډیرے جوړے شوے دی چه په هغے کښې سټاف نیشته۔ مثال په طور باندے زه د یو نوم درته اخلم۔ زچه بچه مرکز خال سوخته د اوو آتو کالو نه دا بلډنګ جوړ دے او دے کښې سټاف نیشته او بلډنګ غورزیږی نو د دے متعلق د وزیر صاحب څه خیال دے چه دوی به کله دے د پاره سټاف راکړی۔

جناب سپیکر: حاجی بہادر صاحب ! تاسو خپل ضمنی کونسچن دوباره اوکړئی

جناب بہادر خان : خما جی دا عرض دے ----

جناب سپیکر: مختصراً

جناب بہادر خان ،مختصر دے جی ۔ مسکیننی یوعلاقه ده۔ډیر دور دراز علاقه ده۔ لکه غریزه علاقه ده ۔ ډیر جدا خائے دے۔ په هغے کښې د هیڅ څیز بندوبست نیشته دے۔ دا یو سنټر پکښې په 94-1993جوړ شوے دے۔ په هغے کښې سټاف نیشته دے، ورسره پکښې نه کلاس فور شته دے، څوکیدار نے نیشته دے، بل څه نے نیشته دے۔ خما غرض دا دے چه په 94-1993 ء کښې د اووه کاله تقریباً ، درے څلورکاله اوشو ، د دے څه بندوبست پکار دے۔ دوی لیکلی دی چه مونږ اوس وزیر خزانه ته لیکلی دی، محکمه خزانه ته لیکلی دی نو خما دا درخواست دے چه د دے زر تر زره بندوبست اوکړے شی، کله دوی رالیږی او د دے خانیږی نه هلته خی۔ که هغے له ورشی وائی دا نے غلط رالیږلے دے۔ د دے بندوبست پکار دے چه زر تر زره اوشی۔

جناب سپیکر: ٹھیک شو جی۔ آنریبل منسټر فار هیلتھ۔

جناب ہاشم خان: دے کښې یو ضمنی سوال زه کوم۔ لکه خما د ضلع دیر تحصیل ادیزئی ټوټلی ضلع دیر هم دغه شان د سټاف نه محروم دے او زچه بچه سنټر

بالکل تباہ حال دے او ځوک ډاکټران هم نیشته دے۔ او د هغے انتظامات نے هم دغه شانتے دی۔

Mr. Speaker: O.K, Honourable Minister.

وزیر صحت: جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہاں پر اصل مسئلہ تو کلاس فور ہی ہے کہ وہاں پر کلاس فور نہیں ہے تو اسی بات پر زیادہ زور ہے 'باقی سٹاف 'زیادہ کلاس فور جو ہے وہ نہایت ضروری ہے۔

جناب محمد ایوب خان آفریدی: سر! ہمارا مسئلہ ڈاکٹروں کا تھا جو پہلے سوال میں بھی تھا صرف کلاس فور کا ہی نہیں۔ یہ منسٹر صاحب سے گذارش ہے کہ یہ بھول نہ جائیں کہ ہمیں ڈاکٹرز دیں، صرف کلاس فور تک اپنے آپ کو محدود نہ رکھیں جی۔

جناب بہادر خان: دا د پورا سټاف خبره ده۔ بالکل دغه خبره نه ده ۔ د کلاس فور خبره نه ده۔

وزیر صحت: سر! اس میں مَیں سمجھتا ہوں کہ سٹاف کی منظوری کے لئے جو محکمہ خزانہ کو جو Requirements ہیں اس کے مطابق یہی ہے کہ اس میں پھر وہی Deficiencies کی بات ہوئی ہے اور محکمہ نے محکمہ خزانہ کو SNE بھیجی ہوئی ہے۔ جب بھی Sanction ہو گی انشاء اللہ ان کو ------

جناب سپیکر: آنریبل منسٹر صاحب! یہ کیا بات ہے کہ آپ کے محکمے کے جتنے بھی SNE کے لئے محکمہ خزانہ کو Documents جاتے ہیں تو اس پر اعتراضات ہوتے ہیں وہ Well prepare کیوں نہیں ہو کر جاتے ہیں یا چاہیے کہ اعتراضات ختم کئے جائیں یعنی یہ تو کوئی جواب نہیں ہے کہ وہ ہم نے بھیج دیا ہے اس پر، تو اس کا مطلب یہ ہے کہ Preparation نہیں ہوتی ہے۔

وزیر صحت: یقینا" سپیکر صاحب! میں اتفاق کرتا ہوں اس سے پہلے جو کوئی طریقہ کار رہا ہے وہ یہ ہے کہ Deficiencies کے بغیر ڈیپارٹمنٹ بلڈنگ اپنی Take over کر لیتے تھے اور پھر جب اس کو بھیجتے تھے تو ان کو مدنظر رکھ کر ابھی جو اس وقت ہو رہا ہے وہ یہ ہے کہ محکمہ اس وقت تک جب تک کہ اس میں وہ پوری کی پوری Deficiencies دور نہ ہو جائیں تو تب تک وہ ان کو Hand over نہیں ہوتی ہے اور اگر ہو بھی جائے اور ان میں Deficiencies کا ذکر کیا جاتا ہے تو تب محکمہ خزانہ نے ایک وہ رکھا ہوا ہے کہ

جب تک ان Deficiencies کو پورا نہ کیا جائے تب تک اس میں ، اس میں چونکہ تین ڈیپارٹمنٹ Involve ہیں لائن ڈیپارٹمنٹ C&W ہے۔

جناب سپیکر: آپ تسلی دیتے ہیں کہ آپ سے یہ بعد میں مل لیں۔

وزیر صحت: بالکل جی تسلی دیتا ہوں ۔ کہ انشاء اللہ ان Deficiencies کی Removal کے لئے تا کہ جلد کوشش کی جائے۔

Mr. Spekaer: Now I will request Mr. Khursheed Azam to ask his question No.377.

*377۔جناب خورشید اعظم ، کیا وزیر صحت از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ

(ا)۔ آیا یہ درست ہے کہ BHU مجاہتھ ،رجوعیہ ،سلوالہ ،اور ستوڑہ میں ڈاکٹر تعینات نہیں ہیں۔

(ب)۔ آیا یہ بھی درست ہے کہ ہیر لا ہ میرلا ن میں عمارتیں موجود ہیں مگر عملہ تا حال مہیا نہیں کیا گیا ہے۔

(ج)۔ اگر (ا) اور (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو حکومت نے مذکورہ BHUs میں ڈاکٹر

تعینات کرنے اور عملہ مہیا کرنے کے لئے کیا اقدامات کئے ہیں۔

وزیر صحت: (ا)۔ جی نہیں ۔ بی ایچ یو مجاہتھ میں ڈاکٹر محمد صفدر ، رجوعیہ میں ڈاکٹر عامر الطاف اور سلوالہ میں ڈاکٹر ایاز خان کام کر رہے ہیں صرف بی ایچ یو ستوڑہ میں ڈاکٹر نہیں ہے ۔

(ب)۔ جی ہاں۔

(ج)۔ جیسے عرض کیا گیا ہے صرف BHU ستوڑہ میں ڈاکٹر نہیں ہے جس میں عنقریب ڈاکٹر کی تعیناتی کی جائے گی۔ جہاں تک ہیر لاہ میر لان کے مرکز صحت کو عملہ مہیا کرنے کا سوال ہے SNE منظوری کے لئے زیر غور ہے اور اس کی منظوری کے بعد مزید کارروائی کی جائے گی ۔

جناب خورشید اعظم خان: میں نے جناب وزیر صاحب سے پوچھا ہے کہ آیا یہ درست ہے کہ BHU مجاہتھ ،رجوعیہ ، سلوالہ اور ستوڑہ میں ڈاکٹر تعینات نہیں ہے ۔ تو انہوں نے (ج) کے جواب میں لکھا ہے ، مجاہتھ میں ڈاکٹر محمد صفدر صاحب رجوعیہ میں ہے ڈاکٹر عامر

الطاف اورسلوالہ میں ڈاکٹر ایاز خان کام کر رہے ہیں اوز ستوڑہ میں ڈاکٹر نہیں ہے ۔ جناب سپیکر صاحب! یہ تو انہوں نے جس طرح بتایا ہے اس طرح نہیں بالکل۔ آج تقریباً" ایک سال میرا بھی ہو گیا ہے، میں جب بھی گیا ہوں کسی BHU میں ان تینوں میں مجھے کوئی ڈاکٹر نہیں ملا ہے۔ تو یہ ڈاکٹر صاحبان صرف تنخواہ لے رہے ہیں، کام نہیں کر رہے ہیں تو جس طرح میرے باقی بھائیوں نے بھی کہا ہے کہ ان کے محکمے کی کارکردگی ٹھیک نہیں ہے ذرا منسٹر صاحب تھوڑا اپنے محکمے پر توجہ دیں یہ صحیح طریقے سے کام کریں اور ساتھ میرا یہ دوسرا سوال تھا کہ "آیا یہ بھی درست ہے کہ ہیرلاہ میرلا ن میں عمارت موجود ہے مگر تاحال وہاں ڈاکٹر نہیں ہے عملہ نہیں مہیا کیا گیا تو بڑے افسوس کی بات ہے جناب سپیکر صاحب! کہ یہ جو BHU بنایا گیا ہے یہ لوگوں کے لئے بنایا گیاہے وہاں پر ابھی جو اس سے فائدہ اٹھا رہے ہیں وہ جانور اٹھا رہے ہیں وہاں لوگوں نے اپنے جانور بٹھائے ہوئے ہیں تو مہربانی کر کے وہاں یہ عملہ بھیجیں تاکہ وہاں مقامی لوگوں کو فائدہ ہو سکے۔

Mr. Speaker: Honourable Minister for Health.

جناب محمد طارق خان سواتی: ایک منٹ جناب ! میں سر! آپ کو ایک ریکارڈ کی بات بتاتا ہوں۔

Mr. Speaker: Honourable Minister for Health.

جناب خورشید اعظم خان: ایک منٹ سر! میرا سوال مکمل نہیں ہوا ہے اس کے ساتھ یہاں پر انہوں نے جو لکھا ہے کہ ستوڑہ کے لئے ڈاکٹر نہیں بھیجا گیا تو وہاں سر! تقریباً" دوسرے BHU پر پہنچنے کے لئے کم از کم تین یا چار گھنٹے لگتے ہیں تو مہربانی کر کے وہاں یہ کوئی ڈاکٹر وغیرہ بھیجیں تاکہ جو غریب لوگ ہیں ان کی دیکھ بھال ہو سکے ۔ شکریہ جناب۔

جناب سپیکر: آنریبل مور بی بی ۔

بیگم نسیم ولی خان: خما یو Suggestion دے سپیکر صاحب، ستاسو په وساطت منسټر صاحب ته۔ دا کومه مسئله چه ده دا داسے مسئله ده چه دا تقریباً په هره ضلع کښې په هر هسپتال کښې په هر بی ایچ یو کښې ده ۔ خما یو Humble شان suggestion دے۔ چه د اسمبلئی دا سیشن خلاص شی او دا هره

ورخ خمونږہ حاضری ختمه شی نو دا وزیر صاحب دِ خپله په هفته کښې یو ورخ دوره اوکړی، یوے ضلعے له دِ یو ورخ ورکوی، متعلقه ایم پی ایز دِ راوغواړی- هغوی دِ هم خان سره کینوی او هغه عمله دِ هم راوغواړی او هغه کوم کوم خانے کښې چه هغه کمے دے، هغه دِ برابر کړی کمے دے، هغے کښې دِ حتی الامکان کوشش اوکړی چه کمے دے، خپل ممبر ته ئے هم هغلته On the spot مطمئن کړی او ورته دِ دا خبره اوکړی چه دا دا کمے شته، دا دا کمے مونږ پورا کوؤ، دومره وخت دے نو دا دومره ډیر وخت په یو سوال باندے هر یو سړے اودریږی اوس پکار دا وو چه زه هم اودریدلے وے، خما به هم یو بی ایچ یو وی- د هاشم خان به هم یو بی ایچ یو وی د بل چا به هم وی داسے بی ایچ یوز به وی چه په هغے کښې به عمله نه وی نو که وزیر صاحب مونږ سره دا وعده اوکړی چه دوی به پخپله د خپلےعملے سره لاړ شی دسترکټس ته او On the spot به هلته معائنه به هم اوکړی او هلته به On the spot خلق مطمئن به هم کړی او خبره به هم ورسره اوکړی -

جناب سپیکر: ٹھیک دہ جی-

وزیر صحت: جناب سپیکر ! محترمہ بی بی صاحبہ نے جو بات کی ہے یقینا" اس میں جہاں تک اطمینان کا سوال ہے وہ تو دورے سے ممبر صاحب کے علاقے میں، اس میں تھوڑا سا جو میں عرض کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ یہ مسئلہ ہمارے ڈیپارٹمنٹ کو ہے کہ جس طرح یہ ڈاکٹروں کی عدم دستیابی کے متعلق بات کر رہے ہیں یہ کچھ ایسی حقیقتیں ہیں کہ جنکو ہم ٹیکنیکل آؤ تاؤ کر کے ادھر ادھر کریں میں نہیں کرنا چاہتا ہوں اس میں ابھی ہم اس بات پر سنجیدگی سے سوچ بھی رہے ہیں اور غور کر رہے ہیں کہ ان پوسٹوں کو جو کہ پچھلے دور حکومت میں برائے نام وہ کنٹریکٹ کے وہ BHUs کے نام دیئے گئے تھے لیکن Generally ایسا نہیں تھا تو اس وقت ہم کوشش کر رہے ہیں کہ جو بھی ڈاکٹر ہم تعینات کریں اس کے لئے پالیسی مرتب کی جارہی ہے تاکہ وہ ڈاکٹر اور اس کی وہاں پر حاضری کو ہم یقینی بنا سکیں اور اس کے لئے پیکج جہاں جو بھی وہاں Apply کریں گے وہ اس ذہن سے کرے گا کہ میں نے وہاں پر Serve کرنا ہے تو انشاء اللہ میں اپنے بھائیوں کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ یہ پالیسی جلد ہی ہم اس پر عمل کریں گے کیونکہ پنجاب میں ایسا ہو چکا ہے اور وہاں پر میرے Knowledge کے مطابق چونکہ میں وہاں پر

پنجاب کے بہت نزدیک رہتا ہوں یہ پالیسی بہت ہی کامیاب ہوئی ہے۔ تو انشاء اللہ ہم بھی اسی پالیسی کو Adopt کر رہے ہیں اور انشاء اللہ پھر ان کو یہ شکایت نہیں ہو گی۔

جناب سپیکر: خورشید اعظم صاحب آپ مطمئن ہیں؟

جناب خورشید اعظم : جی میں مطمئن نہیں ہوں۔ اس پر اس طریقے سے ہونا چاہیے کہ اس پورے صوبے میں جتنے بھی BHUs ہیں وہاں پر ایک کمیٹی بنائی جائے تاکہ فردا" فردا" BHU کو چیک کیا جائے اور پتہ چلے کہ کون ڈاکٹر ڈیوٹی کر رہا ہے باقی کوئی عملہ ڈیوٹی کر رہا ہے یا نہیں کر رہا ہے ۔ اس طریقے سے تو یہ ہم نہیں مطمئن ہو سکتے ہیں جناب سپیکر صاحب۔

جناب محمد طارق خان سواتی : پوائنٹ آف آرڈر سر! میں نے ایک پوائنٹ Raise کیا ہے کہ انہوں نے BHU Salwala کے متعلق لکھا ہے کہ وہاں پر ڈاکٹر ایاز تعینات ہے اور اپنے Annexture میں لکھتے ہیں کہ یہ پوسٹ Vacant پڑی ہے جناب ! اس محکمے کی کارکردگی سے ہم کس طرح مطمئن ہو سکتے ہیں کہ محکمے کو پتہ نہیں ہے یا ڈاکٹر کا نام نہیں آتا ۔ وزیر صاحب خود فرماتے ہیں کہ جی شائد ڈاکٹر کا نام ان کو نہیں آتا تو تنخواہ کون لیتا ہے ۔

جناب سپیکر: تو آپ کیا Suggest کرتے ہیں؟

جناب محمد طارق خان سواتی : یہ Suggest کرتے ہیں کہ اس سوال کو بھی آپ اس کمیٹی کے حوالے کریں کہ پتہ چلے کہ کیا ہے ۔

جناب سپیکر: میرا خیال ہے کہ------

جناب پیر محمد خان : مطلب دا دے جناب سپیکر ! تاسو دا لسټ خپله اوګورئ کنه ۔ په یو کښې "ڈاکٹرعیار خان کام کر رہے ہیں ۔ بیا جی دا دیخوا دوی چه کوم Annexure ورکړے دے، دے کښې Salwala Doctor vacant کونسا جواب درست ہے ۔

جناب سپیکر : یہ کوئسچن خورشید صاحب کا کوئسچن ہے وہ چونکہ کمیٹی کو واپس کر دیا گیا ہے ۔

جناب خورشید اعظم : یہ جناب سپیکر صاحب ! یہ کمیٹی کے حوالے کریں جس طرح پیر محمد خان صاحب اور طارق سواتی نے کہا ہے 'اس میں یہ Clear ڈیٹیل آئی ہوئی ہے اس

میں لکھا ہوا ہے کہ وہاں ڈاکٹر نہیں ہے تو مہربانی کرکے اسے کمیٹی کے حوالے کریں جناب۔

جناب پیر محمد خان: کسی جواب سے ہم مطمئن نہیں ہوئے لیکن پھر بھی ہم صبر کرتے ہیں ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: ایسا ہے کہ چونکہ پہلا کوئسچن کمیٹی کے پاس چلا گیا ہے اور اگر آپ اس کوئسچن کی مدد سے وہاں کمیٹی میں یہ ثابت کر دیں کہ وہ پہلے کوئسچن کا جواب غلط دیا گیا ہے تو میرے خیال میں اس سوال کے کمیٹی میں جانے کی ضرورت نہیں ہے آپ یہ Reply جو دیا گیا ہے اس کو آپ اس سوال کے حوالے سے کمیٹی میں استعمال کر سکتے ہیں - **Now the sitting is adjourned for Tea break and we will re-assembled after thirty minutes.**

(چائے کیلئے ایوان کی کارروائی ملتوی ہوگئی)

(وقفہ کے بعد کی کارروائی)

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمان الرحیم۔ ان معزز اراکین اسمبلی نے رخصت کے لئے درخواستیں دی ہیں۔

نوابزادہ محسن علی خان: جناب سپیکر صاحب! کورم ہے نہیں اور آپ رخصت کیا کریں گے۔ آپ ذرا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائیں۔

(اس موقع پر کورم پورا کرنے کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

اراکین اسمبلی کی رخصت

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمان الرحیم۔ کورم پورا ہے جی۔ ان معزز اراکین اسمبلی نے رخصت کے لئے درخواستیں ارسال کی ہیں۔ جناب والٹر سراج صاحب ۔ 24/12/97 سے لے کر 27/12/97 تک ، جناب علی افضل جدون صاحب 24/12/97 سے لے کر 26/12/97 تک ، محترمہ بیگم نسیم ولی خان صاحبہ 23/12/97 کے دن کے لئے ۔ آج چوبیس دسمبر ہے اور کل پچیس دسمبر کا دن ہے اور جو کہ ہمارے کرسچین بھائیوں کے لئے ایک بڑا مبارک دن ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اپنی جانب سے اپنے تمام اراکین کی جانب سے کرسچین کمیونٹی جتنی بھی ہے پاکستان بھر میں ہمارے صوبے میں اور یہاں جو بھائی ہیں ان سب کو ہم مبارک باد دیتے ہیں شکریہ۔

نوابزادہ محسن علی خان: جناب سپیکر ! I am on point of order Sir! جناب سپیکر صاحب! اجازت ہے جی'

Mr. Speaker: Please,

نوابزادہ محسن علی خان: جناب سپیکر صاحب! میری گذارش یہ ہے کہ پچھلے دن میں کچھ لوگوں سے ملا تھا۔صوابی گیا تھا وہاں پر جناب سپیکر صاحب! جیسے آپ کو علم ہے اور اس معزز ایوان کو علم ہے غازی بھروتھہ ایک سکیم ہے جو ورلڈ بینک کے ذریعے اور واپڈا کے ذریعے اس سکیم پر کام ہو رہا ہے۔وہاں پر جناب سپیکر صاحب! واپڈا نے ورلڈ بینک کے ساتھ جو Agreements ہوئے ہیں لوگوں کے ساتھ ان کی جو جائیداد لی گئی ہیں اس سکیم میں جو آ گئے ہیں' ان کا جو معاوضہ بنتا ہے وہ معاوضہ لوگوں کو نہیں مل رہا ہے۔ جو بھی تنازعہ ہے اس کے اوپر میرے خیال میں میرے فاضل بھائی غفور جدان صاحب کو زیادہ علم ہو گا مگر مجھے اتنا ضرور پتہ ہے جناب سپیکر صاحب کہ جو مارکیٹ ریٹ ہے وہ لوگوں کو نہیں دیا جا رہا ہے۔ اسی طرح جناب سپیکر صاحب ! جو پیہور ہائی لیول کینال صوابی ضلع میں بنایا ہے اس کا بھی اسی طرح ہو رہا ہے' کہ جو معاوضہ لوگوں کو دیا جا رہا ہے اس کا بھی مارکیٹ ریٹ لوگوں کو نہیں دیا جا رہا ہے۔ میری آپ سے یہ درخواست ہے اور اس معزز ایوان کے ذریعے درخواست ہے کہ اس پر اگر آپ کہیں ہم ایک قرارداد Move کر لیں گے، مگر اس پر ضرور کچھ غور کرنا چاہیے کیونکہ لوگوں کے ساتھ بڑا ظلم ہو رہا ہے ان کو اپنا حق نہیں مل رہا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہمارا فرض ہے کہ یہ ایک چیز ہم سامنے لائیں۔

جناب سپیکر: جناب بابک صاحب۔

جناب محمدکریم بابک: د پیہور ھائی لیول کینال بارہ کہ چہ ا کومہ خبرہ محسن علی خان صاحب اوکڑہ نو دے کبنی خونړ د علاقے پی ایف 63 د بونیر زمکہ هم راخی او دا چه دوی ځنګه اوونیل هم دغه شان طریقه کار پکار دے چه دے باندے اوشی۔

جناب سپیکر: جناب غفور خان جدون صاحب۔

جناب غفور خان جدون: جناب سپیکر صاحب، زه ستاسو ډیر زیات مشکور یمه چه محسن علی خان صاحب چه دا کوم پوائنټ Raise کړو۔ عرض دا دے چه

دا ما دے اسمبلئی کښی یو ایډجرنمنټ موشن په ذریعه باندے تقریباً درے ځلور ورځے مخکښی دا پوائنټRaise کړے وو نو وزیر مال صاحب دا یقین دهانی مونږه له هم راکړے ده او بل دا ده چه دا ونیلی دی چه د کمشنر ملاکنډ او کمشنر مردان او ډی سی صوابی او ډی سی بونیر، د دے پیهور هائی لیول کینال د پاره دوی خما په خیال کمیټی نے ورته تشکیل کړے ده۔ مونږه خود دوی مشکور یو، په دے کښی واقعی خبره دا ده چه قیمتونه ډیر زیات کم دی خلقو ته تکلیف دے، د مارکیټ ریټ نه د دے قیمتونه ډیر کم دی۔ پاتے شوه د غازی بهروته خبره، غازی بهروته د پاره نے په پی سی ون کښی ایک ارب او نوے کروړ روپئی دوی ایخودی دی او په موجوده وخت کښی که پیسے دغازی بهروته ورکوی د زمکو قیمتونه که خلقو له ورکوی نو 8 اربه روپئی پکاردی او په پی سی ون کښی دوی نه دا غلطی شوے ده چه ایک ارب او نوے کروړ روپئی نے ورله ایخودے وے او چه کومه زمکه واپډے Acquire کړے ده Acquisition چه د کومے زمکے شوے دے نو تقریباً خمونږ د دے خاص کر د دے ټوپئی دا زمکے چه کوم دے کښی راغلے دی یا د کوټے یا د یا د بټاکړے چه خما حلقه نیابت سره تعلق لری۔ اُنیس کروړروپئی د دے معاوضه جوړیږی او واپډے د خپل ایوارډ نه پس په دے باندے یو ریفرنس پخپل ډسترکټ سیشن جج صوابئی عدالت کښی دائر کړے دے نو مونږه دا مودبانه درخواست کوؤ جی ستاسو په وساطت مرکزی حکومت ته چه د واپډے وزیر صاحب دِ راوغواړی او په دے کښی چیف منسټر صاحب یو کمیټی جوړه کړے وه چه د هغے چئیرمین پیر صابر شاه صاحب وو، په هغے کښی کمشنر هزاره او کمشنر مردان او خمونږ د ګوهر ایوب صاحب او بیادے غاړے ته رحمان الله خان، سلیم خان هم هغه میټنګ کښی تلے وو۔ زه هم وومه، خما حلقه نیابت دے جی۔ دوی ونیل چه د واپډے وزیر صاحب به راوغواړو او هغه سره به دا خبرے کوؤ چه دا ریفرنس د واپډے والا واپس واخلی۔ ولے چه ایوارډ نے اوکړو واپډے والا او د خپل ایوارډ پخپله ډسترکټ سیشن جج صوابئ عدالت ته دوی لاړل، اُنیس کروړ روپئی خلقو ته ایوارډ کښیAllocate شوے دی۔ هغه پیسے د صوابئی خزانه کښی پرتے دی۔

مونږه دا مؤدبانه درخواست کوؤ ستاسو په وساطت مرکزی حکومت ته چه فوری طور باندے د واپډے وزیر دِ راشی، یو میټنګ دِ راوغواړلے شی د مردان او د هزارے کمشنر بلکه زه وایم چیف منسټر صاحب دِ پخپله دا میټنګ چئیر کړی او دا د غازی بهروته والا دا مسئله چه کومه ده، دغه شان د هری پور ایریا که چه کومے د غازی هغه زمکے راخی، څه د پنجاب پکښ راخی، هغوی ته خو خیر پنجاب والا به خپل غواړی خو خاصکر د صوبه سرحد چه کوم دی، د دے زمکو او د دے زمیندارانو چه ازاله اوشی۔ دویم نمبر خبره دا ده چیف منسټر صاحب او وزیر مال صاحب ناست دی۔ دوی ته مونږه دا درحواست کوؤ، ستاسو په وساطت چه مهربانی دِ اوکړی پیهور هائی لیول کینال هغه Agreement هم اوس سائن شو جی کار به پرے ډیر زر شروع کیږی۔ وزیراعظم پاکستان به پخپله تشریف راوړی او د دے پیهور هائی لیول کینال، د حکومت ډیره لویه مهربانی ده چه تقریباً پنځلس کاله یو منصوبه وه ، هغه ئے راوچته کړه او د هغے Sanction ئے ورکړو۔ د صوابئی د نوښار د مردان په زمکو باندے زمینداران ډیر زیات خوشحاله دی۔ دے نه خو مونږ وایو چه لږ ډیر د چا زمکے پکښ راخی چه هغوی ته معاوضه، لږ ډیر خپل قیمتونه ملاؤ شی۔ شکریه جی۔

<u>Mr. Speaker:</u> Thank you.

<u>جناب افتخار الدین خٹک</u>: جناب سپیکر صاحب۔

<u>جناب سپیکر</u>: تاسو خبره اوکړئی جی۔

<u>نوابزادہ محسن علی خان</u> ، سپیکر صاحب! اس پر اپنی Directions نہیں دیں گے یا قرارداد۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: وہ افتخار الدین خٹک صاحب چونکہ اس پر بات کرنا چاہتے ہیں۔

<u>نوابزدہ محسن علی خان</u>: اچھا۔

<u>جناب سپیکر</u>: اور ہو سکتا ہے کہ پھر کوئی وزیر صاحب بھی بات کرے۔

<u>جناب افتخار الدین خٹک</u>: جناب سپیکر صاحب، خما مسئله خو بله ده خو ستاسو ډیره شکریه چه څه ټائم مو راکړو جی۔

جناب سپیکر: تاسو د غازی بھروته او پیهور حوالے سره خبره کول غوارئ؟
جناب افتخار الدین خٹک: نه جی۔
جناب سپیکر: نو تاسو بیا کښینئ چه دا خبره ختمه شی۔
جناب افتخار الدین خٹک: ټهیک شوه جی .Thank you

Mr. Speaker: **Honourable Minister, Fateh Muhammad Khan.**

جناب فتح محمد خان :(وزیر مال) غازی بهروته والا خو خنگه چه دوی وائی جی هغه خو د مرکز سره تعلق لری، هغه خو به د دوی په مینځ کښ خبرے کیږی، دا پیهور هائی لیول کینال چه دے د دے ریټونه مقررشوے دی خو که دوی ته پرے اعتراض وی نو هغے کښ څه طریقه به داسے جوړول غواړی لکه داسے قیمتونه که مونږ ورکوؤ نو بیا به دا سکیمونه ټول خمونږه فیل هم شی۔ که مونږ د هغه رنګ رووډ په حساب سره وایو چه چا نه زمکه خی او د هغه په مرضئی باندے هغه له هغه هومره روپئی ورکوؤ نو فیل کیږی به، خوځه داسے طریقه باندے ورله جوړول غواړی چه هغه کسانو ته چه د چا زمکے وی هغوی ته هم مناسب طریقے سره څه ملاؤ شی او د حکومت دا کومے منصوبے چه دی چه دا هم سر ته رسیدے شی۔

جناب سپیکر: میری ایک تجویز ہے' آپ نے پوچھا ہے ایک تو یہ ہے کہ یا تو ایک قرارداد کی صورت میں یہ بات ہم وفاقی حکومت سے کہیں دوسرا یہ ہے کہ ہمارے پاس اس اسمبلی کے معزز رکن ہیں جناب ایڈوائزر ٹو پرائم منسٹر پیر صابر شاہ صاحب جو Already شائد اس کمیٹی کے چیئرمین بھی ہیں' ان سے اگر ایک وفد مل لے جو Concern M.P.s کا ہے کہ وہ مسئلہ فیڈرل گورنمنٹ سے طے کریں کیونکہ ہم تو یہاں زیادہ سے زیادہ ایک قرارداد ہی پاس کر سکتے ہیں' وفاقی حکومت سے درخواست ہی کر سکتے ہیں لیکن ہم اگر ان کے Good Offices استعمال کریں -----

محترمہ بیگم نسیم ولی خان: نه رومبے پرے قرارداد پاس کړئ، قرارداد پرے پاس کړئ نو بیا روستو ------

Nawabzada Mohsin Ali Khan: I think Sir,
اگر ایک Resolution آپ پاس کرلیں تو ------

جناب سپیکر: ٹھیک ہے ایک جائنٹ ریزولوشن آپ اسمبلی سیکرٹریٹ میں جمع کرا دیں تو ریزولوشن والے دن یا کسی دوسرے Next day اس پر ہم------

نوابزادہ محسن علی خان: Friday کو آپ لے لیں سر۔

جناب سپیکر: کرلیں گے، آپ جمع کرائیں یہ ٹھیک ہے۔

جناب نجم الدین: پوائنٹ آف آرڈر سر۔

جناب سپیکر: تاسو نه مخکښې افتخار الدين خټک صاحب پاسيدلے وو۔

جناب نجم الدین: نه جی زه سحر نه يو دوه سوه ځل پاسيدلے يمه جی او دوه سوه ځل ما پوائنټ آف آرډر باندے خبره کړے ده۔ د هغے نه دوستو خلقو ته موقع ملاؤ شوے ده۔

جناب افتخار الدین: اصل کښې جی،

جناب سپیکر: افتخار الدين خټک صاحب، زه تاسو ته خواست کوم چه تاسو خير دے کښينئی۔

جناب افتخار الدین: نه جی۔ عرض مے دا وو۔

جناب نجم الدین: هسے دا بالکل بے انصافی ده۔ دا دغے چئير نه خونړ د انصاف توقع ورخ تر ورخ دغه کيږی۔

جناب افتخار الدین: عرض مے جی دا وو چه د هغه د پاسيدلو عادت دے۔

جناب سپیکر: نجم الدين صاحب، تاسو کيننئ هغه نه پس---

جناب افتخار الدین: ښه جی هغه ته خواست کوم چه ته خو مجبوره ئے د پاسيدلو عادت ئے او مونږ کله نا کله پاسو۔ مهربانی اوکړه چه لږ----

جناب سپیکر: گزاره اوکړه۔

جناب افتخار الدین: گزاره اوکړه۔ جناب سپيکر صاحب، څو ورځے مخکښې ما د پوائنټ آف آرډر په ذريعه ستاسو په وساطت دا خبره راوستے وه چه مونږه په لاچنی باندے دا نيشنل هائی وے چه کومه چليږی جی مخکښې هم روډونو کښې چه کومه زمکه راغلے وه، هغه خلقو ته اوسه پورے معاوضه نه ده ملاؤ شوے۔ عرض مے لږ واورئی۔

جناب سپیکر: میں وزراء حضرات سے درخواست کروں گا کہ وہ Attention دیں کیونکہ پھر جواب انہوں نے دینا ہے۔

جناب افتخار الدین: جی ھاں، لږ غونډے مهرباني اوکړئ، عرض مے جی دا وو چه بیا مونږ د بازار خلقو ته نوټس ملاؤ شو د پنځو شپږو ورځو، سپیکر صاحب د خدائے هلته کښې خوشحال ساتی او خدائے د همیشه پاتے کړی- نو هغوی ما ته دا وئیلے وو چه تاسو توجه دلاؤ نوټس به راولئی خو ماسره دا ویره ده چه هسے نه چه دا اجلاس ختم شی، ملتوی شی او خما توجه دلاؤ نوټس رانه شی نو هلته خلقو سره ډیر فکر دے، ولے چه مخکښې زمکے پکښې راغلے، چاته معاوضه هیڅ هم ملاؤ نه شوه- اوس که خمونږ دغه دوکانونه چه کوم د بازار لوئے مارکیټ دے دا هم پکښې راشی نو هغه خلقو سره ډیره ویره ده جی- زه دا سے وایم چه د امن وآمان خطره ده پکښې، نو مهرباني دِ اوشی په دے باندے دِ مونږ ته څه تسلی راکړی چه یره هغوی مونږ سره کښېنئ. او څه خبرے اوکړو نو---

جناب سپیکر: اسی بات پر۔

نوابزادہ محسن علی خان: اسی بات پر میں---

جناب سپیکر: نجم الدین خان!

نوابزادہ محسن علی خان: سر اسی بات پر He is talking on

جناب سپیکر: نجم الدین خان ! تاسو هم په پوائنټ آف آرډر باندے څه خبره کول غواړئ-

جناب نجم الدین: داTopic ختم شی نو خما د دے نه روستو بل سوال دے او بیا هغے پسے بل دے جی-

جناب سپیکر: بیاکښینه

جناب نجم الدین: او، دوه درے دی -

جناب سپیکر: پلیز

سید رحیم خان ایڈوکیٹ: سپیکر صاحب، یوه خبره کوم -

جناب سپیکر: تاسو کینئ رحیم خان- نوابزاده صاحب ولاړ دے-

نوابزادہ محسن علی خان: دراصل افتخار الدین خان نے جو بات پیش کی میں ان کے ساتھ مکمل اتفاق کرتا ہوں۔ یہ دراصل حقیقت ہے کہ نہ صرف لاچی بلکہ یہ سارا ہائی وے کرک کے Through بھی جا رہا ہے اور وہاں پر بھی یہ معاوضہ دینے کا جو سلسلہ ہے وہ اس وقت رکا ہوا ہے۔ میں ایک اور آپ سے درخواست کروں گا اور شکریہ' آج بیگم صاحبہ بھی یہاں بیٹھی ہوئی ہیں جناب سپیکر صاحب ! یہ انڈس ہائی وے جو بن رہا ہے اور جو اس وقت ایک حصہ اس کا بن چکا ہے-----

جناب سپیکر: میں آپ کے ایک فقرے کو صحیح کروں گا شکر ہے کہ آج آپ موجود ہیں بیگم صاحبہ تو ہمیشہ ہوتی ہیں۔

نوابزادہ محسن علی خان: نہیں میں اس لئے کہہ رہا تھا کہ مجھے پتہ ہے یہ چھٹی پر جا رہی ہیں۔

محترمہ بیگم نسیم ولی خان: یہ خود موجود نہیں ہوتے۔

جناب سپیکر: نہیں ہوتے ہیں جی۔ میں نے اس لئے اصلاح کی ہے کہ شکر ہے کہ آپ موجود ہیں۔

نوبزادہ محسن علی خان: Thank you Sir جناب سپیکر صاحب ! یہ ہائی وے ابھی اس کا سال بھی نہیں پورا ہوا ہے۔ ایک سال ابھی پورا ہونے والا ہے۔ میں اس لئے کہہ رہا تھا میں شکر کر رہا ہوں کہ آج بیگم صاحبہ موجود ہیں۔ اس ہائی وے پر جی کروڑوں روپے لگائے گئے ہیں یہ Under Japan Fund بنا ہے ' Thirty years loan ہے Ten years grace period ہے دو فی صد اس کا سود ہے انٹرنیشنل ٹینڈرز ہوئے ہیں اور اس کا جو First phase ہے Its from Peshawar to Lachi بلکہ Peshawar to Karrappa جناب سپیکر صاحب ! ابھی وہ فرسٹ فیز بنا نہیں ہے کہ وہ سڑک ساری ٹوٹ گئی ہے اور میرے خیال میں جتنے جنوبی اضلاع کے جتنے ممبرز ادھر بیٹھے ہوئے ہیں سب میرے ساتھ اس پر اتفاق کریں گے کہ ابھی سڑک بنی نہیں ہے اور وہ سڑک بالکل ٹوٹ پڑی ہے اور اس کے اوپر مرمت کا کام ابھی شروع ہے میری یہ درخواست ہے آپ سے اور آپ کے ذریعے بیگم صاحبہ سے کہ خدا کے لئے یہ اپنے بھائی صاحب کو کہیں کہ وہ بھی جا کر کے اس سڑک کا ایک انسپکشن کر لیں موٹروے تو وہ روز جا کر دیکھ لیتے ہیں اب اس کو بھی ایک دفعہ جا کر دیکھ لیں اور جس کنٹریکٹر نے یہ سڑک بنائی

ہے اور ایک سال کے اندر اندر وہ بہہ ہو چکا ہے جناب سپیکر صاحب! مجھے یہ پتہ نہیں ہے کہ ڈیزائن میں کچھ نقائص ہیں یا کنٹریکٹر نے کام صحیح نہیں کیا ہے مگر کروڑوں روپے کا جو پیسہ جاپان سے ملا ہے وہ ضائع چلا گیا ہے اور وہ سڑک جو ہے بالکل ناقص ہے لہٰذا میں آپ سے یہ درخواست کروں گا کہ اس کے اوپر آپ مرکزی حکومت کو کہہ کر اس کے اوپر انکوئری مقرر کیا جائے۔

جناب اکرم خان دُرانی، پوائنٹ آف آرڈر سر۔

جناب سپیکر: نجم الدین خان!

جناب اکرم خان دُرانی: نجم الدین خان! خو جی بله خبره ده، زه په دے باندے خبره کول غوارم -----

حاجی محمد یوسف خان: هغه خو وائی زه په دے باندے نه کوم، زه خو په بل نے کوم، مونږ دے سره متعلقه خبره کوو۔

جناب حمید اللہ خان: هغه جی خفه شوے دے۔

جناب سپیکر: جناب حاجی یوسف خان ترند!

حاجی محمد یوسف خان: جناب سپیکر! خمونږه خټک صاحب چه دا کوم پوائنټ راوچت کړے دے، دوی خو د هانی وے متعلق خبره اوکړه خو حقیقت دا دے چه سی اینډ ډبلیو ډیپارټمنټ کوم روډونه اوباسی په هغے کښې کوم طریقه کار دے، هغه بالکل داسے دے چه د هغے نه دوه خبرے کیږی۔ یا خو دا اوشی چه هغه غریب او عاجز مالکان چه د هغوی زمکه په روډ کښې لاړه شی او بیا په کلونو هغوی ته معاوضه نه ملاویږی۔ او یا دا اوشی چه هغه پراسس دوی صحیح طریقے سره اونه کړی نو په هغے کښې خلق انتقالونه اوکړی او بیا هغه لږ ریټ چه کوم دے هغه په لکهونو او په کروړونو کښې بدل شی او د هغے سیکنډر جوړیږی۔ نو زه ستاسو په وساطت د منسټرانو صاحبانو په خدمت کښې دا عرض کومه خکه متعلقه منسټر حو نیشته چه په دے باندے یو میټنګ اوکړی او د روډ شروع کیدو نه مخکښې چه کومه زمکه دوی روډ کښې راولی او هغه په روډ کښې راځی چه هغے له یو معقول سسټم داسے جوړ کړی چه هغه زمکه د مالک لاړه شی او In time هغه ته پیسے هم ملاؤ شی او

په مقرره ریټ هم ملاؤ شی نو که تاسو اوګورنی ډیرو روډونو کښی دا سیکینډرجوړشوے دی په دے باندے، چه دوی هغه قانونی کارروانی صحیح طریقے سره او نه کړی، لا پرواهی اوکړی او مالکانو ته پته اولږی چه دا روډ دا خما زمکه په روډ کښی راغله، هغوی بیا انتقالات اوکړی او قانونی حق خپل جوړکړی نو هغه بیا حکومت هم په دے مجبور وی خکه چه د قانون په روح باندے هغه ایک ساله او پنج ساله باندے به پیسے هغوی ته ملاویږی نو هغه یو طرف ته د پیسو ضیاع پکښی هم اوشی، بیا خلق ورنه ګوته نیسی چه دلته ریټ په دس هزار وو، دا ولے ایک لاکھ ته لاړو، دلته په ایک لاکھ وو دا ولے ایک کروړته لاړو؟ نو دا دواړو طرفو ته نقصان کیږیو طرفته د ګورنمنټ خزانے ته کیږی او بل طرف ته غریبو مالکانو ته کیږی نو خما به دا ګزارش وی چه دے له محکمه کینی او یو معقول طریقے سره دا سسټم چلوی چه نه مالکانو ته نقصان وی او نه ګورنمنټ ته نقصان وی۔

Mr. Speaker: Good suggestion. Honourable Akram Khan Durrani Sahib.

جناب اکرم خان دُرانی، جیسے نوابزادہ محسن علی خان نے بات کی، حقیقت یہ ہے کہ ہم تو روزانہ اس روڈ پر جاتے ہیں اور آتے ہیں۔ ابھی اس پر کام بھی شروع ہے اور اس کا جو حصہ بنا ہے۔ آپ خود بھی ایک دن اس روڈ پر ذرا کرّپہ تک جائیں، وہ بالکل ختم ہو گیا ہے اور اس میں روزانہ کچھ کام اس طرح ہو رہا ہے جس طرح سالانہ مرمت کا کام ہو رہا ہے ایک حصے پر کام ہو رہا ہے، دوسرا حصہ بالکل بیٹھ گیا ہے اور وہ چلنے کے قابل نہیں ہے۔ میری گذارش یہ ہے کہ اس کے لئے کوئی کمیٹی بنائیں اور وہ خصوصی طور پر اس ہاؤس کی وہ جائیں اور موقع پر دیکھیں کہ یہ کس طرح کام ہوا ہے اور بالکل وہ تو شرمندگی کی بات ہے روڈ ابھی تک بنا نہیں ہے اور اس پر بالکل اس کا باقی حصہ ختم ہو گیا ہے۔

Mr.Speaker : Honourable Said Rahim Khan Sahib.

جناب سید رحیم ایڈوکیٹ، سپیکر صاحب، ډیره شکریه چه تاسو موږ ته موقع راکړه۔ جناب سپیکرصاحب، خما د حلقے په چغرزئی چه یو سب تحصیل دے، کښی د نن نه ځلور پینځه کاله مخکښی یو روډ جوړ شوے دے او هغه

تراوسه پورے د هغے خلقو غریبانانو معاوضه پاتے دہ۔ هغه معاوضه تراوسه پورے هغوی ته نه ده ورکړے شوے۔ په هغه روډ باندے خلق درے څلور کاله کیږی چه څی راځی خو د بدقسمتئ نه تراوسه پورے د هغے هغه معاوضه نه ده ملاؤ شوے۔ زه ستاسو په حواله متعلقه منسټر صاحب خو نیشته خو چونکه نور دوه منسټران صاحبان ناست دی چه هغه غریبانان خلق روزانه په ما پسے راځی او وائی خمونږ دا هغه پیسو څه چل اوشو۔ زه چه کله تحصیلدار ته یا اے سی صاحب سره خبره اوکړمه، هغوی وائی پیسے لا د صوبے نه مونږ ته نه دی راغلے نو دغه مے یو ریکوئسټ دے او دغے روډ د پاره دِیو----

Mr.Speaker: OK. Honourable Malik Jehanzeb Khan.

ملک جهانزیب خان: شکریه جی۔ خما خو دا عرض دے، خما نن ډیر یو اهم سوال وو هغه نن د ایجنډے نه پاتے شو۔ زه افسوس کومه، د هیلتھ ډیپارټمنټ متعلق وو----

جناب سپیکر: تاسو بیا داسے کار اوکړئی۔ د سیشن نه پس بیا ماسره ملاؤ شئی،د

جناب احمد حسن خان: جناب سپیکر! په دے کښ چونکه اوس خو دا سوال دغه لاړو او حقیقتاً چه ډیر اهم خبره ده،

Mr.Speaker: But it was not in the agenda.

جناب احمد حسن خان: شته سر، په ایډیشنل ایجنډا کښ ئے دا Question ورکړے دے او جناب سپیکر، ما یو کال اټینشن نوټس په دے سلسله کښ ورکړے دے که هغه تاسو په ترجیحی بنیادونو راوړئی نو دا به مهربانی وی۔

جناب سپیکر: تاسو مهربانی اوکړئی د Sitting نه پس ماسره ملاؤشئی چه بیا هغه اوکړو، بی بی تاسو۔

محترمه بیگم نسیم ولی خان: د هائی وے دا مسئله راغلے ده او د هائی وے خبره ډیره اهم خبره ده، ځکه چه هغه د ټولے صوبے سره تعلق لری که دا مونږ واخلو او دا مونږ د حلقو سړکونو ته او د ډسټرکټ سړکونو ته یا سی اینډ ډبلیو ته یا د لوکل گورنمنټ سړکونو ته دا خبره مونږه محدوده کړو نو دا

خمونږ نه به دا خپله مسئله چه کومه د انډس هانی وے ده دا به خمونږ نه لاړه شی، خما دا خیال دے که ټولو ملګرو په دے صلاح وی تاسو مهربانی اوکړنی وزیر متعلقه ته یو خط اولیکئی د اسمبلی د طرف نه او دا ورته اووایئی چه خما د ممبرانو په دے ضمن کښ ډیر Strong feelings دی او هغوی په دے خبره باندے ټول، دا چه اکرم خان درانی صاحب وانی چه یوه کمیټی جوړهکړه چه لاړ شی او هلته تحقیق اوکړی، کمیټئی ته څه ضرورت دے چه یو معزز رکن د اسمبلئی پاسی او هغه اووانی چه دا کار داسے دے۔ خمونږ دا یقین دے چه هغه به هم دغسے وی خکه چه هغه زیاتے ولے وانی، پهانډس هانی وے که د دروغو ونیلو څه خبره نشته نو هغوی ته به یو خط اولیکئی چه دا د ممبرانو تشویش دے چه دا یا په دے کښ کارسم ټهیک نه دے شوے یا پکښ چا پیسے خوړلے دی۔ لهذا ته مهربانی اوکړه د دے په خپله تحقیق اوکړه او چه تحقیق نے اوکړے نو واپس اسمبلئی ته خبر راولیږه چه مونږ خبر شو چه د هغے متعلق تا څه اوکړل۔

Mr.Speaker: Thank you .

جناب احمد حسن خان: جناب سپیکر! د دے نه بنه خبره بله نه شی کیدے او زه به ورسره دا عرض اوکړم چه که د دے سره سره Dual carriage way د جلد تکمیل هم سفارش اوشی ، د دے خط یوه حصه اوګرځی نو خما په خپل خیال چه دا به ډیره ښه خبره وی۔
جناب سپیکر: د هاؤس Desire دا دے چه مونږ یو خط اولیکو۔

Mr.Speaker: Yes, Thank you. Najmuddin Khan sahib please,

جناب نجم الدین: سر! زه ډیره زیاته شکریه ادا کوم چه د سحر نه را په دیخوا د خیره سره ستاسو د سپیکرنی، ستاسو د قیادت لاندے ماته په پوائنټ آف آرډر باندے اجازت ملاؤ شو۔ ډیره مهربانی او ډیره شکریه۔ سر جی خمونږه اکثر اهم مسئلے وی او په هغه مسئلو خبره کوو۔ بعض پوائنټ آف آرډر داسے وی چه ، هغه بله ورځ هم ما په دے اسمبلئ کښ دا عرض کړے دے د بلدیاتی انتخاباتو متعلق، په اخبارونو کښ ذکر شوے دے۔ خما صرف درخواست دا

دے چه خمونږه علاقے مالاکنډ ډویژن، هزاره ډویژن او ورسرهد بنوں او ډی آنی‌خان ، دا ایریا چه کوم ده، یو خو روژه ده جی، په دے روژه کښ الیکشن کول زیاتے دے۔ دویمه خبره داده چه هلته زه تاسو ته د دےاسمبلئی په فلور باندے دا خبره کوم، خمونږه غریب خلق دے او هلته دومره واوره کیږی چه هلته د الیکشن هیڅ قسم تصورنه شی کیدے او خمونږه خلق اکثریت په ژمی کښ هغوی راغلی وی او په کراچئی یا په لاهورکښ مزدوری کوی۔ مونږ دا هم اوریدلی دی د دے اسمبلئی په فلور دا خبره کوؤ چه دا د صوبائی خودمختیارنی‌خبره ده او په اخبارکښ راغلی وو بیا نورخلق هم وائی که دا الیکشن خمونږه لږ وروستو شی، د اپریل1998 پورےپه دے کښ بی بی ته هم دا درخواست کوؤ خکه چه ما اوریدلی دی چه بی بی هم په دغه میټنګ‌کښ ناسته وه۔ نو دا مے عرض دے چه د دے صوبے د پاره ، د دے قوم د پاره دا مے درخواست دے۔ دDiscussion د پاره دا منظوره کړئی چه دا خبره اوشی۔

جناب سپیکر، نجم الدین خان! اس مسئلے پر ایک کال اٹینشن نوٹس جناب احمدحسن صاحب نے اسمبلی سیکرٹریٹ میں داخل کروایا ہے اور ہماری کوشش ہو گی کہ اسی سیشن میں ہماری اس پہ بات ہو جائے ۔اور وہ بھی اس دن جب ہمارے وزیر موصوف جناب فرید خان طوفان بھی یہاں موجود ہوں ۔تو میرے خیال میں ہم اس پر بات کرلیں گے ۔

جناب احمدحسن خان ، سر! ریکوئسٹ یہ ہے کہ یہ اس سیشن میں ضرور ہو جائے۔ اور یہ شرط عائد نہ کی جائے کہ فرید طوفان صاحب موجود ہوں کیونکہ Collectively کوئی بھی کرسکتا ہے' وہ بہت مصروف آدمی ہیں اور ایسا نہ ہو کہ وہ نہ ہوں اور پھر یہ معاملہ رہ جائے ۔

تحریک التواء ہائے

جناب سپیکر ، نہیں ہماری کوشش ہو گی۔میرے خیال میں اب پوائنٹ آف آرڈر پہ بات ہو چکی ہے - Mr.Pir Mohammad Khan, MPA, to please move his adjournment Motion 164 in the House under the rule 69.

Mr. Pir Muhammad Khan .

جناب پیر محمد خان، شکریہ جناب سپیکر صاحب ،تحریک التوا نمبر 164۔ محترم جناب سپیکر "

میں آپ کی توجہ ایک انتہائی اہم معاملے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں اور وہ یہکہ پرائمری ایجوکیشن میں گزشتہ سال اور موجودہ سال کے لئے سامان کی خرید کے لئے کروڑوں روپے ملے تھے جن میں چٹائیاں، چاک، ٹیچنگ کٹس، فرنیچر، سٹیشنری وغیرہ شامل ہیں لیکن بیشتر سامان محکمہ نے غائب کیا ہے یا رقم خرد برد کی ہے جس کی مثال الپوری کے لئے سامان کی کیرج کے لئے چھبیس ہزار دو روپے اسی دفتر کے ذمہ دار شخص کو ملی ہے لیکن سامان تا حال ایس ڈی او کو نہیں ملا۔ لہٰذا اجلاس کی کارروائی روک کر اس پر بحث کر کے کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔"

جناب سپیکرصاحب! شارټ خبره کوم چه د سکولونو د پاره پرائمری ایجوکیشن ته پیسے اکثر، هغه تیرکال هم ورکړے شوے وے او په دے کال کښې هم، خومصیبت دا دے چه په دے کښې که دمرمت د پاره څه پیسے ورکوی، څه دوه نیم زره روپئی ورکوی نو هغه هم ټولے خرد برد شی او که د سامان د پاره پیسے ملاؤشی نو هغه هم خرد برد کیږی۔ که بالتے دے که لوټه ده که چټائی ده، هیڅ شے نه ملاویږی۔ دا هغه بله ورخ ما د الپورئی د ایس ډی او نه تپوس اوکړو چه تاسو ته د سامان د پاره څه پیسے راغلے دی، تاسو سامان څه اغستلے دے، سکولونو ته خو مو راوړے نه دے اکثر خلق وائی چه نشته ۔ نو هغه اقرار اوکړو چه او16002 روپئی ماته راغلی دی او متعلقه د چا چه کار دے اکاؤنټس والا، هغه ته ملاؤشوے دی، لیکن سامان نے نه دے راوړے، ما سره د سامان هیڅ ریکارډ نشته۔ زه په دے کښې څه دغه نه شم کولے۔ نو چه یو ایس ډی او د هغه ځائے په خپله اقرارکوی چه آو، د کیرج د پاره پیسے ملاو دی لیکن سامان نه دے ملاؤ۔ نو خبره خو واضحه شوه چه چرته دا پیسے پاتے شوے دی او خردبرد شوےدے۔ نو ځکه ما دا خبره پیش کړه او مختصرکوم نے ځکه چه کیدے شی په ټوله صوبه کښې دا مسئله وی نود دے د پاره دِ خصوصی کمیټی یا که تاسو نے سټینډنګ کمیټئی ته حواله کوئی چه دا انکوائری اوکړی په هره حلقه کښې د ممبرانو په Through سره، نو دا به ډیره ښه وی۔

Mr.Speaker: Honourable Minister for Education.

جناب محمد ہاشم خان (وزیر تعلیم): جناب سپیکرصاحب! پیر محمد خان چه

کوم ایډجرنمنټ موشن پیش کړے دے۔ ما سره لسټ پروت دے چه کوم کوم سامان اغلے دے او کوم کوم خائے ته تلے دے او کوم کوم ډسټرکټ ته تلے دے، بیل بیل سکول متعلق مونږه تفصیل نه دے ورکړے خو چه کوم کوم ډسټرکټ ته څه څه سامان اغستلے شوے دے، په څومره پیسو اغستلے شوےدے، څومره Amount ورته ملاؤ شوے وو نو هغه لسټ خما سره شته دے، که دوی غواړی نو زه ورسره کینم او لسټ به ورته اوښایم۔ که دوی مطمئن نه شو نو اسمبلی چرته تلے نه ده په دوارو سترګو۔

جناب پیر محمد خان: خبره د دوی صحیح ده، کیدے شی چه د سامان لسټ نے دوی ته چه کوم ورکړے وی، پیسے د دے خائے ویستلے شوے وی او ضلعے ته پیسے تلے وی یا د سامان لسټ تلے وی خو هغه مقامی سکولونو ته نه دے ملاؤ شوے څکه چه ایس ډی او پخپله اقرار ماته کړے دے، هغه وائی چه ماته پیسے یا سامان نه دے راغلے، صرف 26002 روپئی د الپورنی، د شانګلے ضلعے د پاره ماته راغلی دی لیکن پیسے یا سامان، چټانی هیڅ شے نه دے ملاؤ شوے۔

جناب سپیکر: پیر محمد خان صاحب، محترم وزیر صاحب یہ کہہ رہے ہیں کہ وہ آپ کی تسلی کر دیں گے۔ اگر میں اس ایڈجرنمنٹ موشن کو بھیجوں تو آپ کو پتہ ہے کہ کمیٹی کے اجلاس پر بھی چھبیس ہزار سے زیادہ خرچ آجائے گا تو بہتر یہ ہے کہ آپ وزیر صاحب کی تسلی پہ یقین کرتے ہوئے اس کو پریس نہ کریں اور اگر آپ کی تسلی نہ ہوئی تو آپ دوبارہ آسکتے ہیں۔

جناب پیر محمد خان: نه بل شان نے اوکړنی، خما خیال خو دا دے چه په ټوله صوبه کښی نے اوکړنی، متعلقه ایم پی ایز پکښی فی الحال دے، هغوی انکوائریانے اوکړی، خو دوی دِ ورته چھټنی اوکړی۔ ټی اے ډی اے دِ پکښی نه اخلی کنه۔

نوابزادہ محسن علی خان: جناب سپیکر صاحب! میرے خیال میں جو بات پیر محمد خان نے اٹھائی ہے یہ بہت اہم بات ہے it is a It is not a small amount of money, very huge amount of money. اس معاملے کو آپ ایڈمٹ کریں Let the

ہر ایک ممبر اس پہ adjournment motion be admitted ,let it be debated
اپنی کوئی . It is a very important issue

Mr.Speaker : Is it the desire of the House that the adjournment motion.......(Interruption)

وزیر تعلیم: جناب سپیکر صاحب! خما خبرہ خو تاسو وا نہ وریدہ ، ما خو عرض اوکړو جی چہ داسے کار دے، لسټ ما سرہ Already شتہ دے۔

نوابزادہ محسن علی خان: جناب سپیکر صاحب، وہ جو لسٹ ہے وہ اس ڈیبیٹ میں He will produce the list ,he will give a statement.......

Minister for Education: No,why?

Nawabzada Mohsin Ali Khan: Let it be record on the floor of the House ,let it be admitted.

Mr .Speaker: Is it the desire of the House that the adjournment motion of Mr . Pir Muhammad Khan may be admitted for discussion?

(The motion was carried)

Mr . Speaker: The adjounment motion is admitted for discussion.

جناب قیموس خان، تاسو څہ خبرہ کول غواړئ۔

جناب قیموس خان: مہربانی جی، جناب سپیکر، دا ډیرہ اھمہ خبرہ دہ ځکہ زہ دوہ درے پیرے پاځیدم، پرون ما پہ پوائنټ آف آرډر باندے خبرہ کړے وہ خو د منسټرصاحب توجہ دے طرف تہ نہ وہ۔ دا خونړہ دے اسمبلئی یو فنانس بل پاس کړے دے پہ ھغہ سلسلہ کښں د ډسټرکټ کونسل د فیس د کمولو او د سټیمپ ډیوټئ د کمولود 4% نہ 3% کولو، چہ وزیرصاحب پخپلہ هم پہ ریډیو کښں د هغے د شیډول پہ بارہ کښں هم خبرہ کړے وہ، پہ هغہ سلسلہ کښں خونړہ پہ سوات ضلع کښں پہ هغے باندے عمل درآمد نہ کیږی او د خلقو د زمکو خرید وفروخت ټول پہ دے سلسلہ کښں متاثرہ دے نو پکار دہ چہ

دوی واضحه ډی سی ته وینا کوی یا چاته چه ویناکوی چه دےاسمبلئی چه کوم بل پاس کړے دے چه په هغے باندے عمل درآمد کیږی جی۔

جناب سپیکر، جناب فتح محمد خان صاحب ۔

جناب فتح محمد خان (وزیرمال)، په دے کښې څه کسان ما سره ملاؤ شوے وو هغه بله ورځے او ما په هغه ورځ ډی سی ته ټیلیفون هم کړے وو او بیا مے ممبر بورډ آف ریونیو ته هم ونیلی وو او هغوی ورته د دے طرف نه خط هم لیکلے دے، ما دستخط کړے دے او سحر مے لیږلے هم دے۔ او چه کوم ریټ دے په هغے ریټ باندے وصولیږی، زیات به نه وصولیږی۔

توجہ دلاؤ نوٹس ہائے

Mr. Speaker: Mr. Baz Muhammad Khan, MPA, to please move his Call Attention Notice No. 302 in the House under the rules.,

(the mover was absent , it lapses) Mr. Najmuddin Khan, MPA, to please move his Call Attention Notice 304 under rules.

جناب نجم الدین ، کال اٹنشن نوٹس نمبر 304 ۔"یہ اسمبلی حکومت کی توجہ اس امر کی طرف مبذول کرانا چاہتی ہے کہ دروش ضلع چترال میں چھ مہینے سے ہائیڈل پاور سٹیشن بند ہو چکا ہے اور محکمہ واپڈا کی طرف سے اس میں گرڈ سٹیشن کی منظوری ہو چکی ہے لیکن ابھی تک اس پر کام شروع نہیں ہے اس لئے لوگوں میں سخت بے چینی پائی جاتی ہے ۔"

جناب سپیکرصاحب ! په دروش کښې جی هائیډل پاورسټیشن چه کوم دروش له بجلی ورکوی، شپږ میاشتے یا اووه میاشتے شوے دی چه د هغے جنریټرخراب شوے دے یا څه چل ول شوے دے، د هغے بجلی ختمه شوے ده، خلقو ته چه کوم مین لائن تلے دے، د هغے نه د ګرډ سټیشن منظوری هم په دروش کښې شوے ده۔ خما صرف دا عرض دے چه هغه خلقو ته ډیر زیات مشکلات دی، د بجلئی پولونه لړیدلی دی، ټرانسفارمرے لړیدلے دی او ورسره هیڅ قسم داسے څه مشکلات نشته دے۔ په چترال کښې یو ټرانسفارمر د ګرډ سټیشن هم پروت دے۔ خما عرض دا دے صرف چه یو طرف ته خوئے پاورسټیشن چه کوم سمال هائیډل پاورسټیشن وو هغه شپږ میاشتے شوے

دی چه بند شوے دے او دویم طرف ته هغوی ته چه د گرډ سټیشن منظوری شوے ده، تیر حکومت هغوی ته د گرډ سټیشن منظوری کړے ده، هلته ستنے لریدلی دی، تارونه لریدلی دی۔ تراوسه پورےپه هغه گرډ سټیشن باندے هم کارنه شروع کیږی۔ نو خما ستاسو په وساطت سره منسټرصاحب هر یو چه منسټروی ما ته پته نه لږی چه د دے وزیر څوک دے؟ خو خبره دا ده چه په دے کښ تاسو دومره دلچسپی واخلئی چه هغه غریبانانو، د چترال خلقو ته دیرزیات مشکلات دی، یو خو شپږ میاشتے او اووه میاشتے په مخری پے هغه دروازے بندے شی په جیل کښ پراته وی نو که دا انصاف ورسره اوشی چه کم ازکم یو غټ لائن تلے دے او د هغه لائن نه هغوی ته د گرډ سټیشن منظوری اوشی او په دے باندے کار اوشی نو ډیره زیاته مهربانی به وی۔ د دے چه کوم منسټرصاحب وی جواب دِ راله راکړی چه زه مطمئن شم۔

<u>جناب سید احمد خان</u>: میں نجم الدین صاحب کا بہت مشکور ہوں لیکن ایک دو باتیں ضرور کرنا چاہتا ہوں کہ اس سلسلے میں میرا ایک کال اٹنشن نوٹس بھی تھا لیکن اسی اسمبلی میں ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ سارے مسائل اکٹھے، ہم ایک دوسرے کے لئے بھی بات کریں گے لیکن ایک درخواست میں کروں۔ ابھی جو نجم الدین صاحب نے کہا کہ چترال کا مسئلہ تو ہے لیکن ایک چیز ہے کہ اس میں سیاسی فائدہ نہیں لینا ہے۔میں آپ کو Fact بتا دیتاہوں کہ ہم ٹریژری بنچز میں ہیں اور اپنے علاقے کے جو مسائل ہیں ان سلسلے میں ہم سب سے زیادہ بولنے والے ہیں ۔لیکن یہاں پر ایک بات ہے کہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر پر اٹھتا ہے کوئی ضمنی سوال کے پیچھے اور کوئی کچھ کر رہا ہے۔ یہ نہیں کہ ہم بات نہیں کر سکتے ،ہم بات کر سکتے ہیں ہم اپنے مسائل پیش کر سکتے ہیں لیکن یہ بات میں آپ کو بتا دوں کہاگر ایک حلقے کا آدمی دوسرے حلقے کے بارے میں بات کرتا ہے تو وہ پہلے آپس میں مشورہ کریں ۔یہ نہیں کہ نجم الدین اب یہ بات کریں گے تو کل دروش والے کہیں گے کہ سید احمد خان بیٹھا ہوا ہے اور وہ بات نہیں کر رہا ہے اورنجم الدین نے بات کی ۔ پچھلی دفعہ انہوں نے ایک بات کی تھی ۔وہ مسئلہ میں نے خود اٹھایا تھا۔ اب احمد حسن بھی بیٹھا ہوا ہے۔ خدا کی مہربانی سے ہم نے بہت چھوٹی عمر میں سیاست میں حصہ لیا ہے ۔ہم چترال والوں کے لئے قربانیاں دے رہے ہیں ۔ہم جو کام کر رہے ہیں ،ہم تو شیرپاؤ کا بھی کر رہے ہیں کہ انہوں نے جو کچھ چترال کے لئے کیا ہے خواہ وہ کافی ہے یا نا کافی

ہے وہ تو علیحدہ بات ہے لیکن میرے حلقے میں میرے مشورے کے بغیر کوئی میرے لئے بات کرے تو میں ذرا ، کیونکہ اس کے پیچھے ہم سیاسی لوگ بھی ہیں ،ہماری سیاست بھی ہے ،ہم اپنے علاقے کے لئے بات بھی کر سکتے ہیں تو کم از کم کسی کے لئے بات کریں تو آپس میں مشورہ تو کریں ۔میں احمد حسن صاحب کا مشکور ہوں جب کوئی بات کرتے ہیں تو ہم سے مشورہ کرتے ہیں لیکن یہ نہیں کہ نجم الدین ابھی کھڑے ہو جائیں اور ادھر سے کہیں کہ سید احمد خان بیٹھا ہوا ہے ۔میں بیٹھنے والا نہیں ہوں ۔میں اپنے علاقے کے لئے لڑوں گا ۔یہ دروش کا مسئلہ جو ہے ،یہ احمد حسن صاحب کی مہربانی ہے کہ وہ دیر سے یہاں چترال لا رہے تھے ،آشورے سے چترال تک لوگوں سے کہا کہ ہم آپ کو بجلی دیتے ہیں ، سارے علاقے میں بجلی دیں گے لیکن پھر بھی لائن تو چلی گئی لیکن یہ مسئلہ کہ دروش کے لوگوں کو بجلی کے بغیر رکھا گیا ہے ،یہ ان کی گورنمنٹ میں یعنی پیپلز پارٹی کی گورنمنٹ میں تین سال تک ان کو بجلی نہیں دی لیکن اس سال جب ہم آ گئے تو ہم نے کوشش کی اور چیف منسٹر صاحب سے بات کی ،ٹریژری بنچز سے بات کی اور چیف منسٹر صاحب نے سفارش کی تو فیڈرل گورنمنٹ نے ،پرائم منسٹر نے کافی پیسہ اس کے لئے دے دیا اور وہاں پر گرڈ سٹیشن بن رہا ہے ۔ہم گئے تھے اور وہ تیار ہے لیکن یہ ٹھیک ہے اور میں خود بھی کہتا ہوں کہ واپڈا کی غفلت سے وہ لوگ تکلیف میں ہیں اور مشکل میں ہیں ۔ تو میں درخواست کرتا ہوں کہ ابھی رمضان آ رہا ہے اور میں نجم الدین صاحب کا مشکور ہوں ایسی کوئی بات نہیں ہے لیکن جب کوئی بات کرتے ہیں تو مجھ سے کم از کم پوچھیں ۔مجھ سے بات کریں کیونکہ ہم سیاسی لوگ ہیں ،میں نے وہاں سے بائیس ہزار ووٹ لئے ہیں ۔ تو ادھر ہم خاموشی کے لئے آئے ہیں اور ویسے ہی بیٹھے رہیں گے ۔یہ کوئی بات ہے ۔ (تالیاں) ملک میں آئین ہے اس میں اس اسمبلی کے رولز آف بزنس ہیں تو ہم اس رولز آف بزنس کے تحت کام کریں گے ۔یہ نہیں کہ ایک آدمی اٹھ کر کہے کہ پوائنٹ آف آرڈر اور وہ سوال کرنے لگ جاتا ہے اور ضمنی سوال پہ وہ تقریر کر رہا ہے ۔یہ کوئی طریقہ ہے؟

جناب نجم الدین ۔ سر زه عرض کوم چه دے په کومه طریقه باندے لگیا دے او د کوم قانون تحت لگیا دے۔ زه خو نه پوهیږم جی۔ ما پوهه کړئی جی۔

جناب سید احمد خان : دیکھیں جی ہم آپ سے درخواست کریں گے کہ ہر چیز رولز کے تحت ہو ۔ٹھیک ہے ہم بات کریں اور ہم ایک دوسرے کے حلقے میں ---------

جناب سپیکر : نہیں جی، آپ پلیز بیٹھ جائیں۔ آپ کو کافی وقت دیا ہے۔ آپ کی تو تعریف ہوئی ہے۔ آنریبل منسٹر جناب فتح محمد خان صاحب۔

جناب احمد حسن خان : جناب سپیکر ! زه یو خاص درخواست کوم د ماحول ٹھیک کولو د پاره خبره کوم - په داسے خبره د بی بی میز نه ډبوی بیا ستاسو فیصله متاثره کیږی، زه دا سوال کوم--- (قہقہے)

وزیر جنگلات : سید احمد خان چه کومه خبره اوکړه زه د سید احمد خان تائید کوم خکه چه ده په اکثر میټنگونو کښ د چترال د دے دروش ---

جناب سپیکر : دا کال اٹینشن نجم الدین صاحب پیش کړے دے۔

وزیر جنگلات : نه جی کار ده کړے دے ، د دے د پاره ډیرے روپئ منظورے شوے هم دی۔ د هغے تفصیل به هاشم خان صاحب بیان کړی خو ټول د سعید خان په کوشش شوے دے خکه چه د ده حلقه ده او دے په خپله حلقه کښ ډیره زیاته دلچسپی لری او مطلب د هغه هم ټهیک دے جی، تاسو پخپله انصاف اوکړئی چه زه اوس د بل ممبر د حلقے ، خان له نمبرے جوړولو د پاره چه اخبارکښ مے نوم راشی یا څه داسے اوشی، دا پکار نه ده۔ د دے د پاره سعید خان کوشش کړے دے او اوس نمبرے به ئے بل سړے اخلی۔ نو دا تاسو هم مناسب ، (تالیاں) او جواب به هاشم خان ورکړی -

جناب سپیکر : فتح محمد خان صاحب، تاسو منئی چه ما د رولز مطابق خبره کړے ده۔ او کال اٹینشن کښ تاسو ته موقع ورکړه چه پوائنټ آف آرډر باندے خبره اوکړئی۔ آنریبل منسٹر هاشم خان -

جناب ہاشم خان : (وزیر تعلیم) جناب سپیکر صاحب! زه به -----

جناب نجم الدین : سر ، د Personal Explanation د پاره خو راله ټائم راکړئی کنه -

جناب سپیکر : د رولز حواله ورکړه چه د کوم رولز لاندے؟

جناب نجم الدین : جی د رولز حواله زه ورکوم ، د کوم یو رولز حواله ورکوی جی -

وزیر تعلیم : جناب سپیکر صاحب، زه د نجم الدین خان ---

جناب نجم الدین: جی157 (قہقہے) پہ کاغذ باندے ئے لیکلی نو رالیږلی ئے- سر زه خبره کومه، خما عرض لږ واورئی جی-
جناب سپیکر: د هاشم نه پس به تاسو له موقع درکړم-
جناب نجم الدین: نه خما عرض دے جی-
جناب سپیکر: نه د هاشم نه پس به موقع درکړم-
وزیر تعلیم: جناب سپیکر صاحب! حکومت، خمونږ وزیر اعلیٰ صاحب د دریو گرډ سټیشنو د پاره پرائم منسټر صاحب ته ریکوئسټ کړے وو، چهټئ ئے ورته لیږلے وه- هغوی ورله 61 لکهه روپئ منظور کړی دی انشاء اللّٰه چه څنگه زمکه Acquire شی، دغه شان به زر تر زره په هغے باندے کار روان شی او د دوی دا مسئله به حل شی، د گرډ سټیشن دا----
جناب سید احمد خان: یہ تو میرا حلقہ نیابت ہے اور میں اس کے لئے بات کرنا چاہتا ہو جناب سپیکر: کریں جی-
جناب سید احمد خان: اس میں میں نے یہ ریکوئسٹ کی تھی کہ اگر واپڈا والوں نے غفلت کی تو لوگ اگر سڑکوں پہ آ گئے تو اس کی ذمہ داری مجھ پرنہیں ہو گی- اس کی ذمہ داری واپڈا پر ہو گی- وہ زمین بھی لوگوں نے دی ہوئی ہے- بالکل تیرہ کنال زمین لوگوں نے دی ہوئی ہے، ٹرانسفارمر ادھر پڑا ہوا ہے- لائنیں وہاں پر بچھی ہوئی ہیں، پہلے سے تیار ہیں کوئی نئی لائن نہیں بچھانی ہے تو ان کو یہ Direction دینا ہے کہ رمضان سے پہلے وہ بجلی لگانی ہے-
جناب سپیکر: ہاشم خان صاحب
وزیر تعلیم: جناب سپیکر صاحب! کوشش به کوؤ چه رمضان کښې بجلی ورشی خو چه دا به څنگه کیږی- غر دے او خما خیال دے نن 24 تاریخ دے رمضان په ستائیس اټهائیس باندے وی په درے څلور ورځو کښې به دا څنگه کیږی- هغه پیریان دیوان خو به نه وی چه مونږ ئے راولو او وے کړو- بحر کیف زه خپل آنریبل ممبر ته وئیل غواړم چه خمونږ موجوده چیف منسټر، -(شور)--سید احمد خان صاحب ته چه هغه د چترال دے، د هغے ----
جناب پیر محمد خان: پوائنټ آف آرډر سر! کال اټینشن د نجم الدین خان دے نو

دے هغه ته نه شی کولے -

جناب وزیر تعلیم : زه نجم الدین خان ته وئیل غواړم -----

نوابزادہ محسن علی خان : . I am on a point of order جناب یہ سید احمد خان کو آنریبل ممبر کہہ رہا ہے اور دوسری طرف کہتا ہے کہ نجم الدین کو This is a height of insult .

جناب سپیکر : انہوں نے محبت سے یعنی اپنا سمجھ کر کہا ہے -

جناب وزیر تعلیم : نجم الدین خان میرا بہت پرانا ساتھی ہے۔ ہم اکٹھے پچاسی میں تھے یہ ڈسٹرکٹ کے چیئرمین تھے اور میں میونسپل کمیٹی کا چیئرمین تھا۔ میں آنریبل ممبر نجم الدین کی کال اٹینشن پر سید احمد خان صاحب کو یہ یقین دہانی دلانا چاہتا ہوں کہ ان کے اپنے چیف منسٹر صاحب یعنی مہتاب عباسی صاحب نے ---

نوابزادہ محسن علی خان : یہ ان کے اپنے چیف منسٹر کہاں سے ہیں وہ تو صوبہ سرحد کے ہیں -

جناب وزیر تعلیم : اپنی پارٹی کے ہیں -

نوابزادہ محسن علی خان : آپ نے جو الفاظ استعمال کئے ہیں کہ ان کے اپنے - ان کے اپنے کیسے ہوئے -

جناب سپیکر : نوابزادہ صاحب، ہاشم خان صاحب رام پور سے نہیں آئے ہیں -

وزیر جنگلات : محسن صاحب، د گرانمر خبرے پریږدئی هغوی خو په گرانمر نه پوهیږی -

جناب احمد حسن خان : لیکن اصل بات یہ ہے جناب سپیکر کہ ہاشم خان صاحب ذمہ داری نہیں لینا چاہتے۔ چونکہ وہ ان کے چیف منسٹر ہیں تو ان کے کام کریں گے۔ اگر یہ ہوا رمضان کے شروع ہونے تک تو یہ ذمہ داری نہیں لیں گے -

جناب وزیر تعلیم : نہیں میں یہ نہیں کہتا کہ رمضان تک ہو گا۔ ہم تو کوشش کریں گے کہ رمضان تک اس پر کام شروع ہو جائے۔ اب رمضان تک کام ختم کرنا مشکل بات ہے یعنی اسی حکومت نے اکسٹھ لاکھ روپے منظور کئے ہیں اور پی سی ون تقریباً بن چکا ہے - چیئرمین واپڈا سے بات چل رہی ہے کہ وہ جلد از جلد اس کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچا دے انشاء اللہ میں پورے ایوان کو یقین دہانی دلاتا ہوں کہ ان کا یہ مسئلہ چترال اور دروش کا

جتنا بھی ہے وہ حل ہو جائے گا۔ ویسے بھی چیئرمین واپڈا کو ایک خط لکھا جا چکا ہے کہ وہ ایک نہ ایک دن آ کر ہمارے ایوان میں معزز ممبران سے مل لیں اور ان کی تجاویز پر عمل کیا جائے۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ ملک صاحب۔

ملک جہانزیب خان: جناب سپیکر! زہ د سید احمد خان د مؤقف تائید کومہ۔

جناب سپیکر: دا خبرہ ختمہ شوہ جی۔

ملک جہانزیب خان: زہ عرض کومہ۔

جناب نجم الدین: سر جی خما خبرہ واورئی۔

جناب سپیکر: او تاسو پہ Personal Explanation

Mr. Najmuddin: For personal explanation.

Mr. Speaker: Honourable Member Najmuddin Khan.

ملک جہانزیب خان: جناب سپیکر صاحب! دا نجم الدین خان کلہ کلہ ----

جناب سپیکر: دوی پہ Personal explanation باندے دی۔ گورئی جی۔ He is member of the Provincial Assembly د صوبے بلکہ د پاکستان حوالے سرہ ہم خبرہ کولے شی۔(تالیاں)

ملک جہانزیب خان: جی پہ خپلہ حلقہ کښں دِ زیات غرض لری۔

جناب حمید اللہ خان: جناب سپیکر صاحب! کہ جہانزیب ملک خما پہ حلقہ کہ څہ وئیل غواړی نو بے شکہ وائی دے، خما پرے هیڅ اعتراض نشتہ۔

جناب سپیکر: آنریبل نجم الدین خان صاحب، آپ نے کس رول کا حوالہ دیا تھا۔ Personel explanation کے لئے رول نمبر 157۔

جناب نجم الدین: Rule 167، کتاب اوگورئی جی۔

جناب سپیکر: اچھا ٹھیک ہے۔ پہلے آپ نے غلط دیا تھا۔

جناب نجم الدین: خما عرض دا دے جی۔ ستاسو ډیرہ زیاتہ مہربانی چہ تاسو د رولز ریگولیشن ډیرہ سختہ پابندی کوئی څکہ چہ پہ کال اٹینشن نوٹس باندے ہم ہر سړی تہ د نیمے نیمے گھنټے ----

جناب سپیکر: ته هم خپله خبره اوکړه۔

جناب نجم الدین: د نیمے نیمے گهنټے اجازت دے جی، سر ډیره مهربانی ۔ خو خما عرض دا دے۔۔۔

جناب سپیکر: د خپل اظهار وضاحت اوکړه۔

جناب نجم الدین: خما عرض دا دے، سید احمد خان صاحب خمونږ رور دے، خدائے گواه دے چه زه دا خبره په دےBase باندے نه کوم چه د سیاسی طور باندے دِ د هغوی پوزیشن خراب شی۔ زه دا خبره هم نه کوم۔ زه دا وایم چه ددے بجلئی په مسئله کښی اگرچه دوی کوشش کړے دے، په هیلی کاپټر سروس کښی ئے کوشش کړے دے، زه دا نه وایم جی۔ لیکن خما هم یو حق شته دے As a MPA د یو ایم پی اے په وجه باندے دا خما حق شته دے که خما نه چترال والا مطالبه کوی او زه جی په اپوزیشن کښی یم چه زه د دے حکومت ښیگړه بیانوم نو بیا جی دلته ولے کنیم، دغلته ولے نه خم جی۔ دا ټول په دے خفه دی جی۔۔۔۔

ملک جهانزیب خان: پوائنټ آف آرډر جی۔

جناب نجم الدین: دا ټول په دے خفه دی جی۔۔۔

ملک جهانزیب خان: نجم الدین خان، په خپل حکومت کښی چترال سره ولے همدردی نه ساتله۔۔۔۔۔

جناب نجم الدین: جی دا کینونی۔

ملک جهانزیب خان: چه په دے حکومت کښی دے بار بارد چترال راهنمائی کوی نو په خپل حکومت کښی ئے ولے دا دلچسپی نه لرله۔

جناب نجم الدین: دوی کینونی جی۔ خما عرض دا دے سر۔۔۔۔

جناب سپیکر: نجم الدین صاحب آپ اپنی بات کر لیں، آپ کو میں نے بڑا موقع دیا ہے۔

جناب نجم الدین: سر خما عرض دا دے جی۔۔۔

ملک جهانزیب خان: دوی په خپل حکومت کښی چترال سره کومه دلچسپی لرے وه۔

جناب نجم الدین، خما عرض دا دے جی -----

جناب سپیکر: آپ کی اور تین کال اٹینشن نوٹسز ہیں وہ رہ جائیں گی اور پھر آپ کو گلہ نہیں ہو گا۔

جناب نجم الدین: خما کہ سید احمد صاحب تہ پہ دے باندے څہ دل آزاری رسیدلے وی نو زہ د هغے معافی غوارمہ او هیڅ داسے څہ خبرہ نشتہ۔ زہ او تاسو رونړہ یو۔ زہ او تاسو بہ دوارہ د چترال د پارہ کوشش کوؤ۔ د دے ټولے صوبے د پارہ بہ کوشش کوو او د حکومت دا ارکان بہ نہ خفہ کیږی --

جناب سپیکر: لږہ مہربانی اوکړئی د پیښور ښار د پارہ هم لږ کوشش اوکړئی -

جناب سید احمد خان: سر! میں نجم الدین صاحب کا بھی مشکور ہوں اور منسٹر صاحب کا بھی مشکور ہوں کہ یہ میرا مسئلہ تھا۔ میرا مقصد یہ ہے کہ آئندہ بھی کوئی کام ہو تو ہم اکٹھا آپس میں بات کر لیں گے۔

Mr. Speaker: Now I will request Mr. Akram Khan Durrani MPA, to please move his Call Attention Notince No. 309 in the House under the rules.

جناب اکرم خان درانی: جناب سپیکر صاحب! "میں آپ کی اور اس پورے ایوان کی توجہ ایک اہم اور ضروری مسئلے کی طرف دلانا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ خصوصاً بنوں میں اور پورے صوبے میں بجلی کی ناروا لوڈ شیڈنگ نے لوگوں کی زندگی اجیرن کر دی ہے اس پر بحث کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر صاحب! چونکہ د سردئ موسم دے او پہ دے وخت کښې هميشہ د خلقو سرہ ډیر زیاتے کیږی۔ زہ د اجلاس دوران کښې کلی تہ تلے وومہ نو هلتہ خلقو د دے خلاف جلوس ویستلے وو، چہ لوډ شیډنګ خو د حکومت د طرف نہ همیشہ کلہ یوہ ګهنټہ وی او هغہ هم یو دغہ لاړ شی نو پہ هغے باندے هغہ خلق خبر وی چہ یوہ ګهنټہ دے یا نیمہ ګهنټہ دے نو اوس لوډ شیډنګ داسے شروع شوے دے چہ کلہ د ماښام نہ سحر پورے او د سحر نہ تر ماسپخین پورے مکملہ بجلی نہ وی۔ او دا صرف خمونږ د بنوں خبرہ نہ دہ، دلتہ کښې خمونږ ټول رونړہ ناست دی دا د هرے علاقے پہ هر کلی کښې پہ ښار

کښې نشته دے، په ښارکښې به د روټین مطابق وی خو چه چرته هم دیهاتی علاقه ده، آبادی ده ، په دیهاتو کښې پوره پوره ورځ بجلی نه وی او بیا هلته نه څوک د دے تپوس کولے شی- نو مونږ دا خبره په دے باندے کوو چه د دے نه ګورنمنټ ته انتهائی تکلیف جوړ شی او خلق به راوځی او روډونه به بلاک کړی او تارونه به اوشلوی - نو خونږ حکومت ته دا ګزارش دے چه واپډا ته خصوصی هدایات ورکړی چه دا لوډ شیډنګ چه په کوم ځائے کښې دے هغه دِ د روټین مطابق کړی- اول دِ د هغے علاقے خلقو ته په اخبارکښې داشتهار په ذریعه باندے اطلاع اوکړی، په تې وی باندے دِ ورته اناؤنس کړی چه تاسو ته دومره دومره وخت باندے - هغه به خلق برداشت کوی - خو خلق داسے نه شی کولے چه د سحر نه ماښامه پورے او د ماښام نه تر صبا پورے بجلی نه وی- نو خما سپیشل ګزارش دے چه خصوصاً په بنوں کښې خو ماته په خپله پته ده او هلته کښې جلوسونه وتلے دی داسے په کرک کښې ،لکئ کښې ، دا چه څومره مونږ سره نزدے خلق دی او دا سے دا تکلیف به خونږ ټولو رونړو ته وی نو خما ګزارش دے چه د دے متعلق هاشم خان صاحب کیدے شی چه څه خبره کوی او داسے په دغه باندے واپډا ته یو د دے ځائے نه څه، که تاسو ورته خط لیکئ او که سپیشل ګزارش ورته کوئی نو زه به ډیر مشکور یمه جی-

<u>Mr . Speaker:</u> **Honourable Minister Muhammad Hashim Khan Sahib.**

<u>جناب وزیر تعلیم</u>، جناب سپیکر صاحب ! زه د اکرم خان درانی صاحب مشکور یمه او دے خبرے سره نے هم اتفاق کوم او تاسو ته به هم د دے خپلو نورو معززو رونړو له اړخ نه یو ریکوئسټ اوکړم چه تاسو هم واپډا چئیرمین ته یو چهټئ اولیکئ چه یو ورځ راشی او خونږ دا کومے مسئلےدی یا نور داسے خونږ د آنریبل ممبرز مسئلے دی چه د دے د پاره خبره حل کړی - او دا یقین دهانی دوی ته ورکوم چه یره لوډ شیډنګ چونکه محکمے والا وائی چه هلته کښې لوډ شیډنګ نه دے، لوډ منیجمنټ دے هغه لږ شان Over loaded شوے دے نو چه کله load زیات شی نو هغوی بجلی کمه کړی- بحرکیف چه څنګه واپډا چئیرمین راشی نو هغوی سره به دا خبره اوچیړو او انشاء الله دا

مسئله به حل شی -

نوابزادہ محسن علی خان، ہاشم خان نے جو پیش کیا ہے۔ چیئرمین واپڈا جب آئیں گے تو ان کے ساتھ ہر ایک ممبر کے جو مسائل ہیں وہ بیان کر لیں گے۔ مسئلہ لوڈ شیڈنگ کا ہے۔ میرا اپنا خیال ہے کہ اگر ان کو ایک چھٹی لکھ دیں کہ وہ باقاعدہ اخبار کے ذریعے ۔ٹی وی کے ذریعے اور ریڈیو کے ذریعے وہ ٹائم بتا دیں کہ کتنی مدت کے لئے لوڈ شیڈنگ ہر ایک علاقے یا ہر ایک ضلعے میں ہو رہی ہے تاکہ ایک Uniformity آ جائے۔ یہ نہ ہو کہ ایک گاؤں میں وہ دس گھنٹے کرتے ہیں اور دوسرے گاؤں میں وہ چار گھنٹے کرتے ہیں -

جناب وزیر تعلیم ۔ جناب سپیکر صاحب! وہ بات بھی ہم ان کو لکھ دیں گے۔ ویسے واپڈا والے کہہ رہے ہیں کہ یہ لوڈ شیڈنگ نہیں ہے یہ لوڈ مینجمنٹ اس وقت چل رہی ہے اور ویسے بھی وہ کہہ رہے ہیں کہ رمضان میں کوشش کی جائے گی کہ لوڈ شیڈنگ کم سے کم ہو تاکہ لوگوں کو تکلیف نہ ہو۔

جناب سپیکر۔ اگر ایوان کی جانب سے ہم ان کو ایک خط لکھ دیں تو حرج تو نہیں ہے۔ اور لوڈ شیڈنگ یا مینجمنٹ ہے یہ تمام حلقوں میں ہو رہی ہے' یہاں تک کہ پشاور کے حلقوں میں جو شہری علاقہ ہے وہاں پر بھی چار چار گھنٹے ہو رہی ہے -

جناب وزیر تعلیم، آپ بے شک لکھ دیں -

جناب سپیکر، ہم لکھ دیں گے -محترم یوسف خان ترند صاحب -

حاجی محمد یوسف خان ، جناب سپیکر ! زه په پوائنټ آف آرډر باندے ستاسو توجه دے طرف ته راګرځوم- دوی خو د بجلئ خبره اوکړه، خو په پیښبور کښ د ګیس لوډ شیډنګ شروع شوے دے او داسے شروع شوے دے چه د سحر نه ترماښامه بالکل هډو ګیس نشته- نو خلقو ته بے انتها تکلیف دے ځکه چه خلقو سره د هغے څه متبادل انتظام نشته او د ډوډئ پخولو د پاره خلق هریان دے-

جناب سپیکر، اگر آپ کہیں تو ایک چھٹی سوئی گیس والوں کو لکھ دیں گے -

حاجی محمد یوسف خان، بس هغوی ته یو چهټئ اولیکئ بلکه هغه ---

جناب سپیکر ، اگر ہاؤس چاہے تو ہم ایک چھٹی اور لکھ دینگے

جناب میاں افتخارحسین ، جناب سپیکر صاحب، زه په دے سلسله کښ پخپله

تلے ووم، معافی غوارم چه خبره پے کومه خو هغوی وانی چه د کوهی نه نه راوخی نو چه راوخی نه نو د کوم خائے نه ئے راوړی، هغه وانی چه مونږه کوشش کوؤ چه دا پوره شی نو مطلب دا دے چه بیا به رسی۔ دا چه چا یو ه خبره اوکړه نو هغه وفد شکل کښې تلے وو (شور قطع کلامی)

حاجی محمد یوسف خان : د میاں صاحب د دے خبرے سره زه اتفاق نه کوم جی - که صرف دا کوهے د پیښور د پاره تنګ شوے وی یا پکښې ګیس خلاص شوے وی خو خبره پے یو خائے که نه وی نو په بل خائے کښې خو دا شکایت نه شته دے۔

میاں افتخارحسین : ما د کوهی لفظ خکه استعمال کړو چه دا ټول پے پوهه شی چه د کوم خائے نه راوخی چه هلته کم وی خو ټولو ته کم وی۔

جناب سپیکر : نہیں جی ' ایسا ہے کہ بدقسمتی سے ہم لوگ Tail end ہیں ان کا جو Pumping station ہے وہ صحیح نہیں ہے اگر یہ چاہیں تو ایک Pumping station ' کیونکہ ہمیں جو سوئی گیس Available ہوتی ہے میرے خیال میں یہ زیادہ تر اٹک سے ہمیں مہیا کی جاتی ہے اگر یہ اچھا Pumping station وہاں لگائیں تو یہ ہمارا پرابلم کم ہوسکتا ہے لیکن یہ گذشتہ کئی سالوں سے یہی کہتے ہیں کہ گیس کم ہوتی ہے سردیوں میں ' تو یہ میرا خیال ہے کہ ہمیں لکھنا چاہیے یہ ہاؤس کی بھی Desire ہے - Now I will request to Mr.Naik Amal Khan MPA to please move his Call Attention Notice No.331, as per rules

جناب نیک عمل خان : جناب سپیکر صاحب، مہربانی ' تاسو خو بس کړئ چه زه څه اووایم "اسمبلی کا اجلاس روک کر اس مسئلے پر بحث کی جائے کہ تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال درگئی میں تقریباً سات سال سے کوئی مرمت وغیرہ نہیں ہوئی۔ ہر سال تخمینہ بنایا جاتا ہے لیکن ابھی تک ایک پیسے کا کام نہیں ہوا ہے اور اسی وجہ سے تمام وارڈز اور برآمدے شکست و ریخت سے دوچار ہیں۔ لیٹرین خراب اور بند پڑے ہیں وارڈز بند پڑے ہیں پرائیویٹ کمرے بند پڑے ہیں اورکنکشن بہت پرانے ہو چکے ہیں - ہر وقت مریضوں کا خطرہ ہے پانی کا نظام ٹوٹ پھوٹ چکا ہے اپریشن تھیٹر اصطبل ہے جنریٹرز کے لئے تیل نہیں ہے لوڈ شیڈنگ ہو رہی ہے اور جنریٹرز خراب پڑے ہوئے

ہیں ۔ فوری طور پر اس کا بندوبست نہ کیا گیا تو ہسپتال ویران ہو جائے گا اورتحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال میرے خیال میں --- دے تہ خو تحصیل ھیڈ کوارٹر ونیل نہ دی پکار ---

جناب سپیکر : Member are requested to sit on their own seats سید احمد خان صاحب جب دوسرا کوئی بولے تو آپ اپنی سیٹ پر بیٹھیں۔

جناب نیک عمل خان : چہ گنی دا تحصیل ھیڈ کوارٹر ھسپتال دے چہ پہ کم ھسپتال کښی د جنریٹر د پارہ تیل نہ وی چہ پہ کوم ھسپتال کښی د جارو د پارہ پیسے نہ وی چہ ھغہ پہ جارو واخلی۔ دے تہ بہ تحصیل ھیڈ کوارٹر ھسپتال اووے؟ خہ دے ھاوس تہ بلکہ منسٹر صیب تہ ستاسو پہ وساطت سرہ اپیل کوم چہ د دے د پارہ دِ پیسے مختص شی چہ د دے ھسپتال مرمت اوشی۔ او دا ھسپتال د ھسپتال قابل شی۔

جناب سپیکر : Honourable Minister for health لیکن آپ فنڈ کی بات نہیں کرینگے کہ فنانس سے پوچھنا پڑیگا۔

جناب ثنا اللہ خان میانخیل (وزیرصحت) : تصحیح کے لئے کہ ممبر صاحب نے اسمبلی کی کارروائی روک کر توجہ دلاؤ نوٹس پیش کیا ہے یہ صرف توجہ دلاؤ تھا اس میں اسمبلی کے روکنے کا یا اس کا کوئی ----

جناب سپیکر : ہم نے اسمبلی کی کارروائی نہیں روکی ہے۔

جناب وزیر صحت : جناب سپیکر! نہ ممبر صاحب سے مخفی ہے نہ جناب سے کہ جو صوبے کو Financial Crunch اس وقت درپیش تھا یا ہے اس لحاظ سے یقیناً ان کی ہمارے معزز بھائیوں کی باتیں اپنی جگہ پر درست ہیں۔ اس میں صرف ہسپتالوں کا مسئلہ نہیں ہے اس میں سکولز ہیں، سڑکیں ہیں یا اور بھی جتنے ہیں وہ آپ سے یا ان سے مخفی نہیں ہیں کہ -----

نواب زادہ محسن علی خان : 37 ارب روپے کا تو اسلام آباد پشاور موٹر وے بن رہا ہے تو Financial crunch کدھر ہے تین ہزار سات سو کروڑ روپے پر موٹر وے بنا رہے ہیں اسلام آباد پشاور تو There is no financial crisis۔

جناب وزیر صحت : جناب سپیکر! جناب سپیکر صاحب! میں سمجھتا ہوں کہ محسن علی خان

صاحب وزیر خزانہ رہے ہیں اور نگرز کی جو Juggleray وہ جانتے ہیں اس کے متعلق تو مجھے علم نہیں ہے اور انہوں نے ہمیشہ اپنی قابلیت کو انہی نگرز کو دو چار سے آٹھ دس کرکے بتایا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ موٹروے کا جو منصوبہ ہے اس کا صوبے کے فنڈ سے کوئی تعلق نہیں ہے اور نہ یہاں پر ہماری جو صوبائی اکنامک ہے اس پر اس کا کوئی بوجھ ہے وہ علیحدہ ایک منصوبہ ہے جس کے لئے علیحدہ کوئی فنڈ یا وہ قرضہ منظور ہوا ہے اور وہ ہو رہا ہے۔ اس کو کوڈ کرنا میرے خیال میں وہ خود جانتے ہیں اگر وہ بات کرتے ہیں تو میں یقیناً ان کو جواب دونگا۔

جناب سپیکر: پھر بعد میں جواب دیں۔

جناب وزیر صحت: ایسی بات نہیں ہے کہ وہ انگریزی کے فقرے یا وہ جو فنانس منسٹر کی حیثیت سے رہے ہیں ان کے بولنے سے ادھر ادھر کرے۔ بات جو حقیقت ہے میں اس کو ضرور فلور پر کہونگا۔ یہ ہر ممبر جانتا ہے کہ Financial Crunches میں وہ پھنسے ہوئے ہیں۔ میں اس حوالے سے یہی کہونگا کہ صرف ہسپتالیں نہیں ہر ادارہ بری طرح متاثر ہوا ہے اور اس میں دوسری بات یہ ہے کہ وہ جو ہمارے قواعد و ضوابط ہیں ان کے مطابق فنانس ڈیپارٹمنٹ Allocation کرتا ہے۔ سی اینڈ ڈبلیو ڈیپارٹمنٹ جو ہے ان کو فنڈ جاتے ہیں اور پھر وہ کرتے ہیں میں ان کی تسلی اور یقین دہانی کے لئے کہ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ نے کو فنانس ڈیپارٹمنٹ کو تجویز بھیجی ہوئی ہے کہ اس کی دیکھ بھال اور مرمت کے لئے وہ ہمیں بااختیار کریں کہ محکمہ صحت اس کی مرمت اور دیکھ بھال کے لئے وہ فنڈ ان کو Allocate کریں تاکہ ان کی پھر ہم پوری ذمہ داری اپنے سر کے اوپر سنبھال سکیں۔ جہانتک جناب ممبر صاحب نے علاج معالجے کی بات کی ہے تو اس میں میں نگرز کے حوالے سے کیونکہ او پی ڈی میں جو مریض آتے ہیں ان سے چٹ فیس لی جاتی ہے۔ سات ہزار مریضوں کا معائنہ کیا گیا ہے اور لیبارٹری میں تقریباً 3649 یا 50 ٹیسٹ ہوئے ہیں ان کی بھی باقاعدہ فیس لی جاتی ہے جو کہ On record ہے اور 4620 مریضوں کا ایکسرے کیا گیا۔ جس میں فلم بھی لگتی ہے اور وہ بھی ہوتی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ ------

جناب سپیکر: پرائیویٹ کمروں سے کتنی آمدن ہوئی ہے۔

جناب وزیر صحت: Fully functional Hospital ہے اور اس میں ------ -

جناب سپیکر: پرائیویٹ رومز سے کتنی آمدن ہوئی ہے؟

جناب وزیر صحت: آپ ضمنی سوال کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں، ان کا اعتراض یہی ہے کہ پرائیویٹ کمرے بند ہیں۔ اور وہ ---

جناب نیک عمل خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر سر دا زه چه کومه خبره کوم کنه، دا زه نه کومه دا د هسپتال ډاکټر وانی او ده ته چه چارالیږلی دی چه یره دومره ایکسرے شوے دی او دا فلانے شوے دے۔ دا خما سره هم پراته دی، خدائے خبر چه دا د کومے زمانے دی او د کوم وخت دی زه د اوس زمانے خبره کوم چه خما سره اوس لاړشه چه هغه هسپتا ل اوګورو چه ټهیک دے که خراب دے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ چلے جائیں۔

جناب وزیر صحت: ٹھیک ہے میں نیک عمل خان آپ کے ساتھ -------

جناب نیک عمل خان: چه هغه هسپتال بند وی که بند نه وی۔ دا خو زه نه وایم، دا خو ډاکټر وانی۔

وزیر صحت: انشاء اللہ میری آپ کے ساتھ یہ Commitment ہے۔ میں آپ کے ساتھ جاؤنگا بھی اور اس میں ----------

جناب نیک عمل خان: دا خو انسانی مسئله ده، په دے خو داسے غور کول پکار دے، خما په علاقه کښې هیډ کوارټر هسپتال دے، زه خو وایم چه وران نے کړی نو ښه ده۔

جناب وزیر صحت: یقیناً انسانی مسئلہ ہے اسے ترجیحی بنیادوں پر حل کرنا ہمارا اولین فرض ہے اور میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ جونہی ہمیں فنڈز میسر ہوئے ان کو ترجیح دی جائے گی۔

Mr. Speaker: Thank you, Now I will request Mr. Ahmad Hassan Khan, MPA to please move his Call Attention Notice No. 376 as per rules.

جناب احمد حسن خان: شکریہ جناب سپیکر! "دیگر مالیاتی اداروں کے قرضہ داروں سے بقایاجات کی وصولی کا جو پیکج جناب وزیر اعظم صاحب پاکستان یا سٹیٹ بینک آف

پاکستان نے دیا ہے جن کے تحت قرضوں کی وصولی کے لئے کچھ رعایات دیئے جا چکے ہیں، کے برعکس کواپریٹو بینک کے غریب قرض داروں کے ساتھ حسب سابقہ ناروا سلوک کیا جا رہا ہے اور محکمہ متعلقہ اس بینک کو حکومتی پالیسی کا ماتحت نہیں سمجھتی ۔ کیا وزیر متعلقہ اس سلسلے میں وضاحت فرمائیں گے کہ اس قسم کی رعایتی کواپریٹو بینک کے قرض دار کیونکر محروم رکھے جا رہے ہیں جو کہ اکثر غریب اور نادار کسانوں پر مشتمل ہے ۔جناب سپیکر! ډیر په عاجزئ سره ستاسو په خدمت کښې او ستاسو په وساطت سره د وزراءِ کرامو او اجتماعی طور د حکومت او د ټولو ممبرانو او دواړه طرفینو په خدمت کښې دا عرض کوم چه یو طرف ته پرائم منسټر صاحب یو پیکیج ورکړے دے، یو پیکیج بینک آف پاکستان ورکړے دے د هغے په بنیاد بانډے چه په خلقو بانډے دا کومے په کروړها بلکه اربها روپئی بقایا وے د هغے نه څه خاص پرسنټیج په هغے بانډے د وصولئی ایخودے دے او باقیچه په هغے بانډے کوم سود دے جناب سپیکر نو هغه ئے ورته معاف کړے دے۔ په هغے کښې یو ظلم په هغه پالیسئی کښې یو ظلم دا هم دے جناب سپیکر چه هغه سړے پکښې ډیر زیات بد بخته دے، چا چه پکښې پیسے داخلی کړی دی هغه سړے پکښې زیات خوش قسمته دے څوک چه د پیسو د داخلولو نه بالکل انکاری وو، یعنی دا حکومت چه کله فیصله کوی نو په خانے د دے چه که چا ډیر ښه نه وی کړی او لږ ښه ئے کړی وی او د هغه لږ ښه ورته څه شاباشے ملاؤ شی خو چونکه هغه د فیډرل گورنمنټ د نورو مالیاتی ادارو متعلق پالیسی وه۔ پکار دا ده چه چا پیسے ، لکه مثلاً جناب سپیکر زه به دا عرض اوکړم چه ما د کومو چه بے روز گار کسانو د پاره د قرض دارو پیسے ورکول وو۔ مونږ څه کسانو د ډیر مخکښې نه په هغے کښې څه پیسے اغستے دی مونږ پیسے چه کومے داخلی کړی دی، په هغے کښې جناب سپیکر نو په ما بانډے چه اوس څومره پیسے داخلول وو هغه د هغے نه ډیر زیات وو۔ کومے پیسے چه چا بالکل نه دی داخلی کړی، زه په دے بانډے نه پوهیږم چه بره دومره ښه خلق ناست دے، دومره پوهه خلق ناست دے، دومره پالیسی جوړوونکی خلق ناست دے او هغه په ښه او په بد کښې تمیز نه شی کولے خو ذغه خبره زه پریږدم په خپل خانے بانډے زه دے خبرے ته راخمه چه که یو طرف ته کارخانه

دارو ته یا نور هغه خلقو ته جناب سپیکر ستاسو په خدمت کښې دا، چه د مختلف حکومتونو په دورونو کښې خلقو قرضې اغستې دی او په مختلفو طریقو نے معاف کړی دی۔ خما دا هم خد شه ده او زه، بلکه که دعوی اوکړم بے خایه به نه وی چه دا صرف او صرف دغه کارخانه دارو ته یادے مخصوص لا بی تا د فائدے ورکولو د پاره دا پالیسی جوړه شوے ده که چرے دا پالیسی د غریب عوام د پاره وے جناب سپیکر نو دا پالیسی به په کواپریټیو بنک په قرضونو باندے هم لاګو وے چه کواپریټیو بنک په سلسله کښې خلق کله د بنک اتهارټی ته لاړشی یا محکمے ته لاړشی هغه وائی چه مونږ ته دا قسم څه پالیسی یا پیکیج نه دے ملاؤ شوے۔ زه ډیر په عاجزئ سرهدا درخواست کوم چه چونکه دا قرضدار نادار او غریب کسانان دی او بعضِ خانے کښې دا ګله هم کیږی چه د سوسائټئ په نوم باندے دا بعضِ مخصوص افرادو اغستی دی خو هغه هم دومره غټ زمیندار نه دی جناب سپیکر لکه څومره غټو کارخانه دارو ته چه دا پیسے معاف شوے دی، لهذا خما دا درخواست دے په عاجزئ سره که چرے مالا صوبائی حکومت دا جواب راکوی چه دا پیسه د صوبائی حکومت ده او د صوبائی حکومت نه هغوی اغستی ده نو خما به صوبائی حکومت ته دا درخواست وی چه صوبائی حکومت دِ په دے کښې یو خصوصی درخواست اوکړی، کومه پیسه چه ډدوی په ذمه باندے د فیډرل بنک ده او هغه پیسه به د غریب عوامو نه اغستے کیږی نو که هغه په بل شکل کښې یو سرمایه دار یو کارخانه دار ته معاف کیدے شی نو په هغه شکل کښې دِ مرکزی حکومت دا پیسه صوبائی حکومت ته معاف کړی او هغه طریقه کار دِ ورسره اختیار کړی کوم طریقه کار چه نورو بنکونو نورو مالیاتی ادارو د نورو قرض دارو په شکل کښې کړی دی ډیر غریب عوام مونږ ته راځی، تحصیلداران نے نیسی، ډپټی کمشنران نے نیسی، د اسسټنټ رجسټرارانو سره وارنټ ګرفتاری اختیارات دی اوس نے د بنک منیجرانو له هم ورکړی دی چه مونږ کله کور ته لاړشو، کلو ته لاړشو هغه خلق مونږ ته ژړیږی جناب سپیکر، وائی چه ډیر لوئے لوئے کارخانه دارو سرمایه دارو ته په کروړونو په اربونو روپئی معاف کیږی او مونږ ته د سوسائټئ دوه درے لکهه روپئی نه

معاف کیږی دا یو ډیر عاجزانه التماس دے جناب سپیکر او د همدردنی قابل التماس دے۔ زه صوبائی حکومت توجه دے طرف ته راګرزول غوارم د خصوصی مهربانئ او د خصوصی همدردئ ترے درخواست کوم چه په دے کښ د پیش رفت اوکړی۔

جناب سپیکر: آنریبل منسٹر فتح محمد خان صاحب۔

جناب فتح محمد خان: (وزیر جنګلات) خما سره فرید طوفان خان نه شته دے جی دا خو د هغه محکمه ده ماته څه هیڅ جواب نه دے ملاؤ شوے نو که دوی هغه ته Defer کوی او که هسے سرسری جواب دوی وانی نو سرسری خو زه دا جواب کولے شم جی۔

جناب احمد حسن خان: سرسری خو نه جناب سپیکر، زه قابل عمل جواب غوارم مؤثر جواب غوارم، همدردانه جواب غوارم۔

جناب سپیکر: O. K جی،

جناب وزیر جنګلات: تاسو به خبره واورنی جی که بیا ستاسو ښوښه وه جی۔ خما مطلب دا دے چه د قرضو معاف کولو دا سلسله چه ده، دے خو ډا ملک ډوب کړو۔ دا د کوم وخت نه دا سلسله شروع شوے ده او دا څومره قرضے معاف کیږی۔ د دے قرضو د معاف کولو دا سلسله خو په هر ځائے کښ چه ده که کارخانه دار ته معاف کیږی او که ارب پتی ته معاف کیږی او که غریب ته معاف کیږی، قرضه د چاته نه معاف کیږی خما خو خپل دا خیال دے چه د قرضو معاف کولو دا سلسله هر ځائے چه ده داد نه وی۔

محترمه بیګم نسیم ولی خان: محترم سپیکر صاحب، دا سوال د ډیر اهمیت ورده خکه چه دا کومه طریقه باندے احمد حسن خان خبره اوکړه هغے کښ یوجواب داسے پکار دے چه د محکمے نه یو جواب راشی او محکمه په دے غوراوکړی او د غور او فکر نه پس هغه مونږ له یو جواب راکړی چه مونږه پے مطمئن هم شو خکه چه وزیر موصوف له هم چا جواب ورکړے نه دے۔ زه نه پوهیږم چه محکمے څنګه چل کړے دے چه نن، یا خو دا ده چه د اسمبلئ د طرف نه دا کال اټینشن نوټس چه دے دا محکمے له تلے نه دے، که محکمے له

تلے وے او محکمے جواب ورلہ نہ دے ورکړے دا دویمہ خبرہ دہ داخو تاسو تپوس کولے شئ۔ خو چونکہ اوس خبرہ دا راغلہ چہ د محکمے وزیر نہ شتہ او شتہ وزیرانو تہ Responsibility joint دہ خو Joint responsibility کښې خبر راځی د محکمے نہ ھغہ خپل اعداد شمار خپلہ طریقہ اوښائی نو خما خیال دا دے چہ دا سوال تاسو Defer کړئی د ھغہ وختہ پورے چہ د دے متعلقہ وزیر ناست وی او متعلقہ محکمے نہ جواب راشی نو ھغہ بہ یو جواب وی خکہ داسے ھوائی جواب خو بہ زہ ھم اوس ورکړمہ خو ھوائی جواب نہ شو ورکولے خکہ چہ د دے د پارہ ھم یو صحیح جواب پکار دے، د اعداد شمار پہ حساب باندے۔

جناب سپیکر : تھیک دہ جی، دا کال اٹینشن نوٹس Defer کوؤ ، تھیک شوہ

The sitting is adjourned till tomorrow morning and we will re-assemble at 10.00 a.m. Thank you very much.

(اسمبلی کا اجلاس جمعہ ۲۶ دسمبر ۱۹۹۷ء دس بجے صبح تک کیلئے ملتوی ہوگیا۔)